ران سیریز
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ بلیک تھنڈر تنظیم سے آپ اچھی طرح واقف ہیں اور نہ صرف واقف ہیں بلکہ بلیک تھنڈر تنظیم کے سرایجنٹ جس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آکر ٹکراتے رہتے ہیں ان کے منفرد انداز ان کی ذہانت اور کارکردگی کے ساتھ ساتھ بلیک تھنڈر کی سائنسی ایجادات میں پیشرفت اور انتہائی جدید ترین سائنسی ہتھیاروں کے کھلے عام استعمال کی وجہ سے اب بلیک تھنڈر کا سلسلہ آپ کے پسندیدہ سلسلوں میں سے ایک بن چکا ہے ۔ موجودہ ناول بھی بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہی ناول ہے اور اس میں پہلی بار بلیک تھنڈر کی لیڈی ایجنٹ جسے گولڈن ایجنٹ کہا جاتا ہے عمران کے مقابل آئی ہے ۔ گولڈن ایجنٹ کے دلچسپ اور منفرد کردار سے آپ کا تعارف گذشتہ ناول " گولڈن ایجنٹ " میں ہو چکا ہے لیکن اس ناول میں گولڈن ایجنٹ ان ایکشن آئی ہے اور جس طرح گولڈن ایجنٹ کا کردار دلچسپ اور منفرد ہے اسی طرح اس کا ایکشن بھی انتہائی منفرد اور یادگار حیثیت رکھتا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا لیکن ناول کے مطالعے سے قبل ایک قاری کا خط بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔

" پشاور سے عبدالرحمن صاحب لکھتے ہیں ۔ " میں عمر کے اس حصہ

میں ہوں جس میں نوجوانوں کے لئے لکھے گئے جاسوسی ناول پڑھنے کی طرف طبیعت راغب نہیں ہوتی ۔ ریٹائر زندگی گزار رہا ہوں اور میرے مطالعے میں دینی علوم اور روحانیت کے سلسلے کی کتب ہی رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بھی کرم ہے کہ روحانیت کے بارے میں صرف کتب ہی میرے مطالعے میں نہیں رہتیں بلکہ عملی طور پر بھی ایسے حضرات سے میری یاد اللہ ہے جو روحانیت میں خاصے بلند مراتب کے حامل ہیں ۔ لیکن گذشتہ دنوں جب میں نے اپنے ایک بزرگ اور ثقہ دوست کے ہاتھوں میں خلاف معمول آپ کے جاسوسی ناول " بلیک ورلڈ اور بلیک پاورز " کا سیٹ دیکھا تو میں بے حد حیران ہوا ۔ میرے پوچھنے پر ان صاحب نے جب بتایا کہ یہ جاسوسی ناول روحانیت جیسے لطیف اور گہرے موضوع پر لکھا گیا ہے تو آپ یقین کریں میں نے اس بات کو سرے سے تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا ۔ کیونکہ میرے نقطہ نظر سے روحانیت جیسے لطیف اور گہرے موضوع پر جاسوسی ناول لکھا ہی نہیں جا سکتا ۔ اس پر میرے اس دوست نے بے حد اصرار کیا کہ اس سیٹ کو ضرور پڑھوں اور ان کے اصرار پر میں نے بادل نخواستہ اسے پڑھنا شروع کر دیا ۔ لیکن پھر جیسے جیسے میں اسے پڑھتا چلا گیا آپ کے قلم کے سحر نے مجھے اس طرح اپنی گرفت میں لے لیا کہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گیا ۔ آپ کے اس ناول کو پڑھنے کے بعد میرے ذہن میں جو فوری خیال آیا وہ یہی تھا کہ پوری دنیا کے جاسوسی ادب میں یہ پہلا اور انتہائی کامیاب تجربہ ہے ۔ آپ نے روحانیت کے انتہائی نازک لطیف اور گہرے موضوع پر جس خوبصورت دلکش اور مثبت انداز میں جاسوسی ناول لکھا ہے اس سے نہ صرف آپ کے قلم کی عظمت اور آپ کی بے پناہ تخلیقی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس ناول میں آپ نے روحانیت کے ایسے ایسے گوشوں پر لکھا ہے جس سے صرف وہی شخص ہی واقف ہو سکتا ہے جو خود عملی طور پر روحانیت کے میدان کا شہ سوار ہو یا رہا ہو ۔ یہ ناول لکھنا انتہائی مشکل کام تھا لیکن آپ نے جس خوبصورت اور معنی خیز انداز میں روحانیت کو جاسوسی ناول کا موضوع بنایا ہے اور جس طرح کلام الہیٰ کی عظمت اور قوت کو آج کے نوجوانوں کے سامنے آشکار کیا ہے اور جس مثبت انداز میں آپ نے اس ناول کے ذریعے نوجوانوں کو بے عملی کی بجائے عمل کی راہ دکھائی ہے اور جس دلکش انداز میں آپ نے روحانیت کے بعض انتہائی پیچیدہ ادق اور گہرے فلسفوں کی انتہائی سادہ ، جامع اور پر اثر انداز میں خوبصورت وضاحت کی ہے ایسا صرف آپ ہی کر سکتے تھے ۔ سچ پوچھیئے تو آپ نے یہ ناول لکھ کر موجودہ دور کے نوجوانوں کے دلوں میں ایمان کی روشنی کو منور کر دیا ہے اور ان کے ذہنوں میں مثبت اور تعمیری سوچ کو رائج کر دیا ہے ۔ موجودہ دور میں یہ ایک جہاد ہے اور اس کے لئے میں آپ کو دل کی گہرائیوں سے پر خلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ میں نے آپ کو یہ خط صرف اس لئے لکھا ہے تاکہ آپ سے یہ فرمائش کر سکوں کہ موجودہ دور میں اس جہاد کو جاری رکھنا انتہائی ضروری ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی

اس موضوع پر ایسی ہی خوبصورت تحریریں لکھتے رہیں گے"۔

محترم عبدالرحمن صاحب۔ آپ کے اس پر خلوص اور حوصلہ افزا خط پر میں آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ آپ جیسے بزرگوں کی طرف سے اس طرح کی حوصلہ افزائی میرے لئے یقیناً باعث افتخار ہے۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ روحانیت کے موضوع پر جاسوسی ناول لکھنے کے بارے میں بظاہر سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن میرے پیش نظر صرف جاسوسی ناول لکھنا ہی نہیں ہوتا بلکہ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان ناولوں سے اپنے قارئین کو مثبت تعمیری اور بلند کرداری پر مبنی زندگی گزارنے کی راہ دکھا سکوں اور اسی مقصد کے پیش نظر میں نے یہ ناول بھی لکھا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور کرم کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس نے میری اس حقیر کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ اس ناول کو میرے قارئین نے جس طرح پسند کیا ہے اور جس پر خلوص انداز میں قارئین نے اس تحریر کو سراہا ہے اس سے میرا یہ یقین اور پختہ ہو گیا ہے کہ ہم سب اور خاص طور پر نئی نسل کے دلوں میں ایمان کی بے پناہ تڑپ موجود ہے۔ اگر اس تڑپ کو درست راستے پر ڈال دیا جائے تو نہ صرف ان کی اپنی بلکہ ملک کی تقدیر بھی سنور سکتی ہے اور انشاء اللہ میں کوشش کرتا رہوں گا کہ اس موضوع پر مزید بھی لکھ سکوں۔

اب اجازت دیجئے آپ کا مخلص

والسلام مظہر کلیم ایم اے

چارٹرڈ طیارہ ولنگٹن کی بجائے ایک اور ایکریمی ریاست راگن کے دارالحکومت آجین کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے راستے میں ہی پائلٹ سے بات کر کے طیارے کو آجین لے کر جانے کا کہہ دیا تھا۔ چونکہ ولنگٹن کی نسبت آجین کا فاصلہ کنساٹا سے کم تھا اس لئے پائلٹ نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔ آجین کے ایئرپورٹ پر جیسے ہی طیارہ اترا۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایئرپورٹ سے باہر آیا اور پھر وہ بجائے ٹیکسیوں پر سوار ہو کر شہر میں جانے کے لوکل بس سٹاپ کی طرف بڑھ گئے۔ آجین کوئی بڑا شہر نہ تھا کیونکہ ریاست راگن ایک دیہاتی ریاست کہلائی جاتی تھی۔ یہاں پوری ریاست میں غلہ کاشت کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہاں کا ماحول بھی یکسر دیہاتی سا ہی تھا۔ لوکل بس سٹاپ سے عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ بس میں سوار ہوا اور پھر آجین کے ایک علاقے رامور میں جا کر وہ اتر گئے۔ یہاں مکانات فاصلے فاصلے پر بنے

ہوئے تھے اور خالصتاً دیہاتی سٹائل کے ہی تھے۔ عمران پیدل چلتا ہوا ایک بڑے سے مکان کے سامنے پہنچ گیا جو زرد رنگ کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا اور دوسرے مکانوں کی نسبت بڑا اور زیادہ شاندار تھا۔ باہر دو گھوڑے بھی بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سامنے نظر آنے والے برآمدے میں ایک آدمی نظر آیا جو برآمدے سے اتر کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ اس نے آ کر لکڑی کا بنا ہوا چھوٹا سا پھاٹک کھول دیا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمفرے سے کہو پرنس آف ڈھمپ آیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"....... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جا کر کہو تو سہی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے اندر آ جایئے"....... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر برآمدے سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے آیا جہاں عام سی لکڑی کی بنچیں پڑی ہوئی تھیں۔

"بیٹھیے میں اطلاع کرتا ہوں"....... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ ہمفرے کون صاحب ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"یہاں کا معروف لینڈ لارڈ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گینگسٹر بھی ہے۔ اس سارے علاقے کا کنگ کہلاتا ہے۔ ایک بار ولنگٹن کے ایک جوئے خانے میں اس سے مڈبھیڑ ہوئی تھی۔ خاصا دلچسپ آدمی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا چوڑے چہرے اور بھاری جبڑوں والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے قدیم ایکریمیز کی طرح سر پر ایک بڑا سا ہیٹ رکھا ہوا تھا۔ جینز کی پتلون اور اس پر چڑے کی جھالر دار جیکٹ بھی اس نے پہنی ہوئی تھی۔ سائیڈوں میں ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے جن میں سے بھاری ریوالوروں کے دستے جھانک رہے تھے۔ دیکھنے میں وہ قدیم انگریزی کاؤ بوائے فلموں کا ہیرو نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور سختی کا تاثر انتہائی نمایاں تھا۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔

"کہاں ہے پرنس آف ڈھمپ"....... اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ پرنس تمہارے اس پھٹیچر سے مکان میں خود آئے گا۔ جہاں فرنیچر کی بجائے یہ لکڑی کی بنچیں رکھی ہوئی ہوں۔ ایسے لگتا ہے جیسے ہم کسی دیہاتی ریلوے سٹیشن کے کسی تھرڈ کلاس ویٹنگ روم میں کھڑے ہوں"....... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے

میں منہ بناتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ تم تم ۔ پرنس ۔ اوہ اوہ ۔ میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے"....... ہمفرے نے حیرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"ارے ارے وہیں رک جاؤ ۔ تم واقعی ریلوے انجن کی طرح دوڑے چلے آ رہے ہو اور اگر تمہارے بریک فیل ہو گئے تو بیچارہ پرنس قالین بن کر فرش پر بچھا پڑا ہو گا"....... عمران نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو ہمفرے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور اس نے جھپٹ کر عمران کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔

"ارے ارے تم تو زندہ انسان ہو ۔ نرم نرم سے ۔ میں نے سمجھا کہ تم لوہے کے بنے ہو گے"....... عمران نے کہا اور ہمفرے ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ اس نے اپنی طرف سے عمران کو زور لگا کر بھینچا تھا لیکن عمران کے چہرے کے تاثرات میں ہلکی سی تبدیلی بھی نہ آئی تھی۔

"یہ مس جولیا ہیں اور یہ میرے ساتھی ۔ تفصیلی تعارف بعد میں اطمینان سے ہو گا"....... عمران نے کہا تو ہمفرے ہنستا ہوا عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باری باری سب سے مصافحہ کیا لیکن جولیا نے اس کے مصافحے کے لئے بڑھتے ہوئے ہاتھ کے جواب میں ہاتھ بڑھانے کی بجائے صرف سر کو خم دے کر سلام کر دیا۔ ہمفرے کا چہرہ تیزی سے بگڑنے لگ گیا تھا۔

"مس جولیا نے دستانے نہیں پہن رکھے اور انہیں وہم ہے کہ اگر دستانوں کے بغیر انہوں نے کسی سے ہاتھ ملایا تو نامعلوم کون کون سے جراثیم ان کے ہاتھ کے ذریعے ان کے جسم میں سرایت کر جائیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہمفرے کا بگڑتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہو گیا۔

"اوہ اچھا تو یہ بات ہے ۔ بہرحال آیئے میرے ساتھ"....... ہمفرے نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک انتہائی شاندار لیکن دیہاتی انداز میں سجے ہوئے کمرے میں لے آیا یہاں صوفے موجود تھے اور شوخ رنگوں کا قالین بچھا ہوا تھا۔ یہاں وہ نوجوان بھی موجود تھا جو انہیں اندر لے آیا تھا۔

"یہ میرا بیٹا ہے جیک اور جیک یہ ہیں پرنس آف ڈھمپ ۔ وہی پرنس آف ڈھمپ جن کی باتیں میں تمہیں بتایا کرتا تھا اور یہ ہیں ان کے ساتھی"....... ہمفرے نے جیک سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈیڈی کیا واقعی یہ وہی پرنس آف ڈھمپ ہیں ۔ آپ تو ان کی شہہ زوری، طاقت اور پھرتی کے جو واقعات بتاتے ہیں وہ تو"۔ جیک کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"ارے ارے یہ تمہارا ڈیڈی تو قدیم دور کا داستان گو لگتا ہے۔ خواہ مخواہ دوسروں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیک کا مصافحے کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

لیکن دوسرے لمحے جیک کے چہرے پر تکلیف اور پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ ہمفرے کے قہقہے سے گونج اٹھا۔

"اب دیکھا تم نے۔ اب معلوم ہوا کہ میں غلط کہتا تھا یا درست۔ تم سے علاقے کے سارے لوگ ہاتھ ملاتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ تم نے بڑے بڑے فولادی ہاتھ والوں کی ہڈیاں توڑ ڈالی ہیں۔ لیکن اب بولو"...... ہمفرے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی ڈیڈی اب مجھے آپ کی باتوں پر یقین آگیا ہے"...... جیک نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی اپنی عادت کے مطابق اسے پوری قوت سے بھینچا تھا کوئی اور ہوتا تو اس کی چیخیں نکل جاتیں لیکن پتہ ہے کیا ہوا الٹا میرے بازوؤں میں درد ہونے لگ گیا اور پرنس مجھے کہنے لگا کہ تم اس قدر نرم کیوں ہو"...... ہمفرے نے کہا اور جیک بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ کن صاحب کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ مجھے تو ملواؤ ان سے"۔ عمران نے بڑے معصومیت بھرے لہجے میں کہا تو ہمفرے اور جیک دونوں بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بیٹھو پرنس اور آپ صاحبان بھی بیٹھیں۔ میں درمیانی آدمی ہوں اس لئے پلیز مائنڈ نہ کریں۔ آپ سب صاحبان کے چہرے بتا رہے ہیں کہ آپ کو میری اور پرنس کی ملاقات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ان سے میرا ٹکراؤ ایک جوئے خانے میں ہوا تھا۔ جوئے خانے میں جھگڑا ہو

گیا میرا حریف ایکریمیا کا مشہور ریسلر تھا اور اس نے حسب عادت مجھے کراس بو کا چیلنج کر دیا۔ میں نے بھی چیلنج قبول کر لیا۔ کیونکہ اس ساری ریاست میں کوئی آدمی میرے پنجے میں پنجہ ڈال کر اسے معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ بہت بڑی شرط لگ گئی۔ میں نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ اس ریسلر نے ایک لمحے میں میرا بازو میز پر لگا دیا۔ میں تو غصے اور ندامت سے پاگل ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ جوا خانہ خون سے بھر جاتا۔ پرنس درمیان میں آگیا اور اس نے مجھ سے بھی بڑی شرط لگا کر اس ریسلر کو چیلنج کر دیا۔ ریسلر نے بڑے حقارت بھرے انداز میں پرنس کو دھتکار دیا۔ لیکن پرنس نے شرط کی رقم دوگنی کر دی۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ میں بھی حیران رہ گیا مجھے اپنا غصہ بھول گیا۔ اتنی بڑی رقم کی شرط شاید اس جوئے خانے میں پہلے کبھی نہ لگی تھی۔ ریسلر نے شرط کی بھاری بھر کم رقم کی وجہ سے چیلنج قبول کر لیا۔ پرنس نے اپنے ساتھی سے رقم لے کر میز پر رکھ دی اور ریسلر کو بھی مجبور کیا کہ وہ بھی نقد رقم میز پر رکھے۔ ریسلر نے مجھ سے جو رقم جیتی تھی۔ وہ بھی میز پر رکھی اور اپنی ساری رقم بھی لیکن پرنس کی شرط سے پھر بھی وہ رقم کم تھی۔ چنانچہ اس نے جوئے خانے کے مالک سے ادھار رقم لے کر اسے پورا کیا۔ سارا جوا خانہ اس میز کے گرد اکٹھا ہو گیا تھا۔ مجھ سمیت سب کو سو فیصد یقین تھا کہ پرنس کوئی پاگل ہے۔ کیونکہ پرنس کی جسامت اور اس کی جسمانی ساخت اس ریسلر کے مقابلے میں ہاتھی اور چیونٹی جیسی تھی۔ لیکن جب اس

ریسلر نے پرنس کے پنجے میں پنجہ ڈالا اور پرنس کے بازو کو جھٹک کر
میز پر لگانے کے لئے زور لگایا تو ریسلر کا جسم پسینے میں نہا گیا۔ اس کا
چہرہ بگڑ گیا۔ لیکن وہ پرنس کے بازو کو ایک انچ بھی حرکت نہ دے سکا
اور سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ جب ریسلر پورا زور لگا چکا
تو پرنس نے بڑے اطمینان سے اس کے بازو کو اس طرح میز پر لگا دیا
جیسے وہ ریسلر کا بازو نہ ہو بلکہ کسی بچے کا ہو۔ اس ریسلر نے دنگا فساد
کرنے کی کوشش کی لیکن جوئے خانے کا مالک درمیان میں آ گیا۔
پرنس نے دوبارہ چیلنج کر دیا اور کہا کہ اس کی صرف ایک انگلی اگر
ریسلر مروڑ کر دکھا دے تو اس سے دوگنی رقم اسے انعام میں ملے گی اور
ریسلر نے یہ چیلنج بھی قبول کر لیا۔ لیکن ریسلر صاحب اپنا پورا زور
لگانے کے باوجود پرنس کی چٹان جیسی انگلی کو ذرا بھی نہ مروڑ سکا اور پھر
پرنس نے میز پر پڑی ہوئی اتنی قدر بھاری رقم میں سے اپنی رقم اٹھا کر
اپنے ساتھی کو واپس دے دی۔ میری رقم مجھے دے دی اور باقی رقم
اس ریسلر کو یہ کہہ کر واپس کر دی کہ وہ ایشیائی ریاست ڈھمپ کے
پرنس ہیں اور صرف شوقیہ مقابلے کرتے ہیں۔ میں پرنس سے اس قدر
متاثر ہوا کہ میں نے انہیں یہاں آنے کی دعوت دی اور پرنس یہاں دو
روز تک میرے پاس رہے۔ یہ میرا بیٹا جیک ان دنوں اپنی ماں سے
ملنے گیا ہوا تھا اس لئے یہ ان سے نہ مل سکا تھا"....... ہمفرے نے
عمران کے ساتھیوں کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"کمال ہے۔ اس قدر شہہ زور آدمی تھا۔ نہیں بھائی۔ اس نے یقیناً

کوئی جادو وغیرہ کر دیا ہو گا اس ریسلر پر۔ میں کیسے مان لوں کہ اتنے
شہہ زور ریسلر کو کوئی عام سا آدمی اس طرح شکست دے دے"۔
عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔
"جیک جاؤ اور شراب کے علاوہ کوئی اور مشروب تیار کر کے لے آؤ
پرنس شراب نہیں پیتا اور یقیناً اس کے ساتھی بھی نہ پیتے ہوں
گے"....... ہمفرے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"واہ تمہاری یادداشت تو واقعی قابل داد ہے۔ اگر تم اس ریسلر
سے یادداشت کا مقابلہ کرتے تو یقیناً جیت جاتے"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور ہمفرے ایک بار پھر دیہاتی انداز میں منہ پھاڑ
کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ہمفرے میری یادداشت تو بے حد کمزور ہے۔ لیکن اس کے باوجود
مجھے یہ بات یاد ہے کہ تم نے ایک بار بتایا تھا کہ تم نے یہاں کسی
لارڈ ایرک سے اراضی کا بہت بڑا قطعہ خریدا ہے"....... عمران نے کہا
تو ہمفرے بے اختیار چونک پڑا۔
"ہاں میں نے کہا تھا۔ کیوں"....... ہمفرے نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"یہ لارڈ ایرک زندہ ہے"....... عمران نے کہا۔
"ہاں زندہ ہے اور یہیں اس ریاست میں ہی رہتا ہے"۔ ہمفرے
نے جواب دیا۔
"کنساٹا کے شمال مغرب میں پہاڑیاں ہیں۔ جنہیں ایرک

پہاڑیاں کہا جاتا ہے اور وہاں ایک گاؤں ہے جسے ایرک فیلڈ کہا جاتا ہے
مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ پہاڑیاں اور گاؤں کسی لارڈ ایرک کا ہے۔ کیا
یہ وہی لارڈ ایرک ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں وہ اس کی آبائی جائیداد تھی لیکن وہ تو اس نے فروخت کر دی
تھی کسی اور لارڈ نے خرید لی تھی"...... ہمفرے نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے اس لارڈ سے ملوا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کھل کر بات کرو پرنس تم کیا چاہتے ہو۔ میں یہاں کا کنگ ہوں
اور لارڈ ایرک لارڈ ہو گا لیکن کنگ ہمفرے کے سامنے اس کی کوئی
حیثیت نہیں ہے اور تم میرے دوست ہو۔ بولو کیا چاہتے ہو۔ لارڈ
ایرک جو تم چاہو گے وہی کرے گا"...... ہمفرے نے سینے پر ہاتھ
مارتے ہوئے کہا۔

"میں نے وہ علاقہ دیکھا ہے۔ مجھے وہ بے حد پسند آیا ہے۔ میں چاہتا
ہوں کہ اسے خرید لوں۔ لیکن وہاں کوئی نہیں بتاتا کہ اسے لارڈ ایرک
سے کس نے خریدا تھا۔ لارڈ ایرک سے مل کر میں یہ معلوم کرنا چاہتا
ہوں کہ ان سے یہ علاقہ کس نے خریدا تھا۔ تاکہ میں اس سے رابطہ کر
کے اسے خرید لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو لارڈ کو فون کر کے بھی اس سے معلوم کی جا سکتی
ہے"...... ہمفرے نے کہا۔

"نہیں میں اس سے ملنا چاہتا ہوں ذاتی طور پر۔ کیا تم یہ ملاقات
کرا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم چاہو۔ میں خود تمہارے ساتھ چلتا ہوں"۔
ہمفرے نے کہا۔ اسی لمحے دو ملازم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئے
ٹرے میں مشروبات کے جام رکھے ہوئے تھے۔ سب نے ایک ایک
گلاس اٹھا لیا۔

"تو کیا ہم سب چلیں گے یا صرف آپ اکیلے چلیں گے"۔ ہمفرے
نے مشروب پیئے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم سب چلیں گے۔ کیونکہ اس ملاقات کے بعد ہم نے فوری طور
پر ولنگٹن جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم لوگ ہمارے پاس کچھ روز نہیں ٹھہرو گے"۔ ہمفرے
نے چونک کر کہا۔

"نہیں کنگ ہمفرے فی الحال نہیں لیکن میرا وعدہ کہ جب بھی
فرصت ملی میں تمہاری میزبانی کو ضرور آزماؤں گا"...... عمران نے کہا
تو ہمفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ آؤ پھر چلیں"...... ہمفرے نے اٹھتے ہوئے
کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی جیپ میں بیٹھے کھیتوں کے درمیان
سے گزرنے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جیپ کی
ڈرائیونگ سیٹ پر ہمفرے تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ
ایک بہت بڑے محل نما عمارت میں داخل ہو گئے۔ لارڈ ایرک بوڑھا
آدمی تھا۔ وہ ہمفرے سے مل کر بے حد خوش ہوا۔

"چلو کسی بہانے تم یہاں تک آئے تو سہی"...... لارڈ ایرک نے

تعارف کے بعد مسکراتے ہوئے ہمفرے سے کہا۔

"جب میں تمہاری طرح بوڑھا ہو جاؤں گا تو پھر آؤں گا"۔ ہمفرے نے کہا تو لارڈ ایرک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"لارڈ ایرک آپ ایرک فیلڈ میں کتنا عرصہ رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں تو پیدا ہی وہیں ہوا تھا۔ میری جوانی کا طویل عرصہ بھی وہاں گزرا ہے"...... لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

"لارڈ ایرک پھر آپ نے یہ علاقہ کیوں فروخت کر دیا"...... عمران نے پوچھا۔

"کیوں فروخت کر دیا۔ یہ عجیب سوال ہے۔ معقول قیمت مل گئی میں نے فروخت کر دیا"..... لارڈ ایرک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں بات کرنا پسند نہ ہو۔ اسی لمحے اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ایرک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ ایرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں کنگ ہمفرے یہاں ہے"...... لارڈ نے دوسری طرف سے بات سنتے ہی کہا اور پھر رسیور ہمفرے کی طرف بڑھا دیا۔

"میرا فون۔ ابھی تو میں آیا ہوں"...... ہمفرے نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر لارڈ ایرک کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"یس ہمفرے بول رہا ہوں"...... ہمفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر جیسے جیسے وہ دوسری طرف سے ہونے والی بات سن رہا تھا

اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرتے چلے آئے۔

"میں آ رہا ہوں۔ سب لوگوں کو اکٹھا کرو میں انہیں فنا کر دوں گا"...... کنگ ہمفرے نے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا"...... لارڈ ایرک نے کہا۔

"اس احمق سائمن کو موت کھینچ لائی ہے۔ اس نے آدمی اکٹھے کر کے میرے کھیتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں اسے فنا کر دوں گا۔ تم پرنس یہاں لارڈ کے پاس رہو۔ میں ان کا خاتمہ کر کے یہیں واپس آؤں گا"...... ہمفرے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آپ تھکے ہوئے ہوں گے کچھ دیر آرام کر لیں۔ پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی"...... لارڈ ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی اٹھا کر ہاتھ سے بجائی تو دو نوجوان اندر داخل ہوئے اور سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔

"مہمانوں کو مہمان خانے تک لے جاؤ اور سنو جیف کو کہہ دینا کہ یہ ہمارے خاص مہمان ہیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے"...... لارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ جائیں میں لارڈ سے چند باتیں کر کے ابھی آ رہا ہوں۔ لارڈ آپ مجھے چند منٹ دیں گے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے بات

کرنے کے ساتھ ساتھ لارڈ سے بھی مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ عمران لارڈ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ سب خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"آپ کچھ دیر آرام کر لیتے"...... لارڈ نے مہذب سے لہجے میں کہا۔

"آپ سے باتیں کرنے سے ہی مجھے آرام ملے گا۔ آپ جیسے بزرگ اور تجربہ کار آدمیوں کی صحبت کا ایک لمحہ صدیوں سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ کے چہرے پر یکلخت مسرت کی جگمگاہٹ ہونے لگ گئی۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ لارڈ ایرک بھی دوسرے لارڈوں کی طرح اپنی تعریف سن کر خوش ہونے کا عادی تھا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں۔ میں اپنے خاص کمرے میں آپ کو لے چلتا ہوں"...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد وہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ لارڈ ایرک معذرت کر کے باتھ روم چلا گیا تو عمران نے اس کمرے کا سرسری نظروں سے جائزہ لینا شروع کر دیا۔ جائزہ لیتے ہوئے اس کی نظریں دیوار پر لگے ہوئے ایک فریم پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ فریم کے اندر ایک سرٹیفکیٹ لگا ہوا تھا جو حکومت ایکریمیا کی طرف سے لارڈ ایرک کی حکومت کے لئے خدمات کے سلسلے میں دیا گیا تھا۔ اسی لمحے لارڈ ایرک باتھ روم سے باہر آ گیا۔

"میں معذرت خواہ ہوں پرنس۔ بڑھاپا بذات خود ایک بیماری

ہوتا ہے۔ باتھ روم میں مجھے بار بار جانا پڑتا ہے"...... لارڈ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"میری تو پسندیدہ جگہ ہی باتھ روم ہے۔ جس قدر اطمینان اور سکون آدمی باتھ روم میں محسوس کرتا ہے اور کسی جگہ کر ہی نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لارڈ ایرک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"لارڈ ایرک آپ کو حکومت ایکریمیا نے حکومت کے لئے شاندار خدمات کے عوض باقاعدہ سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ ایسا سرٹیفکیٹ تو خاص خدمات پر ہی دیا جاتا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کیسی خدمات تھیں"...... عمران نے دیوار پر موجود فریم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ اس دور کے قصے ہیں جب میں جوان تھا۔ جوانی کے دوران میں نے ایک ایسی مجرم تنظیم کے خلاف کام کیا تھا۔ جو حکومت ایکریمیا کے خلاف کام کر رہی تھی۔ ان خدمات کے صلے میں مجھے یہ سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا"...... لارڈ ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن بڑھاپے میں آدمی عملی جدوجہد نہ سہی۔ کم از کم ذہنی طور پر تو جدوجہد کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کر تو سکتا ہے۔ لیکن مختلف بیماریوں نے مجھے اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ میں کسی سے رابطہ کر سکوں اور کوئی بھی کام ہو بغیر دھکوں کے بہرحال نہیں کیا جا سکتا"...... لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

"اور اگر رابطہ خود چل کر آپ کے پاس پہنچ جائے تو" .... عمران نے کہا تو لارڈ ایرک بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں" .... لارڈ ایرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ ایرک آپ بنیادی طور پر ایک اچھے انسان ہیں۔ آپ کا یہ سرٹیفکیٹ بتا رہا ہے کہ آپ نے واقعی جرائم کے خلاف بے مثال جدوجہد کی ہو گی کیونکہ اس قسم کا سرٹیفکیٹ حکومتیں بہت کم جاری کرتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ خود فیصلہ کر لیں کہ آپ کیا تعاون کر سکتے ہیں۔ کر سکتے ہیں یا نہیں" .... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی تفصیل" .... لارڈ نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے بلیک تھنڈر کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ اس قدر خوفناک تنظیم" .... لارڈ ایرک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اور اس تنظیم نے ایرک پہاڑیوں میں خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔ جہاں پوری انسانیت کے خلاف استعمال ہونے والا ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے" .... عمران نے کہا۔

"ایرک پہاڑیوں میں۔ اوہ ویری بیڈ تو اس لئے مجھے اتنی بڑی رقم آفر کی گئی تھی۔ میں بھی سوچتا تھا کہ کون اس قدر احمق ہو سکتا ہے کہ اس ویران سے علاقے کے لئے اتنی بڑی رقم ادا کرے گا" .... لارڈ ایرک

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خفیہ لیبارٹری کے لئے یہ جگہ انہیں مناسب لگی ہو گی۔ رقم ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے" .... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ کون ہیں۔ ہمفرے نے تو آپ کا تعارف صرف دوست کہہ کر کرایا ہے۔ لیکن آپ کی باتیں بتا رہی ہیں کہ آپ ہمفرے جیسے عام سے گینگسٹر کے دوست نہیں ہو سکتے" .... لارڈ ایرک نے کہا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میرا اصل نام علی عمران ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ہمفرے سے میری ملاقات کافی عرصہ پہلے ایک جوئے خانے میں ہوئی تھی۔ وہاں میں نے اس کی مدد کی تھی۔ اس لئے اس سے ملاقات رہنے لگی۔ ایک بار باتوں ہی باتوں میں ہمفرے نے آپ کا ذکر کیا۔ اب جب کہ اس لیبارٹری کی تلاش کے سلسلے میں ایرک فیلڈ اور ایرک پہاڑیوں کا نام سامنے آیا اور یہ معلوم ہوا کہ یہ جگہ کسی لارڈ ایرک کی آبائی جائیداد تھی تو میرے ذہن میں ہمفرے کی اس وقت کی بات آ گئی۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت ہمفرے کے پاس پہنچا ہمفرے نے بتایا کہ آپ زندہ بھی ہیں اور اسی ریاست میں رہتے ہیں تو میں نے اسے مجبور کیا کہ وہ میری ملاقات کرا دے۔ اس طرح آپ سے ملاقات ہو گئی" .... عمران نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ میرا تعلق بھی آج سے آٹھ دس سال پہلے تک ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے رہا ہے۔ گو وہاں میرا کام صرف

انتظامی معاملات تک ہی محدود تھا۔ لیکن میں نے اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ میں آپ سے بھرپور تعاون کروں گا۔ لیکن یہ آپ خود بتائیں گے کہ آپ مجھ سے کس قسم کا تعاون چاہتے ہیں۔ جہاں تک وہ علاقہ فروخت کرنے کی بات ہے تو اصل بات یہ ہے کہ اس علاقے میں ہماری خاندانی دشمنی وہاں کے قریب کے ایک علاقے کے جاگیردار سے تھی۔ اسی وجہ سے قتل وغارت کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔ پھر اچانک جب مجھے برطانیہ کے ایک لارڈ کی طرف سے اس سارے علاقے کی فروخت کیلئے بہت معقول بلکہ میرے تصور سے بھی زیادہ رقم کی آفر ہوئی تو میں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی جگہ یہاں اس ریاست میں اس سے بھی بڑی جاگیر خرید لی اس طرح اس خاندانی دشمنی سے بھی میری اور میرے خاندان کی خلاصی ہو گئی"...... لارڈ ایرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی جاگیر دراصل بلیک تھنڈر نے خریدی ہے۔ اس کے لئے رقم کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اسے وہ پہاڑیاں لیبارٹری کے لئے مناسب لگی ہوں گی آپ سے میں صرف اتنا تعاون چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسا خفیہ راستہ بتا دیں جہاں سے میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر ان پہاڑیوں کے اندر پہنچ جاؤں۔ کوئی ایسا راستہ جس کا علم بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں کو اب تک نہ ہو سکا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا راستہ۔ مجھے تو یہ سارا علاقہ فروخت کیے بہت طویل عرصہ

گزر چکا ہے۔ اب ایسا کون سا راستہ ہو سکتا ہے جو ان کی نظروں میں نہ آسکا ہو"...... لارڈ ایرک نے کہا۔

"آپ کا وہ آبائی علاقہ تھا اور بقول آپ کے آپ پیدا بھی وہیں ہوئے اور آپ کی جوانی بھی وہیں گزری۔ ایسے آدمی کو ایسے ایسے راستوں کا علم ہوتا ہے جس کا علم عام حالات میں عام لوگوں کو نہیں ہو سکتا مجھے ایسے ہی کسی راستے کی تلاش ہے۔ کیونکہ بلیک تھنڈر بہت باوسائل تنظیم ہے۔ یقیناً اس نے اس لیبارٹری کی حفاظت کا انتہائی سخت ترین انتظام کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ لیکن عرصہ بہت گزر چکا ہے مسٹر علی عمران۔ اس لئے حتمی طور پر کوئی راستہ کیسے بتایا جا سکتا ہے"۔ لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

"آپ بتائیں تو سہی چیکنگ میں خود کر لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر مجھے اپنے پرانے کاغذات چیک کرنے پڑیں گے میں ان پہاڑیوں پر لومڑیوں کا شکار کھیلتا رہا ہوں اور تم جانتے ہو گے کہ پہاڑوں میں رہنے والی لومڑیوں کا شکار کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں ایک بار میں نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ نقشہ بنایا تھا اور اس نقشے میں ان تمام راستوں کی باقاعدہ نشاندہی کی تھی جن سے گزر کر میں لومڑیوں کے ٹھکانوں تک خاموشی سے پہنچ سکوں۔ جوانی کے دور کی بات ہے"...... لارڈ ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اگر وہ نقشہ مل جائے تو یہ میرے لئے سب سے کار آمد ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے تلاش کرتا ہوں۔ لیکن آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے گی"...... لارڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تو میں محبوب کے انتظار کی طرح قیامت تک انتظار کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو لارڈ ایرک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر وہ اس کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ہوئی وہ بے حد تھکا ہوا سا دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ کو میری وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑی لارڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ جرائم کے خلاف کام کرنے میں مجھے ہمیشہ دلی مسرت محسوس ہوتی ہے اور مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ اس عمر میں بھی مجھے جرائم کے خلاف کسی نہ کسی انداز میں کام کرنے کا موقعہ تو ملا"...... لارڈ ایرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک رول اس نے کھولا۔ یہ پرانا کاغذ تھا۔ لیکن بہرحال وہ اس قدر خستہ نہ ہوا تھا کہ پھٹ جاتا۔ لارڈ نے رول کو کھول کر میز پر رکھا اور پھر ادھر ادھر سے مختلف سامان اٹھا کر اس نے اس کے چاروں کونوں پر رکھ دیا تاکہ وہ دوبارہ رول نہ ہو جائے۔ یہ واقعی ایک نقشہ تھا جسے ہاتھ سے بنایا گیا تھا۔ نقشے کا انداز بتا رہا تھا کہ بنانے

والے کو نقشہ بنانے کی تکنیک سے خاصی واقفیت ہے۔ کیونکہ نقشہ خاصے اچھے انداز میں بنا ہوا تھا۔ پہاڑیوں کو سیاہ لکیروں سے بنایا گیا تھا جب کہ راستوں کی نشاندہی سرخ رنگ کی لکیروں سے کی گئی تھی۔ پھر لارڈ ایرک نے عمران کو پہاڑیوں اور راستوں کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"یہ راستہ بہت چھوٹا سا ہے۔ اس طرح تو یہ لومڑی کے شکار کے لئے کام نہیں آسکتا۔ پھر اس کی نشاندہی کیوں کی گئی ہے"۔ عمران نے ایک چھوٹی سی سرخ لکیر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو مجھے یاد کرنے دو۔ فوری طور پر تو اس کی وجہ تسمیہ میرے ذہن میں نہیں آرہی"...... لارڈ ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر موجود شکنوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ اوہ یاد آگیا۔ اس کے آگے ایک قدرتی کنواں ہے۔ کافی گہرا کنواں۔ یہ دیکھو یہ میں نے نشان بنایا ہے۔ کنواں اس لحاظ سے کہ یہ کنویں کی طرح گول گہرائی ہے۔ ورنہ اس میں پانی وغیرہ نہ تھا۔ اس کنویں کے منہ پر میں اکثر جال لگا دیا کرتا تھا اور لومڑیاں اس کنویں میں گر جاتی تھیں"...... لارڈ نے ایرک نے جواب دیا۔

"کتنا گہرا ہے یہ"...... عمران نے پوچھا۔

"ساٹھ ستر فٹ گہرا تو ہوگا۔ میرا اندازہ ہے"...... لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

"اور یہ راستہ یہ تو کافی دور سے نکل رہا ہے۔ لیکن آپ نے درمیان میں یہ کراس ڈال دیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ راستہ ان پہاڑیوں سے تقریباً دو کلو میٹر دور ایک زمینی سرنگ ہے۔ لیکن جہاں میں نے کراس ڈالا ہے۔ یہاں یہ بند ہے۔ دوسری طرف بھی راستہ ہے لیکن راستے میں بلاکنگ ہے"۔۔۔۔۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"او کے لارڈ ایرک۔ آپ نے واقعی بے حد تعاون کیا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں اور اب مجھے اجازت دیں کہ میں یہ نقشہ ساتھ لے جاؤں۔ یہ میرے لئے بے حد کارآمد ہے"۔ عمران نے کہا۔

"بے شک لے جائیں۔ لیکن اجازت ایک شرط کے ساتھ کہ آپ اپنے اس مشن میں کامیابی کے بعد دوبارہ میرے مہمان ضرور بنیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ لارڈ ایرک نے کہا تو عمران نے وعدہ کر لیا۔

"ہم فوری طور پر اس ریاست کے بڑے شہر لارک فیلڈ پہنچنا چاہتے ہیں۔ کیا اس کا بندوبست ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میرے پاس جیپیں بھی ہیں اور ڈرائیور بھی۔ وہ آپ کو پہنچا دیں گے"۔۔۔۔۔۔۔ لارڈ ایرک نے کہا اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی اس کمرے سے باہر آ گیا۔ عمران نے نقشہ تہہ کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

بوبی ایرک فیلڈ کے سب سے اونچے ٹاور پر کھڑی دوربین سے سامنے پھیلے ہوئے منظر کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ اس کے ساتھ ہی شیرف لوتھر کھڑا تھا۔ لوتھر خاصا موٹا آدمی تھا لیکن اس کے انداز میں مستعدی اور چستی موجود تھی جس طرف بوبی دیکھ رہی تھی وہاں سے سڑک بل کھاتی ہوئی ایرک فیلڈ کی طرف آ رہی تھی۔ پھر اچانک بوبی چونک پڑی۔

"اوہ اوہ ایک کار آ رہی ہے قصبے کی طرف"۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کتنے فاصلے پر ہے"۔۔۔۔۔۔۔ لوتھر نے پوچھا۔

"دس پندرہ منٹ کے بعد یہ یقیناً فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچ جائے گی"۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے جواب دیا۔

"تو کیا حکم ہے۔ اسے میزائل سے اڑوا نہ دیا جائے"۔۔۔۔۔۔۔ لوتھر

نے کہا۔

"کیوں"........ بوبی نے دوربین ہٹا کر لوتھر کی طرف مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"حفاظتی اقدامات کے تحت۔آپ نے خود ہی تو کہا تھا"........ لوتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔اگر اس میں حکومت ایکریمیا کے آدمی ہوئے تو پھر۔ چلو میرے ساتھ۔وہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر احمق نہیں ہیں کہ اس طرح منہ اٹھائے بڑھے چلے آئیں گے۔وہ لامحالہ کوئی خاص پلاننگ کریں گے"........ بوبی نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ہو۔مس بوبی میں تو حکم کا غلام ہوں"۔لوتھر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلو میرے ساتھ فرسٹ چیک پوسٹ پر۔میں خود ان لوگوں کو چیک کرتی ہوں"........ بوبی نے کہا اور پھر دوربین وہیں رکھ کر وہ واپس مڑ گئی۔ٹاور کے ساتھ باقاعدہ لفٹ موجود تھی۔اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ لفٹ کے ذریعے ٹاور سے نیچے پہنچ گئے۔پھر لوتھر کی جیپ میں بیٹھ کر وہ فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔فرسٹ چیک پوسٹ پر ابھی انہیں پہنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ کار بھی وہاں پہنچ گئی۔

"اوہ یہ تو سٹالر اور اس کا بھتیجا ہے"........ لوتھر نے کار سے اترنے والے دو افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سٹالر وہ کون ہے"........ بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"ہمسایہ جاگیردار ہے۔اس کی بیٹی کی شادی یہاں کے ایک بڑے سٹور کیپر راکم سے ہوئی ہے۔یہ اکثر بیٹی سے ملنے آتا رہتا ہے"۔لوتھر نے جواب دیا۔

"پھر تو انکے پاس سپیشل کارڈ ہوں گے"........ بوبی نے کہا۔

"جی ہاں کئی سال پہلے کے ہیں"........ لوتھر نے جواب دیا۔

"سٹالر کو یہاں لے آؤ۔میں اس سے بات کرتی ہوں"........ بوبی نے کہا۔

"آپ کا تعارف کس انداز میں کرایا جائے"........ لوتھر نے پوچھا۔

"یہ اگر ہمسایہ ہے تو پھر لامحالہ یہ کنساٹا آتا جاتا رہتا ہو گا اور مجھے جانتا ہو گا"........ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لوتھر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔بوبی چیک پوسٹ کے پیچھے بنے ہوئے ایک کمرے میں موجود تھی۔تھوڑی دیر بعد لوتھر اس آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا جسے وہ سٹالر کہہ رہا تھا۔

"اوہ مس بوبی۔آپ اور یہاں"........ سٹالر نے جو ادھیڑ عمر آدمی تھا۔بوبی کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتی"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔دراصل پہلے کبھی آپ سے یہاں ملاقات نہیں ہوئی تھی۔میں تو اپنی بیٹی سے ملنے اکثر آتا رہتا ہوں"۔سٹالر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے

ہاتھ بڑھا دیا۔ بوبی نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"مسٹر سٹالر آپ کی اراضی ایرک پہاڑیوں سے کس طرف ہے"۔ بوبی نے پوچھا۔

"شمال کی طرف کیوں"...... سٹالر نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس قصبے میں اس قدر حفاظتی انتظامات کیوں کیے گئے ہیں"...... بوبی نے کہا۔

"جی ہاں یہاں پہاڑیوں میں حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ مجھے ہی کیا سب کو معلوم ہے"۔ سٹالر نے جواب دیا۔

"میرا تعلق بھی حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ حکومت کو مخبری ہوئی ہے کہ چند افراد جو کہ دشمن ایجنٹ ہے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان افراد سے نمٹنے کے لئے مجھے از خود یہاں آنا پڑا ہے۔ یہ دشمن ایجنٹ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ وہ اب ظاہر ہے اس قصبے کی طرف سے تو نہ آئیں گے۔ اس لئے ہم نے چاروں طرف حفاظتی انتظامات کیے ہیں۔ میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اگر آپ اپنے علاقے میں اجنبی افراد کو دیکھیں تو آپ فوراً لوتھر کو اطلاع کر دیں"...... بوبی نے کہا۔

"دشمن ایجنٹ۔ اجنبی افراد۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے میں نے ایک عورت اور پانچ مردوں کو سرباز علاقے میں دیکھا تھا۔ وہ سب اجنبی تھے۔ لیکن سامان کے لحاظ سے سیاح لگتے تھے۔ چونکہ سرباز علاقے میں

قدیم کھنڈرات موجود ہیں اس لئے میں سمجھا کہ وہ ان کھنڈرات کو دیکھنے جا رہے ہیں"...... سٹالر نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ اوہ یہ وہی لوگ ہیں۔ ان میں ایک عورت بھی شامل ہے اور پانچ مرد ہیں۔ یہ سرباز کا علاقہ شمال مغرب میں ہی ہے ناں"۔ بوبی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"۔ لوتھر نے جواب دیا۔

"تو پھر میرا منہ کھڑے کیوں دیکھ رہے ہو۔ یہ وہی لوگ ہیں اور ہم نے انہیں گرفتار کرنا ہے"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن مس اس کے لئے تو ہمیں باہر جانا ہوگا"...... لوتھر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ جلدی کرو جیپیں تیار کراؤ اور اپنے مسلح آدمیوں کو بلاؤ جلدی کرو۔ اچھا مسٹر سٹالر آپ کی مہربانی۔ اب آپ اپنی بیٹی کے گھر جا سکتے ہیں"...... بوبی نے کہا اور سٹالر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوبی لوتھر اور ان کے ساتھی چار جیپوں میں سوار سرباز کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"مس یہ لوگ خطرناک ہیں۔ انہیں دور سے ہی گولی نہ مار دی جائے"...... لوتھر نے کہا۔

"نہیں میں انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں۔ اور سنو تم خاموش رہو گے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلی ہدایات دے دی۔

ہیں"...... بوبی نے سخت لہجے میں کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا
تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد جیپیں سرباز کے کھنڈرات کے پاس پہنچ کر رک گئیں کیونکہ انہیں لمبا چکر کاٹ کر یہاں تک آنا پڑا تھا اس لئے انہیں یہاں پہنچنے میں اتنا وقت لگ گیا تھا۔ بوبی جیپ سے نیچے اتری تو اسی لمحے اس نے ایک عورت اور پانچ مردوں کو کھنڈرات سے باہر نکل کر آتے ہوئے دیکھا۔ وہ چال ڈھال اور لباس سے واقعی سیاح لگتے تھے۔ شاید جیپوں کی آوازیں سن کر وہ باہر آئے تھے۔ بوبی نے ایک لمحے کے لئے انہیں غور سے دیکھا اور پھر اس کا منہ بن گیا کیونکہ ان میں کسی کا قدوقامت بھی عمران سے نہ ملتا تھا اور نہ ہی اس عورت اور عمران کی ساتھی عورت جولیا کے درمیان قدوقامت اور جسمانی ساخت کے لحاظ سے کوئی مطابقت تھی۔ وہ سیاح بڑی حیرت بھری نظروں سے بوبی، لوتھر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے جو جیپوں سے اتر کر ان کے گرد دائرے کی صورت میں بکھر کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"آپ کون ہیں"...... بوبی نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم سیاح ہیں مگر آپ کون ہیں۔ آپ کے تیور تو کچھ خطرناک سے محسوس ہو رہے ہیں"...... اس عورت نے جواب دیا۔

"مسٹر لوتھر آپ ان سیاحوں کے کاغذات چیک کریں"...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"...... لوتھر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے ان

سیاحوں کی طرف بڑھ گیا۔

"میں شیرف ہوں اپنے کاغذات دکھایئے"...... لوتھر نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کہاں کے شیرف ہیں۔ پہلے اپنا شناختی کارڈ دکھایئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ہمیں ہمارے کاغذات سے محروم کر دیں"...... ایک مرد نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"سنیئے ہمارا تعلق حکومت سے ہے۔ یہاں چند غیر ملکی ایجنٹوں کی آمد کی اطلاعات ملی تھیں۔ ہم انہیں چیک کر رہے تھے کہ آپ کے بارے میں اطلاع ملی۔ ان غیر ملکی ایجنٹوں کی تعداد بھی آپ سے ملتی ہے۔ وہ بھی ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے۔ لیکن آپ کے قدوقامت اور جسمانی ساخت ان سے مختلف ہے۔ اس لئے آپ کو نہ ہی گرفتار کیا گیا ہے اور نہ آپ کو گولی ماری گئی ہے"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"غیر ملکی ایجنٹ اور یہاں کھنڈرات میں۔ کیوں یہاں ان کا کیا کام ہو سکتا ہے"...... اسی عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں۔ آپ سے جو کہا جا رہا ہے وہ کریں۔ ورنہ دوسری صورت میں آپ کو گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے"۔ بوبی کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"کاغذات دکھا دیں مس کیتھرائن"...... ایک مرد نے اپنی ساتھی عورت سے کہا اور ساتھی عورت نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

اپنے کاندھے سے لٹکا ہوا بیگ کھولا اور اس میں موجود ایک بڑا لفافہ نکال کر اس نے لوتھر کی طرف بڑھا دیا۔ لوتھر نے لفافہ لیا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے کاغذات نکالے اور انہیں بوبی کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ تو آپ یونیورسٹی آف اوھاما کے پروفیسر حضرات ہیں ۔ وری سوری آپ تو انتہائی معزز حضرات ہیں"........ بوبی نے کاغذات دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق یونیورسٹی کے شعبہ آثار قدیمہ سے ہے ۔ مس کیتھرائن شعبہ کی انچارج ہیں اور پوری دنیا میں آثار قدیمہ پر اتھارٹی سمجھی جاتی ہیں"........ ایک مرد نے اس عورت کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آئی ۔ ایم ۔ سوری"........ بوبی نے کاغذات واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر لفافہ اس نے واپس مس کیتھرائن کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ چلیں"........ بوبی نے لوتھر اور اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب جیپوں میں سوار تیزی سے واپس ایرک فیلڈ کی طرف روانہ ہو گئے ۔

"حیرت ہے ۔ اتنے معزز افراد ۔ یونیورسٹی کے پروفیسر اور پیدل سیاحت کرتے پھر رہے ہیں"........ لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑی ۔

"اوہ ہاں ۔ اس بات کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ ویسے یہ پروفیسر حضرات ہوتے ہی اس قسم کے ہیں ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے"۔

بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ واپس ایرک فیلڈ کی پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ گئے ۔

"کوئی خاص بات تو نہیں ہوئی"........ بوبی نے چیک پوسٹ پر موجود مسلح افراد کے انچارج سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں مس"........ انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کوئی آیا گیا تو نہیں"........ بوبی نے پوچھا۔

"صرف سارجنٹ کے آدمی آئے تھے ۔ روز فیلڈ کو چیک کرنے"........ انچارج نے جواب دیا تو بوبی نے چونک کر لوتھر کی طرف دیکھا۔

"یہاں ایک بہت بڑا فروٹ فارم ہے جو ولنگٹن کے ایک شخص سارجنٹ نکوئی کی ملکیت ہے۔ اس فروٹ فارم میں ایک خصوصی تیل دار جنس پیدا کی جاتی ہے ۔ جس کا تیل لیبارٹری کو سپلائی کیا جاتا ہے ۔ اس کے آدمی حساب کتاب کی چیکنگ کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں ۔ ان کو سپیشل کارڈ جاری کیے گئے ہیں"........ لوتھر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بوبی کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"کتنے افراد تھے"........ بوبی نے انچارج سے پوچھا۔

"ایک عورت اور پانچ مرد تھے"........ انچارج نے جواب دیا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ ۔ کہاں گئے ہیں وہ ۔ فوراً انہیں مجھ سے ملواؤ"........ بوبی

نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ فارم پر ہی ہوں گے میں بلواتا ہوں انہیں"........ لوتھر نے کہا اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بونی بھی اس ساتھ ہی اندرونی کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

"ایک عورت اور پانچ مرد"........ بونی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مس وہ سپیشل کارڈ ہولڈر ہیں اس لئے وہ تو مشکوک ہو ہی نہیں سکتے۔ ویسے بھی وہ اکثر آتے جاتے رہتے ہیں"........ لوتھر نے بونی کو تشویش میں مبتلا دیکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"چیک کرنا ضروری ہے"........ بونی نے کہا اور پھر وہ دونوں اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہ لوتھر کا دفتر تھا۔ لوتھر نے جلدی سے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بونی کرسی پر بیٹھ تو گئی لیکن اس کے انداز میں اضطراب نمایاں تھا۔ فون میں لاؤڈر ہونے کی وجہ سے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں نمایاں طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"یس سارجنٹ فروٹ فارم"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیکسن بول رہے ہو"........ لوتھر نے آواز پہچانتے ہوئے کہا۔

"یس مسٹر شیرف میں جیکسن ہی بول رہا ہوں"........ دوسری طرف سے جیکسن نے جواب دیا۔ اس نے بھی آواز سے ہی لوتھر کو

پہچان لیا تھا۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹی سی آبادی تھی اور یہاں ہر شخص ایک دوسرے کو انتہائی قریب سے جانتا تھا۔

"جیکسن آؤٹ ٹیم آئی ہے۔ مس بونی اس سے ملنا چاہتی ہیں۔ تم انہیں یہاں میرے دفتر میں بھجوا دو"........ لوتھر نے کہا۔

"آؤٹ ٹیم۔ کون سی آؤٹ ٹیم"........ دوسری طرف سے کہا گیا تو بونی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"ارے ابھی ایک گھنٹہ پہلے فارم کی آؤٹ ٹیم آئی ہے۔ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل مجھے ابھی فرسٹ چیک پوسٹ کے انچارج نے بتایا ہے"........ لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں مسٹر لوتھر۔ یہاں تو کوئی آؤٹ ٹیم نہیں آئی۔ البتہ انہوں نے آنا ضرور تھا لیکن ابھی تک پہنچی نہیں ہے"........ دوسری طرف سے جیکسن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا"........ لوتھر نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ۔ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔ اوہ۔ اوہ وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ فوراً ہنگامی حالات کا اعلان کر دو فوراً۔ وہ جہاں بھی ہوں۔ جس کے پاس بھی ہوں۔ انہیں ہر صورت میں گرفتار ہونا چاہئے۔ کاش میں ان سیاحوں کے چکر میں نہ گئی ہوتی تو میں انہیں دیکھتے ہی پہچان لیتی"........ بونی نے بے اختیار دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام یہاں ایک آدمی نہیں چھپ سکتا۔ چھ

اکٹھے کیسے چھپ سکتے ہیں۔یہ ابھی پکڑے جائیں گے"......... لوتھر نے
کہا اور جلدی سے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

عمران اور اس کے ساتھی ایرک فیلڈ کی فرسٹ چیک پوسٹ سے
کافی فاصلے پر ایک گھنے درختوں کے ذخیرے میں موجود تھے۔ایک بڑی
جیپ بھی ان درختوں کے اندر کھڑی تھی۔وہ سب جیپ سے باہر
اونچی گھاس پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب بفرض محال اگر ہم آپ کی پلاننگ کے تحت اندر
داخل بھی ہو گئے تو اندر ہمارے لئے جائے پناہ کون سی ہو گی"۔صفدر
نے کہا۔

"جائے پناہ۔ارے بھائی وہاں کی کسی لڑکی سے شادی کر لو۔
جائے پناہ مہیا ہو جائے گی۔اس میں اتنی پریشانی کی کون سی بات
ہے"......عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں تو سوائے شادی کے اور کوئی موضوع ہی نہیں ملتا بات
کرنے کے لئے"......تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو نہ کرو شادی کسی بوڑھی خاتون کے بیٹے بن جاؤ۔ پھر بھی جائے پناہ مل جائے گی"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں اس سارے چکر اور پلان کا فائدہ کیا ہے۔ اندر ہی جانا ہے ناں۔ اسلحہ ہمارے پاس ہے۔ اڑا دو ساری چیک پوسٹیں اور اندر پہنچ جاؤ"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تاکہ پورا قصبہ اور اس کے مسلح افراد ہمیں شکاریوں کی طرح گھیر لیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیتھرائن اور اس کا گروپ کیا ہماری مرضی کے مطابق رول ادا کر لے گا"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں کرے گا۔ اس میں مشکل بھی کیا ہے اور بوبی لامحالہ جیسے ہی ان کے متعلق سنے گی اڑتی ہوئی وہاں پہنچ گی اور ہم اس دوران اطمینان سے گیٹ کراس کر جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کی ضرورت ہی کیا تھی اگر کیتھرائن اور اس کے گروپ سے صرف سپیشل کارڈ لے لئے جاتے تو یہ کافی نہ تھا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا بوبی یہاں موجود ہے اور بوبی نہ صرف مجھے اور خاور کو بلکہ تم تینوں سے بھی مل چکی ہے۔ ہمارے قد و قامت اور ہماری جسمانی ساخت کی وجہ سے ہی وہ ہمیں پہچان لے گی۔ البتہ اس کی عدم موجودگی میں ہم ان کارڈز کی وجہ سے اطمینان سے اندر داخل

جائیں گے اور اصل مسئلہ ان حفاظتی انتظامات سے بچ کر اندر داخل ...نا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کے ...اتھ رکھے ہوئے فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص ...ازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے چونک کر اسے اٹھایا اور اس کا ...ن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیتھرائن کالنگ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ایک ...انی آواز سنائی دی۔

"یس پرنس بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"پرنس وہ عورت بوبی۔ شیرف لوتھر اور دس مسلح افراد کے ساتھ ...اں آئی ہے۔ اس نے ہمارے کاغذات چیک کیے ہیں اور پھر مطمئن ...کر واپس چلی گئی ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں واپس گئے ہوئے اوور"...... عمران نے ...چھا۔

"پانچ منٹ ہوئے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے اب آپ واپس جا سکتی ہیں۔ وہاں جا کر آپ کہہ دیں کہ ...پ کی جیب اور سپیشل کارڈز چوری کر لئے گئے ہیں یا کوئی بھی ایسا ...ہ آپ کر سکتی ہیں۔ بہرحال ہماری طرف سے آپ اب فارغ ہیں ...ے ہاں اگر آپ کو اپنے چہرے پسند نہ ہوں تو آپ یہ میک اپ ختم ...کر سکتے ہیں۔ صرف سادہ پانی سے اچھی طرح دھو لینا اوور اینڈ ...ے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔

"آؤ اب چلیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب
سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں
سوار درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر اس طرف کو جا رہے تھے
جہاں سے وہ اس سڑک پر پہنچ سکتے تھے جو ایرک فیلڈ جاتی تھی۔ سڑک
پہنچنے کے بعد عمران نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جیپ کا رخ
ایرک فیلڈ کی طرف موڑ دیا اور جیپ فراٹے بھرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی
گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ چیک پوسٹ پر پہنچ گئے
"یس"...... ایک مسلح آدمی نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"آؤٹ ٹیم برائے سارجنٹ فارم"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جیب سے چھ کارڈ نکال کر اس آدمی کی طرف بڑھا دیے
اس آدمی نے ایک نظر جیپ کے اندر ڈالی اور پھر کارڈ لے کر وہ تیزی
سے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کو اندازہ
تھا کہ اس کمرے کے اندر یقیناً وہ خاص کمپیوٹر نصب ہو گا جس میں
سپیشل کارڈ چیک کئے جائیں گے کیونکہ یہ کمپیوٹر کارڈز ہی تھے لیکن
کی ساخت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کارڈ ہولڈر کے نام اور تصاویر وغیرہ
کا سلسلہ بند ہے۔ صرف کارڈ ہی چیک ہوتے ہیں کہ کیا اصل ہیں یا
نہیں اس لئے وہ مطمئن تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہی مسلح آدمی کمرے
سے باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈ موجود تھے۔ اس کے چہرے پر
اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹھیک ہیں"...... اس آدمی نے کارڈ واپس عمران کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلا کر راڈ ہٹانے کا
اشارہ کر دیا۔ دوسرے لمحے راڈ ہٹ گیا اور عمران نے جیپ ایک جھٹکے
سے آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد وہ دوسری چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔
یہاں بھی انہیں صرف کارڈ ہی دکھانے پڑے اور انہیں آگے جانے کی
اجازت دے دی گئی۔ اب وہ قصبے میں داخل ہو چکے تھے۔ عمران بڑے
اطمینان سے جیپ چلاتا ہوا دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر سے گزرتا
ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ قصبے کے بازار سے گزرتے ہوئے وہ
تھوڑی دیر بعد ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کے سامنے پہنچ گئے۔
عمران نے جیپ روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی جیپ سے
نیچے اترے۔ ان کے پاس چار تھیلے تھے جو انہوں نے اپنی پشت پر لاد
رکھے تھے۔

"ہم نے آگے جانا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اطمینان سے چلتا
ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تقریباً دو سو گز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک
ذیلی روڈ پر مڑا اور پھر کچھ دور موجود ایک مکان کے دروازے پر پہنچ کر
رک گئے۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے پر دستک دی تو
دوسرے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان کھڑا ہوا

"ساخت وڈ"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو نوجوان بے اختیار
پیچھے۔

"اوہ آؤ"...... نوجوان نے تیزی سے ایک سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہ
اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اند
داخل ہوئے تو اس نوجوان نے دروازہ بند کیا اور پھر انہیں ساتھ لے
کر وہ مکان کے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ ایک کمرے میں ا
جیسے ہی داخل ہوئے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا ایک بوڑھا بے اختیا
چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"سافٹ وڈ"...... عمران نے ایک بار پھر وہی الفاظ دوہرائے۔

"اوہ اوہ ۔ اچھا۔ مائیکل تم مہمانوں کو زیرو روم لے جاؤ۔ میں ا
سنبھال لوں گا"...... بوڑھے نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا نام"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام فراسٹ ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"فراسٹ اچھا نام ہے۔ اب آپ میری بات سن لیں۔ ہم یہاں ا
لئے نہیں آئے کہ کسی تہہ خانے میں چھپ کر بیٹھ جائیں۔ ہم نے
کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے راجر نے سب کچھ ٹرانسمیٹر پر بتا دیا ہے۔ آپ
اندر داخل ہونے کا بہترین پلان تیار کیا ہے۔ لیکن بوبی اور لوتھ
دونوں کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے آپ کو ت
کرنے کے لئے اس قصبے کی ایک ایک اینٹ کھود ڈالنی ہے۔ اس
آپ کو کچھ روز زیرو روم میں گزارنے ہوں گے اس کے بعد میں آ
ٹرانس پہاڑی کے دامن میں پہنچا دوں گا"...... فراسٹ نے جوا

"نہیں جناب کچھ دن کی بات تو ایک طرف رہی ہم کچھ گھنٹے بھی
نہیں گزار سکتے۔ ہم جس پلان کے تحت اندر آئے ہیں۔ اس پلان میں
سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ہم سارجنٹ کے فروٹ فارم پر نہ پہنچیں
گے۔ اس لئے بوبی کو یقین آجائے گا کہ ہم اندر موجود ہیں۔ پھر اس
نے قصبہ اور پہاڑیوں کے ایک ایک چپے پر آدمی پھیلا دینے ہیں۔ اس
لئے ہم اس کی تلاش کے آغاز سے پہلے اس ٹرانس پہاڑی تک پہنچ جانا
چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمیں قصبے میں تلاش کرتی رہ جائے اور ہم اپنے
مشن کو مکمل کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی جناب تو آپ فارم پر ہی چلے جاتے"۔ فراسٹ
نے کہا۔

"نہیں بوبی نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو دیکھا ہوا ہے۔ وہ تیز
طرار ذہین لڑکی ہے۔ وہ قد وقامت اور جسمانی ساخت کی بنا پر ہمیں
پہچان سکتی ہے۔ اگر اسے فرسٹ اور سیکنڈ چیک پوسٹس سے نہ ہٹایا
جاتا تو ہم اندر ہی داخل نہ ہو سکتے اور اگر ہم فارم پر چلے جاتے تو وہ وہاں
پہنچ جاتی اور پھر پہچان لیتی۔ ہم اگر چاہیں تو اس کا اور اس کے ساتھیوں
کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر
تنظیم کو اس کا علم ہو جانا ہے اور پھر وہ یہاں پوری فوج بھی بھیج سکتے
ہیں۔ اس لئے ہماری پلاننگ یہی ہے کہ ہم اس پہاڑی تک اس طرح
پہنچ جائیں کہ بوبی اور لوتھر کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد ہمیں
اس کی پرواہ نہ رہے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں ۔ میں کرتا ہوں بندوبست" ۔ بوڑھے فراست نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوجوان مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"مائیکل ۔ سبزی والی ویگن نکالو اور اس میں بیجوں کی بوریاں لاد لو ہم نے ٹرانس پہاڑی کے ساتھ آرتھر کے فارم جانا ہے تاکہ اسے بیجوں کی بوریاں سپلائی کی جا سکیں ۔ سمجھ گئے ہو" .... بوڑھے فراست نے کہا ۔

"یس ڈیڈی" ...... مائیکل نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا ۔

"آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے ابھی بتا دیں" .... بوڑھے نے پوچھا ۔

"نہیں ان تھیلوں میں ہماری ضرورت کی سب چیزیں موجود ہیں ۔ بس آپ ہمیں اس طرح اس پہاڑی تک پہنچا دیں کہ کسی کو ہمارے وہاں جانے کا علم نہ ہو سکے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فراست نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی ویگن کے عقبی حصے میں بھری ہوئی بیجوں کی بوریوں کے پیچھے سکڑے ہوئے بیٹھے تھے ۔ ویگن کو مائیکل چلا رہا تھا جب کہ اس کے ساتھ اس کا باپ فراست بیٹھا ہوا تھا ۔ ویگن کو مکان کے اندر لے آیا گیا تھا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو عقبی حصے میں بٹھا کر باقی حصے میں بوریاں بھر دی تھیں اور پھر ویگن کو باہر نکالا گیا تھا ۔ راستے میں جگہ جگہ

ویگن رکتی رہی ۔ ایک جگہ تو کافی دیر تک رکی رہی ۔ عمران سمجھ رہا تھا کہ بوڑھا فراست دیر کیوں کر رہا ہے ۔ وہ گواہیاں بنا رہا تھا کہ وہ واقعی بوریاں لاد کر لے جا رہا ہے ۔ وہ راستے میں جگہ جگہ رک کر یا تو کسی دکاندار سے بات کرتا رہا ہو گا یا پھر کہیں شراب پینے لگ گیا ہو گا ۔ بہرحال تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد ویگن رک گئی اور بوریاں اتاری جانے لگیں ۔ بوریاں ایک سائیڈ سے ہٹائی جا رہی تھیں تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے باہر آنے کا راستہ بن سکے اور چند لمحوں بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت باہر آ گیا ۔ ویگن اس وقت درختوں کے ایک ذخیرے میں موجود تھی ۔

"وہ سامنے والی پہاڑی ٹرانس پہاڑی ہے" ..... فراست نے عمران کو ذخیرے سے باہر لے آ کر سامنے موجود ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا ۔ دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے ۔

"ٹھیک ہے ۔ اب آپ جا سکتے ہیں" .... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھیوں نے مائیکل کے ساتھ مل کر بوریاں واپس ویگن میں لادیں اور فراست اور مائیکل ویگن لے کر درختوں کے جھنڈ سے نکلے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ جب ویگن ایک موڑ مڑ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ فصل کے اندر سے ہوتے ہوئے پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ دونوں طرف چونکہ قد آدم فصلیں پھیلی ہوئی تھیں ۔ اس لئے ان کے

درمیان وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جارہے تھے۔

"وہاں پہاڑی میں موجود راستہ اگر بند ہوا تو"...... جولیا نے کہا

"جذبات سچے ہوں اور نیت نیک ہو تو بند راستے بھی کھل جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"عمران صاحب کیا لیبارٹری کے اندر ہمارا داخلہ ممکن ہو سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں لیبارٹری میں داخلہ ناممکن ہے۔ وہاں ایسے سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے کہ شاید ہم ان کا تصور بھی نہ کر سکیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... سب نے حیران ہو کر کہا۔

"دیکھو یہ تو وہاں پہنچ کر معلوم ہو گا کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ ہر کا کے مرحلے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے مرحلہ وار ہی سوچنا چاہئے۔ اس مشن میں پہلا مرحلہ لیبارٹری کی تلاش تھی۔ وہ حل ہوا۔ اس کے بع اس لیبارٹری تک پہنچنے کا مرحلہ تھا۔ اب وہ حل ہو رہا ہے۔ اس کے بع تیسرا مرحلہ آئے گا۔ لیبارٹری سے ڈاکٹر عالم رضا کو باہر نکالنا اور وہا سے اس فارمولے کی کاپی حاصل کرنا۔ پھر چوتھا مرحلہ آئے گا لیبارٹر کی تباہی اور پانچواں مرحلہ ڈاکٹر عالم رضا سمیت واپس پاکیشیا پہنچنا ابھی ہم نے صرف دو مرحلے طے کیے ہیں۔ تیسرا مرحلہ جب آئے گا اس بارے میں بھی سوچ لیں گے"...... عمران نے بڑے فلسفیا انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ایک بات پوچھوں عمران"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران تو عمران باقی ساتھی بھی چونک کر جولیا کو دیکھنے لگے۔ کیونکہ جولیا نے جس انداز اور جس لہجے میں بات کی تھی وہ عام انداز سے ہٹ کر تھی

"پوچھو"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اس مشن کے دوران انتہائی سنجیدہ ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا

"مجبوری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے۔

"مجبوری۔ کیسی مجبوری"...... جولیا کے لہجے میں شدید حیرت تھی

"اس مشن پر آنے سے پہلے تمہیں تمہارے چیف نے کوئی ہدایات دی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں اس نے کہا تھا کہ اس مشن کے دوران اگر ہم نے عمران کی حکم عدولی کی یا کوئی بے جا ضد یا تنازعہ کیا تو وہ اس کا سخت نوٹس لے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ تنبیہہ صرف تمہیں ہی کی گئی ہو گی۔ مجھے اس نے کچھ نہیں کہا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں وہ کیا کہہ سکتا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے اس نے دھمکی دی تھی کہ اس مشن کے دوران اگر میں نے بے جا مذاق کیا یا اپنے مذاق سے کسی ممبر کو تنگ کیا تو وہ میرا چیک روک لے گا اور تم جانتی ہو کہ اگر مجھے یہ چھوٹا سا چیک بھی نہ ملے تو پھر

مجھ جیسے غریب آدمی کا کیا حشر ہوگا۔اس لئے مجبوراً میں نے اپنے ذہن پر خشکی کی چادر تان لی ہے"........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم چیک کی فکر مت کرو۔جتنا چیک تمہیں چیف دیتا ہے۔اس سے دوگنی رقم میں دوں گی لیکن تم یہ سنجیدگی ختم کرو۔مجھے اس سے اب وحشت سی ہونے لگ گئی ہے۔مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں عمران کی بجائے اس کی کسی ڈمی کے ساتھ کام کر رہی ہوں۔میرا خیال تھا کہ شاید تم بلیک تھنڈر کی وجہ سے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو۔لیکن اب تم نے بتایا ہے کہ تم صرف اپنا چیک رک جانے کی وجہ سے خاموش ہو تو اب میں تمہاری یہ سنجیدگی اور خاموشی مزید برداشت نہیں کر سکتی"........ جولیا نے بڑے جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ چیک کا بہانہ کر رہا ہے۔اصل میں یہ بلیک تھنڈر سے خوفزدہ ہو گیا ہے"........ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔عمران کسی سے خوفزدہ نہیں ہو سکتا۔جتنا میں اس کے بارے میں جانتی ہوں تم نہیں جانتے"........ جولیا نے بڑے جذباتی لہجے میں تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔جب کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور تینوں بے اختیار مسکرا دیئے جب کہ عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"مس جولیا آپ نے عمران کو چیک کے برابر رقم دینے کا وعدہ تو کر لیا ہے۔کم از کم یہ تو پوچھ لیں کہ چیک کتنی رقم کا ہوتا ہے"۔صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارا چیف دنیا کا سب سے بڑا کنجوس ہے۔اگر کنجوسوں کا عالمی مقابلہ ہو تو یقیناً وہ پہلے نمبر پر آئے گا"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔یہ چیف ہی ہے جو تمہارے نخرے اٹھاتا ہے۔جب وہ ہمارا ہاتھ نہیں روکتا تو تمہیں چیک دیتے ہوئے کیسے کنجوسی کر سکتا ہے۔بولو کتنی رقم کا چیک دیتا ہے وہ تمہیں مشن کے بعد"........ جولیا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کی کیفیت واقعی عجیب ہو چکی تھی۔اگر کوئی دوسرا عمران کے خلاف بات کرتا تو وہ عمران کی حمایت میں اس سے لڑ پڑتی تھی اور اگر عمران ایکسٹو کے خلاف بات کرتا تو وہ عمران سے لڑ پڑتی تھی۔

"عمران صاحب سچ سچ بتائیں"........ صفدر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر تم نے آغا سلیمان پاشا کو بتا دیا تو"........ عمران نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔بالکل نہیں بتائیں گے۔وعدہ رہا"........ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہی بات بتا رہی ہے کہ تمہیں انتہائی بھاری مالیت کے چیک ملتے ہیں بے ایمانی تم خود کرتے ہو کہ بیچارے سلیمان کو کچھ نہیں دیتے"........ جولیا نے بڑے فاتحانہ سے لہجے میں کہا۔

"کہاں بھاری مالیت کے ملتے ہیں۔صرف دو ہندسوں پر مبنی چیک

ہوتا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ دو ہندسوں پر مبنی چیک کتنی مالیت کا ہو سکتا ہے۔ گنجی کیا دھوئے گی اور کیا نچوڑے گی"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دو ہندسوں کا چیک۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بڑے سے بڑے دو ہندسے ننانوے ہی ہو سکتے ہیں۔ ننانوے کیا رقم ہوتی ہے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھ سے قسم لے لو۔ جس کی چاہے لے لو۔ چاہو تو بے شک تنویر کی قسم لے لو"........ عمران نے کہا۔

" خبردار میرا نام نہ لینا اور جس کی چاہو قسم کھاتے پھرو"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ ممکن ہی نہیں ہے عمران صاحب آپ کم از کم وہ بات کریں جو ممکن تو ہو"........ صفدر نے کہا۔

" کیوں ممکن نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو مشن کی تکمیل پر ننانوے روپے کا چیک ملے۔ میرا خیال ہے کم از کم دس ہندسوں پر مشتمل چیک تو لازماً ملتا ہو گا"........ صفدر نے کہا۔

" دو ہندسے لکھتے لکھتے تمہارے چیف کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ دس ہندسوں پر مشتمل چیک لکھتے ہوئے تو اسے شاید دس بار قبر سے اٹھنا پڑے گا"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" پھر وہی بکواس"........ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ بکواس نہیں ہے حقیقت ہے۔ بے شک تم اپنے چیف سے پوچھ لینا"........ عمران نے جواب دیا۔

" پھر تو مس جولیا آپ کو ایک کیا ایک ہزار چیک اس مالیت کے دے سکتی ہے"........ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جولیا تو کیا تم سیکرٹ سروس کے سارے ممبران اگر مل کر بھی اپنی دس سالوں، بیس سالوں، ہزار سالوں کی تنخواہ بھی اکٹھی کر لو تب بھی تم اس چیک کی ساری رقم نہیں دے سکتے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو کوئی خاص بات ہے اس میں۔ میں بھی کہوں کہ یہ ننانوے کی رقم کے چیک کا کیا مطلب ہو سکتا ہے"......... صفدر نے جواب دیا

" تو تمہارا کیا خیال تھا کہ یہ ننانوے روپے کا چیک لے کر خاموش ہو جائے گا۔ اس نے چیف سے ضرور کوئی خاص کھیل کھیل رکھا ہے"........ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہارا چیف چونکہ بے حد کنجوس ہے۔ اس لئے وہ تو واقعی چیک دو ہندسوں میں دیتا ہے لیکن میں نے اسے قائل کر رکھا ہے کہ صفر یا صفروں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس نے مجھے اجازت دے رکھی ہے کہ میں یہ بے قیمت صفریں جتنی چاہوں ان ہندسوں کے ساتھ لگا لیا کروں اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ بس اتنی سی بات ہے"........ عمران نے جواب دیا تو صفدر اور خاور تو بے اختیار ہنس

پڑے جب کہ کیپٹن شکیل حسب عادت صرف مسکرا دیا۔ البتہ جولیا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ جب کہ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم جس قدر چاہے صفریں لگالو۔ وہ چیک کیش ہو جاتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس طرح تو تم اربوں کھربوں روپے بھی نکلوا سکتے ہو"........ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل نکلوا سکتا ہوں۔ لیکن بس مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فنڈ کا خیال آجاتا ہے۔ یہ فنڈ اگر تمہارے چیف کی جائیداد کی آمدنی سے قائم ہوتا تو ایک ہی چیک میں پار ہو چکا ہوتا اور میں آغا سلیمان پاشا کی ناک پر گذشتہ تو کیا آئندہ پچاس سالوں کی تنخواہ بھی مار چکا ہوتا۔ اپنے تمام قرض خواہوں کو قرض خواہوں کی بجائے قرض دار بنا چکا ہوتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ فنڈ پاکیشیا کے عوام کے ٹیکس کی رقم سے بنایا گیا ہے اور ٹیکس وہ لوگ دیتے ہیں جو اپنی خون پسینے کی کمائی میں سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اسے ادا کرتے ہیں۔ بس یہی ایک مجبوری ہے جس نے میرے ہاتھ باندھ دیئے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے آغا سلیمان پاشا کی دھمکیاں، جھڑکیاں، سخت سست سننا پڑتا ہے۔ اس کے ناز نخرے اٹھانے پڑتے ہیں۔ قرض خواہوں سے منہ چھپانا پڑتا ہے۔ مزید قرضہ لینے کے لئے منتیں کرنی پڑتی ہیں۔ درد بھری کہانیاں سنانی پڑتی ہیں"........ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تمہاری قسمت ہی ایسی ہے"........ اس بار تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم جو کماتے ہو۔ وہ دوسروں کو دے دیتے ہو۔ کیوں دے دیتے ہو۔ کیا سارے جہان کے دکھ درد کا ٹھیکہ تم نے اٹھا رکھا ہے۔ تم اپنے قرضے پہلے اتارو پھر کسی دوسرے کی ہمدردی کرو"........ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے مس جولیا۔ دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے بڑی خلوص بھری دعائیں ملتی ہیں۔ کبھی نہ کبھی تو کسی کی دعا قبول ہو ہی جائے گی اور سخت دل نرم ہو جائے گا۔ بس ایک بار سخت دل نرم ہو جائے پھر زندگی میں بہار ہی بہار ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اس کے چہرے کا رنگ شہابی ہو گیا تھا اور ناک پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔ وہ اب عمران کی ان باتوں کو اچھی طرح سمجھنے لگ گئی تھی۔ اب اسے معلوم ہو جاتا تھا کہ عمران ایسے فقرے کس پیرائے میں بولتا ہے گو اسے شعوری طور پر معلوم تھا کہ عمران ایسے فقرے صرف اسے چھیڑنے یا مذاق کرنے کے لئے کہتا ہے۔ لیکن وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ جب بھی عمران کے منہ سے ایسے فقرے نکلتے اس کا دل نجانے کیوں خود بخود تیز تیز دھڑکنا شروع کر دیتا تھا اور لاشعوری طور پر اس کے چہرے کا رنگ شہابی ہو جاتا تھا۔ آنکھیں جھک جاتی تھیں اور ناک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چمکنے لگتے تھے۔

"کیا اسی طرح بکواس ہی کرتے رہو گے یا کوئی کام کی بات بھی کرنی ہے۔ پہاڑی تو آ گئی اب کیا کرنا ہے"........ یکلخت تنویر کی کرخت اور ترش آواز سنائی دی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"تمہیں چیف کی ہدایت یاد نہیں رہی تنویر"........ جولیا نے بے اختیار تنویر کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے۔ یہی کہا ہے ناں کہ کام کی بات ہونی چاہئے۔ ہم یہاں زندگی کو بہار بنانے نہیں آئے۔ ایک اہم مشن مکمل کرنے آئے ہیں"........ تنویر نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر پلیز کچھ تو خیال کر کے بولا کرو۔ عمران صاحب کس قدر سنجیدہ تھے اس مشن میں۔ اگر مس جولیا کی گفتگو کی وجہ سے ان کے سنجیدہ موڈ میں شگفتگی آئی ہے تو اس سے فائدہ مشن کو ہی ہوگا۔ ہم نے صرف چلنا ہی تھا چل تو رہے ہیں اگر اس دوران دو چار خوبصورت اور شگفتہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے"........ صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو میں نے اسے کہا تھا۔ کیونکہ اس کی سنجیدگی سے مجھے واقعی وحشت ہونے لگ گئی تھی"........ جولیا نے صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب یہ فضول باتیں کرتا ہے تو سب سے زیادہ غصہ بھی تمہیں ہی آتا ہے"........ تنویر نے اور زیادہ چڑتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا اور عمران کا مسئلہ ہے۔ تم کیوں میرے معاملات میں

دخل دیتے ہو"........ جولیا نے بھی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ابھی سے لڑنا شروع کر دیا۔ بڑی عمر پڑی ہے لڑنے کی"........ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بیچ بچاؤ کر رہا ہو۔ لیکن اس کے اس فقرے سے ہی تنویر کا غصے اور جھلاہٹ سے قندھاری انار کی طرح سرخ چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا جب کہ جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیلنے لگے۔

"کیا مطلب۔ کیوں کہا ہے تم نے یہ فقرہ"........ جولیا نے مڑ کر غصیلے لہجے میں عمران سے کہا۔ ظاہر ہے تنویر کی طرح وہ بھی عمران کے اس فقرے کا مطلب سمجھ گئی تھی کہ عمران تنویر اور جولیا کی شادی کی بات کر رہا ہے۔

"میرا مطلب تھا ابھی تو کھیلنے کودنے کے دن ہیں۔ نوجوانی ہے۔ لڑنے کے لئے تو بڑی عمر پڑی ہے کیونکہ آدمی کی عمر جیسے جیسے بڑھتی جاتی ہے وہ دنیاوی مسائل اور پریشانیوں کی وجہ سے چڑچڑا اور بدمزاج ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے تو ادھیڑ عمر آدمی ہر وقت ہر کسی سے لڑتا رہتا ہے اور اگر کوئی اسے لڑنے کے لئے نہ ملے تو پھر ہوا سے لڑنا شروع کر دیتا ہے"........ عمران نے اپنی بات کی دوسرے انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ ویسے بھی اب وہ کھیتوں سے نکل کر پہاڑی علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔ پہاڑی علاقہ خاصا سرسبز تھا۔ وہاں جھاڑیوں کے علاوہ اونچے نیچے درختوں کی بھی کثرت تھی ایک خالی جگہ رک کر عمران نے جیب سے وہی نقشہ نکالا جو اس نے

لارڈ ایرک سے حاصل کیا تھا اور پھر اسے سامنے زمین پر بچھا کر وہ اس پر جھک گیا۔ پھر ایک جگہ اس نے انگلی رکھی اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ چونک پڑا۔

"وہ آؤ ادھر دائیں ہاتھ پر تھوڑے سے فاصلے پر وہ غار ہے۔ جس سے راستہ پہاڑی کے اندر تک جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کیا اور اسے جیب میں رکھ کر وہ آگے بڑھ گیا تھوڑی دور چلنے کے بعد عمران رک گیا۔ اس کی تیز نظریں غور سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں لیکن وہاں نہ ہی کوئی غار تھی اور نہ ہی اس کا دہانہ۔ ہر طرف کانٹے دار جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں یا درخت تھے۔

"غار اسی جگہ ہونی چاہیئے نقشے کے مطابق"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے دوسری غاروں کی طرح اسے بھی بند کر دیا گیا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"نفسیاتی طور پر تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس نقشے میں دیئے گئے باقی سارے راستے حفاظتی ایریے سے باہر ہیں۔ اس لئے انہیں تو بند کیا بھی گیا ہے اور کیا بھی جانا چاہیئے۔ صرف یہی ایک ایسا راستہ ہے جو اس حفاظتی ایریے کے اندر ہے اور پھر یہ اس طرف ہے جدھر کوئی آبادی نہیں ہے اور پھر راستہ بھی صرف پہاڑی کے درمیان تک جا کر بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسے اگر چیک بھی کیا گیا ہو گا تو نفسیاتی طور پر اسے لیبارٹری کے لئے خطرناک نہ سمجھا گیا ہو گا۔ اس لئے یقیناً اسے

بھرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی ہو گی"....... عمران نے آگے بڑھ کر کانٹے دار جھاڑیوں کو احتیاط سے ادھر ادھر ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر سارے ساتھی ایک ایک کر کے ادھر ادھر پھیل گئے۔ تاکہ عمران کی طرف غار کا دہانہ اگر جھاڑیوں کے عقب میں چھپا ہوا ہے تو اسے تلاش کیا جا سکے اور آخر کار تنویر نے اسے تلاش کر لیا۔ غار کا دہانہ واقعی خاصا بڑا تھا۔ لیکن اسے اس طرح اونچی اور لمبی شاخوں والی جھاڑیوں نے گھیر رکھا تھا کہ جب تک یہ جھاڑیاں ہٹائی نہ جاتیں دہانہ نظر ہی نہ آسکتا تھا۔

"گڈ۔ دیکھا جولیا تنویر کس طرح چھپے ہوئے خزانے تلاش کر لیتا ہے۔ لیکن آج تک وہ اپنے دل کو تلاش نہیں کر سکا جو نجانے کہاں جا کر چھپ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں چھپا ہوا ہے۔ تم فکر مت کرو"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

جھاڑیاں ہٹا کر وہ ایک ایک کر کے غار میں داخل ہوئے۔ غار ذرا سا آگے جا کر مڑ جاتا تھا۔ وہ جب موڑ مڑے تو نہ صرف غار کھلا ہوا تھا بلکہ اس میں ہلکی سی روشنی اور تازہ ہوا بھی محسوس ہونے لگ گئی۔ جب کہ موڑ سے پہلے جھاڑیوں میں چھپے ہوئے حصے میں اندھیرا اور شدید حبس سا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے کاندھے پر لادا ہوا تھیلا اتار کر نیچے رکھ دیا۔

"کیا مطلب کیا یہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہے"........ صفدر نے چونک کر

پوچھا۔

"پہلے باہر جا کر وہ نشانات ہٹانے پڑیں گے جن کی مدد سے ہمارا سراغ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ بوبی سپر ایجنٹ ہے۔ اسے ڈاج دینا ہو گا۔ ورنہ وہ ناک کی سیدھ اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گی اور پھر ہم چوہوں کی طرح پکڑے بھی جا سکتے ہیں اور ختم بھی کیے جا سکتے ہیں"........ عمران نے کہا اور واپس باہر کی طرف مڑ گیا۔

"ہم سب آئیں"........ جولیا نے پوچھا۔

"صرف صفدر اور کیپٹن شکیل میرے ساتھ آئیں گے۔ باقی یہیں رکیں گے"........ عمران نے کہا اور پھر وہ صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ غار سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک درخت پر چڑھ کر ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ لیکن اسے فوری طور پر کوئی سرگرمی نظر نہ آئی تو وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔

"فصلوں کے درمیان ہم نے کافی طویل فاصلہ طے کیا ہے۔ اس لئے وہاں کے سارے نشانات نہ تو مٹائے جا سکتے ہیں نہ ختم کیے جا سکتے ہیں۔ البتہ جہاں سے ہم نقشہ دیکھ کر اس طرف کو مڑے تھے۔ وہاں سے ان نشانات کو ختم کر کے ان لوگوں کو غلط راستے پر ڈالا جا سکتا ہے"........ عمران نے کہا۔

"لیکن کس طرح وہاں سے یہاں تک نشانات تو بہرحال ہوں گے ہی"........ صفدر نے کہا۔

"نہیں میں نے پہلے ہی خیال رکھا تھا کہ جھاڑیوں کو کچلنے کی

بجائے اس طرح چلا جائے کہ جھاڑیاں بھی نہ کچلی جائیں اور ایسی گھاس پر بھی پیر نہ پڑیں جو کچلی جا سکتی ہو۔ جب کہ اس جگہ سے مخالف سمت میں جاتے ہوئے ہم جان بوجھ کر ایسا کریں گے"........ عمران نے ان دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر واپسی کیسے ہو گی"........ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واپسی ٹارزن کی طرح۔ درختوں کی شاخوں سے جھولا جھولتے ہوئے ہو گی"........ عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل حسب عادت صرف مسکرا دیا۔ پھر وہ احتیاط سے چلتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں عمران نے نقشہ دیکھا تھا اور اس کے بعد انہوں نے عمران کی ہدایات اور رہنمائی کے مطابق مخالف سمت میں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ وہ باقاعدہ جھاڑیاں ہٹا کر اور ان کی شاخیں ایک دوسرے میں قدرتی انداز میں الجھاتے ہوئے اور کہیں کہیں گھاس پر پیر کو زور سے دبا کر اسے کچلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اس طرح وہ کافی دور تک نکل آئے تھے۔

"بس اتنا کافی ہے اور یہاں ایک دوسرے سے ملے ہوئے گھنے درخت بھی اوپر کو جا رہے ہیں۔ ہم ان درختوں سے ہوتے ہوئے اوپر جائیں گے اور پھر وہاں سے واپس اپنے غار کی طرف پیدل لیکن احتیاط سے"........ عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں واقعی ٹارزن کے انداز میں ایک درخت کی

شاخ سے دوسرے درخت کی شاخ اور دوسرے درخت کی شاخ سے
تیسرے درخت کی شاخ پر ہوتے ہوئے اوپر پہاڑی پر چڑھتے چلے گئے۔
کچھ فاصلہ اسی طرح طے کرنے کے بعد عمران مزید آگے بڑھنے کی بجائے
نیچے اتر آیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ
تینوں انتہائی احتیاط سے چلتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے اور تھوڑی دیر
بعد وہ تینوں ایک بار پھر اس غار میں داخل ہو چکے تھے۔ عمران نے
اس بار اندر رک کر جھاڑیوں کو ایڈجسٹ کیا اور پھر وہ آگے بڑھ گئے۔
جہاں موڑ کے بعد ان کے ساتھی موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ موڑ مڑے
اچانک بھک سے ان کا دماغ اڑ گیا۔ کیونکہ جولیا، تنویر اور خاور تینوں
ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

"ارے یہ کیا"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور
تیزی سے ان کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے محسوس ہوا جیسے
اس کے ذہن کے اندر کوئی دھماکہ ہوا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر یکلخت پوری کہکشاں کے رنگ ٹوٹ
پڑے ہوں پھر گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ بس آخری احساس جو اس کے
ذہن پر نقش ہوا وہ اس کے منہ کے بل نیچے کی طرف گرنے کا تھا۔ اس
کے بعد اس کا ذہن مکمل طور پر بلینک ہو گیا تھا۔

لوتھر کی کار بجلی کی سی تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی
جا رہی تھی۔ لوتھر بذات خود اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ جب کہ سائیڈ
سیٹ پر بوبی بیٹھی ہوئی تھی۔

"اس سارے علاقے کو گھیر لیا ہے ناں تمہارے آدمیوں نے۔
جہاں وہ جیپ موجود ہے۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی ایرک
فیلڈ میں داخل ہوئے ہیں"...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔
کیونکہ تھوڑی دیر پہلے اس جیپ کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ جیپ
ہوٹل ریڈ سٹار کے پاس موجود ہے اور خالی ہے۔ چنانچہ بوبی نے لوتھر
کو کہہ کر اس سارے علاقے کو گھیرنے اور وہاں کی تلاشی لینے کے
احکامات جاری کرا دیئے اور خود وہ لوتھر کے ساتھ کار میں بیٹھ کر ہوٹل
ریڈ سٹار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"مس بوبی یہ لوگ آخر کہاں چھپیں گے۔ یہاں تو کوئی آدمی بھی

انہیں پناہ نہیں دے سکتا" .... لوتھر نے کہا۔

" یہ لوگ باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت اندر داخل ہوئے ہیں لوتھر اور جو لوگ اس قدر خوبصورت پلاننگ کر سکتے ہیں ۔ انہوں نے لامحالہ چھپنے کے لئے بھی کوئی نہ کوئی انتظام کر ہی لیا ہو گا" .... بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" پلاننگ کیا کرنی ہے ۔ لامحالہ انہوں نے آؤٹ ٹیم کو مار کر ان کے کارڈ حاصل کئے اور اندر آ گئے لیکن مسئلہ صرف اندر آنے کا تو نہیں ہے ۔ الٹا یہ بات تو ان کے خلاف جائے گی ۔ وہ اب باہر نہیں جا سکتے اور یہاں انہیں آسانی سے گھیرا جا سکتا ہے" .... لوتھر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔ شروع میں جب اسے ان لوگوں کی آمد کا فرسٹ چیک پوسٹ پر پتہ چلا تھا تو اسے شدید غصہ آ گیا تھا لیکن پھر وہ نارمل ہو گئی تھی اور اب وہ اپنی طبیعت کے مطابق دوبارہ ہنس کھیل رہی تھی ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی اہم مہم کی بجائے دوستوں کے ساتھ پکنک منانے جا رہی ہو

" لوتھر تم صرف ایک قصبے کے شریف ہو ۔ تمہیں کیا معلوم کہ پلاننگ کیا ہوتی ہے ۔ علی عمران انتہائی ذہین آدمی ہے ۔ اس قدر ذہین کہ اس نے مجھے بھی ڈاج دے دیا ہے ۔ حالانکہ مجھے آج تک یہی خوش فہمی رہی تھی کہ بوبی کو دنیا کا کوئی آدمی ڈاج نہیں دے سکتا" ۔ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کو ڈاج ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں مس" .... لوتھر نے

حیران ہو کر کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ بظاہر وہ کنساٹا میں کسی ایسے آدمی سے نہیں ملا ۔ جس سے اسے ایرک فیلڈ اور یہاں کے انتظامات اور یہاں لیبارٹری کی موجودگی کا علم ہو سکے اور پھر اچانک وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس ولنگٹن چلا گیا ۔ میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اپنی کامیابی کی رپورٹ دے دی ۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر کو میری کامیابی کا یقین نہ آ رہا تھا ۔ اس نے کہا کہ عمران اس طرح واپس جانے والوں میں سے نہیں ہے ۔ وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں سے معلومات حاصل کر کے ہی گیا ہو گا ۔ اس وقت تو مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی اس بات پر غصہ آیا تھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر عمران کے بارے میں مجھ سے بہرحال کہیں زیادہ بہتر جانتا ہے ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے میرے اصرار کے باوجود کہ عمران کو لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھے یہاں بھجوا دیا ۔ وہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ولنگٹن میں معلومات کیں تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس چارٹرڈ طیارے پر ولنگٹن جا رہے تھے ۔ اس نے راستے میں ہی رخ تبدیل کر کے انہیں ریاست راگن میں اتار دیا ہے اور وہاں سے وہ غائب ہو چکے ہیں اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ مجھے بھی یقین ہو گیا کہ عمران کو بہرحال کسی نہ کسی طرح یہاں کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ صرف ڈاج دینے کے لئے ولنگٹن روانہ ہوا تھا اور اب دیکھو کہ وہ بہرحال قصبے میں داخل ہونے میں

کامیاب ہو گیا ہے حالانکہ یہاں ہم نے کس قدر سخت انتظامات کر رکھے ہیں"۔ بوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس یہ تو اتفاق تھا کہ ہم باہر گئے ہوئے تھے۔ ورنہ لامحالہ انہیں وہیں فرسٹ چیک پوسٹ پر ہی چیک کر لیا جاتا"...... لوتھر نے کہا۔

"نہیں لوتھر۔ اب میرا خیال بدل گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی باقاعدہ پلاننگ کے تحت اندر آئے ہیں"۔ بوبی نے کہا۔

"وہ کیسے مس"...... لوتھر نے چونک کر کہا۔

"انہوں نے کسی طرح آؤٹ ٹیم سے کارڈ حاصل کیے انہیں لمبی رقم دے دی گئی ہو گی۔ پھر اس آؤٹ ٹیم کو اسی تعداد میں ان کھنڈرات میں بھجوا دیا۔ تعداد میں ایک عورت کی موجودگی کا سن کر میں نے لامحالہ وہاں پہنچنا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی ہم وہاں گئے وہ ہماری عدم موجودگی میں سپیشل کارڈز کی وجہ سے قصبے میں داخل ہو گئے۔ یہ بات میں اس لئے کر رہی ہوں کہ عمران کو علم ہے کہ اگر میں چیک پوسٹ پر موجود ہوں گی تو پھر داخلہ صرف کارڈ کی بنا پر نہیں ہو سکتا۔ میں ان کے قد و قامت کو پہچان سکتی ہوں جب کہ چیک پوسٹ والوں نے صرف کارڈ چیک کرنے تھے"...... بوبی نے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی مس بوبی واقعی۔ آپ نے صحیح سوچا ہے"...... لوتھر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات بتا دوں عمران لاکھ ذہین سہی لیکن وہ بوبی کو زیادہ دیر تک اندھیرے میں نہ رکھ سکے گا"...... بوبی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل کے سامنے پہنچ گئی اور وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"کچھ پتہ چلا ان کے بارے میں راکی"...... لوتھر نے ایک باوردی نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس شیرف۔ وہ چھ افراد تھے۔ انہیں فراسٹ کے مکان میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے لیکن فراسٹ اور اس کا بیٹا سبزیوں کے بیج ویگن میں بھر کر شمالی علاقے میں واقع فارم گیا ہوا ہے۔ اس کی ابھی واپسی نہیں ہوئی"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"فراسٹ کون ہے۔ اس کا گھر کہاں ہے"...... بوبی نے چونک کر کہا۔

"یہاں کا زمیندار ہے۔ طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے۔ بیجوں کا کاروبار بھی کرتا ہے آج تک اس کے بارے میں کوئی شکایت نہیں مل سکی"...... لوتھر نے کہا۔

"اس کا مکان کہاں ہے۔ وہاں چلو فوراً۔ میں اس کی تلاشی لینا چاہتی ہوں"...... بوبی نے کہا تو لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کچھ آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک بائی روڈ پر مڑے اور ایک مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازے کے باہر تالا لگا ہوا تھا۔

"اسے توڑ دو"...... بوبی نے کہا تو لوتھر کے اشارے پر چند ہی

لمحوں میں تالا توڑ دیا گیا اور یوبی لوتھر اور اس کے آدمیوں سمیت گھر میں داخل ہو گئی۔ عام سا گھر تھا۔ یوبی نے اس گھر کی ایک ایک اینٹ کی تفصیلی تلاشی لی۔ لیکن وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا موجود ہونا تو ایک طرف وہاں ایسے آثار بھی نہ ملے تھے کہ یہاں دو سے زائد آدمی بھی رہتے ہیں۔ تلاشی میں ناکام ہو کر یوبی لوتھر کے ساتھ باہر آئی تھی کہ ویگن پر فراست اور اس کا بیٹا آ گئے۔

"کہاں چھوڑ کر آ رہے ہو ان چھ افراد کو"...... یوبی نے بوڑھے فراست کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"چھ افراد کو کیا مطلب"...... بوڑھے فراست نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو یوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ تمہارا بیٹا ہے فراست۔ اکلوتا بیٹا ہے اور تمہارے بڑھاپے کا سہارا بھی ہے"...... یوبی نے مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑے فراست کے بیٹے جیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... فراست نے جواب دیا۔

"لوتھر ان دونوں کو گرفتار کر لو۔ ہتھکڑی لگا دو انہیں"...... یوبی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر۔ ہم تو"...... فراست اور جیک دونوں احتجاج کرتے ہی رہ گئے لیکن لوتھر کے آدمیوں نے ایک لمحے میں ان کے بازو عقب میں کر کے ان کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی۔

"اب انہیں اندر لے چلو تا کہ انہیں وہ ثبوت دکھائے جا سکیں

جس کے بارے میں یہ جھوٹ بولنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔ یوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ غلط ہے۔ جو کچھ تم کہہ رہی ہو۔ سب غلط ہے"...... فراست نے اس بار سخت لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... یوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کو اندر لے آیا گیا۔

"لوتھر تمہارا کوئی آدمی ایسا ہے جو ان کے گلے پر پورے اطمینان سے خنجر چلا سکے۔ بالکل اس طرح جس طرح کسی جانور کے گلے پر چھری چلائی جاتی ہے"...... یوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گلے پر چھری کیا مطلب مس"...... لوتھر نے حیرت سے چونک کر پوچھا۔

"کوئی نہیں ہے۔ چلو خنجر مجھے دو۔ میں یہ کام کر سکتی ہوں۔ میں اس جیک کو اس بوڑھے فراست کے سامنے ذبح کرنا چاہتی ہوں تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ بلیک تھنڈر سے غداری کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے"...... یوبی نے انتہائی وحشت لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ کام تو ٹونی کر لے گا۔ وہ بچر خاندان سے تعلق رکھتا ہے"۔ لوتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے ایک تنومند آدمی کو اپنی طرف بلایا جس کے چہرے پر واقعی قصائیوں جیسی سفاکی تھی۔

"یس باس"...... اس آدمی نے جو کہ ٹونی تھا قریب آ کر مؤدبانہ

لہجے میں کہا۔

"مس بوبی اس نوجوان کو اس طرح ذبح کرانا چاہتی ہیں جس طرح تمہارے خاندان کے افراد گائے ذبح کرتے ہیں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے"...... لوتھر نے کہا۔

"بب بب بالکل کر لوں گا باس"...... ٹونی نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اس جیک کو گراؤ نیچے اور پھر اس کو ذبح کر دو"...... بوبی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر ٹونی کی طرف اچھال دیا۔ ٹونی نے خنجر پکڑا تو اسی لمحے لوتھر کے اشارے پر اس کے دو آدمیوں نے جیک کو اٹھا کر اس طرح فرش پر پٹخا جیسے کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے قصائی زمین پر پٹختے ہیں۔ جیک کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں جب کہ بوڑھے فراست کے چہرے پر جیسے یکلخت زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔ ٹونی نے آگے بڑھ کر ایک گھٹنا فرش پر پڑے چیختے ہوئے جیک کے سینے پر رکھا اور ہاتھ میں موجود خنجر کو اس نے اچھال کر بڑے ماہرانہ انداز میں پکڑا ہی تھا کہ بوڑھا فراست چیخ پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں یہ بے گناہ ہے۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ"...... بوڑھے فراست کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

"وہیں ہاتھ روک دو اور جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے کارروائی شروع کر دینی ہے"...... بوبی نے ٹونی سے کہا اور وہ فراست سے

مخاطب ہو گئی۔

"بولتے جاؤ۔ جیسے ہی تمہاری زبان رکے گی ٹونی کا خنجر حرکت میں آ جائے گا"...... بوبی کا لہجہ بے حد سرد تھا اور اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی اور درشتگی نمایاں ہو گئی تھی۔

"اس کے سینے سے گھٹنا ہٹا لو۔ اس کا سانس بند ہو رہا ہے۔ ہٹا لو پلیز میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے"...... فراست نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو بوبی نے ٹونی کو ہٹنے کا اشارہ کر دیا اور ٹونی منہ بناتا ہوا اٹھ کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اب سب کچھ بتا دو بوڑھے۔ ورنہ...... اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں آدمی سے زیادہ بات کا پہلے سے علم ہے۔ اس لئے اگر تم نے ایک لفظ بھی غلط بولا تو پھر تمہارے بیٹے کا تمہاری نظروں کے سامنے عبرت ناک حشر ہو گا"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک لفظ بھی غلط نہیں بولوں گا۔ میرا تعلق کسی زمانے میں ولنگٹن کے ایک جرائم پیشہ گروپ سافٹ وڈ سے رہا ہے۔ سافٹ وڈ کا چیف راجر اب بھی میرا گہرا دوست ہے اور میں جب بھی ولنگٹن جاتا ہوں تو اس کے پاس ہی ٹھہرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے جب بھی رقم کی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھے بڑی بڑی رقمیں بھجوا دیتا ہے۔ کنساٹا میں بھی اس کا چھوٹا سا گروپ ہے جو اسلحہ کی سمگلنگ کا کام کرتا ہے اور اس گروپ کا انچارج میں ہی ہوں۔ میرے پاس اس سلسلے میں ایک خصوصی ٹرانسمیٹر موجود ہے جس پر راجر سے میری گفتگو ہوتی رہتی ہے

کل راجر کی کال آئی اس نے بتایا کہ اس کے ایک دوست جس کا نام
پرنس ہے کو ایرک فیلڈ میں پناہ کی ضرورت ہے اس کے ساتھ چار مرد
اور ایک عورت ہوں گے۔ میں نے اسے بتایا کہ ایرک فیلڈ میں تو بغیر
پاس کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ کام پرنس
خود کر لے گا۔ چونکہ راجر کے مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں۔ اس لئے
میں نے حامی بھرلی۔ پھر پانچ مرد اور ایک عورت یہاں میرے مکان پر
پہنچ گئے۔ انہوں نے سافٹ ڈوڈ کا حوالہ دیا۔ میں نے انہیں مکان کے
نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں پناہ دینے کی بات کی تو ان کے انچارج
نے کہا کہ انہیں پناہ نہیں چاہئے بلکہ وہ فوری طور پر ٹرانس پہاڑی کے
دامن میں پہنچنا چاہتے ہیں۔ انہیں مجھ سے صرف اتنی ہی امداد چاہئے۔
میں اس بات پر خوش ہو گیا کہ اس طرح میں بھی راجر سے سرخرو ہو
جاتا۔ یہ لوگ تو بہرحال پکڑے ہی جاتے۔ میں نے ٹرانس پہاڑی سے
آگے ایک فارم میں بیجوں کی بوریاں سپلائی کرنی تھیں چنانچہ میں نے
اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر بیجوں کی بوریاں ویگن پر لادیں اور ان
بوریوں کے پیچھے انہیں چھپایا اور ہم دونوں نے ٹرانس پہاڑی کے پاس
درختوں کے گھنے ذخیرے میں انہیں ڈراپ کیا اور ہم آگے سپلائی کے
لئے فارم چلے گئے اور اب وہاں سے فارغ ہو کر واپس آئے ہیں کہ آپ
یہاں موجود تھے"...... بوڑھے فراست نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"راجر کو میں جانتی ہوں۔ تم نے چونکہ دوستی نبھانے کی غرض سے
یہ کام کیا ہے اور میں اس بات کی قدر کرتی ہوں اس لئے میں تمہیں اور

تمہارے بیٹے دونوں کو معاف کرتی ہوں"...... بوبی نے مسکراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوتھر کو حکم دے دیا کہ جیک
اور فراست دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دی جائیں۔
"لیکن مس ان دونوں نے"...... لوتھر نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔
"انہوں نے غداری کی ہے جرم کیا ہے یہی کہنا چاہتے ہو ناں
تم"...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس مس"...... لوتھر نے جواب دیا۔
"نہیں میں اسے غداری نہیں بلکہ دوستی اور احسان کا بدلہ سمجھتی
ہوں۔ چلو کھولو ان کی ہتھکڑیاں"...... بوبی نے سخت لہجے میں کہا اور
لوتھر کے حکم پر فراست اور جیک دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دی گئیں
"فراست اچھی طرح کان کھول کر سن لو۔ دوستی اور احسان صرف
ایک بار تو قابل معافی ہو سکتا ہے۔ دوسری بار نہیں۔ اس لئے آئندہ
اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو اس کا نتیجہ تم دونوں باپ بیٹے کو
بخوبی معلوم ہوگا"...... بوبی نے فراست سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مس آپ نے مجھے اور میرے بیٹے کو معاف کر کے ہمیں خرید لیا
ہے۔ ہم دونوں وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ تا زندگی آپ کے فرمانبردار
رہیں گے"...... فراست نے آگے بڑھ کر بوبی کے پیروں میں جھکتے
ہوئے کہا۔
"تم نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ تمہارے اچھے آدمی ہونے کی دلیل ہے
اور یہی بات مجھے پسند آئی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں معاف بھی کر

دیا ہے اب تم میرے ساتھ چلو اور جہاں تم نے ان لوگوں کو ڈراپ کیا ہے وہ جگہ مجھے دکھاؤ"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مس"...... فراسٹ نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بوبی اور لوتھر کے ساتھ جیپ میں بیٹھا ٹرانس پہاڑی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"ان کے پاس کس قسم کا سامان تھا"...... بوبی نے فراسٹ سے پوچھا۔

"ان میں سے چار افراد نے اپنی کمروں پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے لادے ہوئے تھے"...... فراسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ مسلسل سفر کے بعد آخر کار وہ لوگ درختوں کے اس جھنڈ تک پہنچ ہی گئے۔ جہاں فراسٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈراپ کیا تھا۔ وہاں واقعی جیپ کے پہیوں کے ساتھ ساتھ انسانی قدموں کے نشانات واضح طور پر موجود تھے۔ جھنڈ سے واپس نکل کر وہ قدموں کے نشانات کو چیک کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ یہاں سے نشانات سائیڈ میں سے ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی آگے آنے کے بعد اچانک نشانات غائب ہو گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں سے یہ لوگ یا تو آسمان پر پرواز کر گئے ہیں یا پھر زمین کے اندر غائب ہو گئے ہیں۔

"یہ۔ یہ۔ کہاں گئے مس"...... لوتھر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ لیکن بوبی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش کھڑی پہاڑی اور

اور ارد گرد کے علاقے کا جائزہ لے رہی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ یہ یہاں سے ان گھنے درختوں پر چڑھے ہیں اور پھر درختوں کے ذریعے ہی اوپر گئے ہیں۔ آؤ"...... بوبی نے کہا اور اوپر چڑھنے لگی لیکن ابھی اس کے ساتھی لوتھر نے قدم بڑھائے ہی تھے کہ اچانک اس کی بیلٹ کے ساتھ بندھے ہوئے ایک مستطیل شکل کے ڈبے سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے دو چیلیں آپس میں لڑ پڑی ہوں اور لڑتے ہوئے چیخ رہی ہوں۔ یہ آوازیں سنتے ہی بوبی اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ خود لوتھر بھی بے اختیار اچھل پڑا تھا

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو لیبارٹری سے سپیشل کال ہے"...... لوتھر نے کہا اور جلدی سے بیلٹ سے اس مستطیل ڈبے کو کھولنے لگا۔

"لیبارٹری سے"...... بوبی نے حیران ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ہاں یہ لیبارٹری کی طرف سے دیا ہوا عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سائمن کو جب کسی کام کے لئے میری ضرورت ہوتی ہے تو وہ مجھے کال کر لیتا ہے"...... لوتھر نے ڈبہ علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبے کی ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی وہ چیلوں کی لڑائی والی آوازیں ختم ہو گئیں۔

"ہیلو ہیلو لوتھر کالنگ ایم۔ ڈی۔ ون اوور"...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سپیشل کو ڈاوور"....... ڈبے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل کو ڈفائیو سٹار اوور"....... لوتھر نے جواب دیا۔

"او کے ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں۔ ٹرانس پہاڑی سے شمال مغرب کی سمت ایک بند غار میں ایک عورت اور پانچ مرد داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے سیکورٹی سسٹم نے انہیں چیک کیا۔ لیکن اسی لمحے تین مرد واپس باہر چلے گئے۔ ہم نے ایک عورت اور دو مردوں کو خصوصی ریز فائر کر کے بے ہوش کر دیا۔ کچھ دیر بعد وہ تینوں مرد بھی واپس غار میں آگئے تو ہم نے انہیں بھی بے ہوش کر دیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں اور کس طرح یہاں تک پہنچے ہیں اوور"....... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ جناب یہ لوگ کہاں ہیں۔ ہم انہیں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ گولڈن ایجنٹ مس بوبی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ لوگ دشمن ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں اوور"....... لوتھر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"گولڈن ایجنٹ وہ کیا ہوتا ہے اوور"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈاکٹر سائمن میں بوبی بول رہی ہوں۔ بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ۔ بلیک تھنڈر کے مرد ایجنٹ سپر ایجنٹ کہلاتے ہیں جب کہ عورتیں گولڈن ایجنٹ۔ یہ لوگ کہاں ہیں تفصیل بتایئے اوور"....... بوبی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شمال مغرب میں ایک قدیم غار ہے جو آگے جا کر سرنگ نما بن جاتی ہے۔ یہ سرنگ پہاڑیوں کے درمیان آکر ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر یہ لوگ آخر تک بھی پہنچ جاتے تب بھی لیبارٹری کو ان سے کوئی خطرہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن چونکہ ہمارا سیکورٹی سسٹم پوری پہاڑیوں کو مسلسل چیک کرتا رہتا ہے اور ہم نے پہاڑیوں کے اندر ہر چٹان کے پیچھے خصوصی آلات فٹ کیے ہوئے ہیں اس لئے ہم نے انہیں چیک بھی کر لیا اور انہیں بے ہوش بھی کر دیا اوور"....... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"کیا آپ ہمیں بھی چیک کر رہے ہیں اوور"....... بوبی نے پوچھا۔

"نہیں جب تم لوگ اس غار کے اندر آؤ گے تو پھر ہم تمہیں چیک کر لیں گے اوور"....... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"او۔کے ہم اس غار کو تلاش کرتے ہیں لیکن آپ ہمیں بھی نہ بے ہوش کر دینا اوور"....... بوبی نے کہا۔

"ویسے تمہاری آواز سن کر تو میرا دل یہی چاہ رہا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے لیبارٹری میں منگوا لوں اوور"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ان کا خاتمہ ہو جائے ڈاکٹر پھر میں آپ کی مہمان ضرور بنوں گی اوور"....... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او۔کے اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

"یہ غار تلاش کراؤ لوتھر"........ بوبی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کرتے ہوئے کہا اور لوتھر نے چیخ چیخ کر اس غار کی تلاش کا حکم دے دیا اور اس کے آدمی تیزی سے پہاڑی کے گرد پھیل گئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد انہیں اطلاع مل گئی کہ غار تلاش کر لیا گیا ہے تو وہ لوتھر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ غار میں داخل ہونے کے بعد وہ جیسے ہی موڑ مڑ کر آگے بڑھے۔ انہوں نے وہاں زمین پر ایک عورت اور پانچ مردوں کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔

"ہاں یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"........ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے مس"........ لوتھر نے کہا۔

"نہیں اس طرح نہیں۔ پھر تو اس عمران کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے انہیں اٹھاؤ اور باہر لے چلو"........ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے پکڑے جانے سے بے حد مسرت ہو رہی ہو اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ بوبی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر دہی چیلوں کے لڑنے جیسی آواز سنائی دی اور بوبی نے چونک کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں اوور"........ ڈاکٹر سائمن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو بوبی بول رہی ہوں ڈاکٹر۔ ہم نے انہیں ٹریس کر لیا ہے

اوور"........ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہاری آواز سے میں نے تمہارے متعلق جو اندازہ لگایا تھا تم تو اس سے بھی ہزار درجے خوبصورت اور نوجوان ہو۔ تم واقعی گولڈن ایجنٹ ہو۔ کیا تم مجھے وقت دے سکتی ہو اوور"........ ڈاکٹر سائمن کی آواز جذبات میں ڈوبی ہوئی تھی اور بوبی کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ فخر کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ضرور ڈاکٹر سائمن تمہاری وجہ سے آج یہ لوگ پکڑے گئے ہیں اور ان لوگوں کی گرفتاری نے مجھے بے حد مسرت بخشی ہے۔ میں اب انہیں واپس لے جا رہی ہوں۔ پہلے میں ان کا خاتمہ کروں گی اس کے بعد تمہارے پاس آجاؤں گی اوور"........ بوبی نے کہا۔

"یہاں لیبارٹری میں تو کوئی باہر کا ذی روح داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ میں خود باہر آسکتا ہوں اوور سنو کیا تم اس مسرت میں مجھے بھی شامل کر سکتی ہو اوور"........ ڈاکٹر سائمن واقعی بے حد جذباتی ہو رہا تھا۔

"کیوں نہیں ڈاکٹر اوکے۔ آجاؤ۔ یہاں ایرک فیلڈ کے سپیشل گیسٹ ہاؤس میں۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو لوتھر سے پوچھ لو اور تم نے انہیں کن شعاعوں سے بے ہوش کیا ہے۔ ان کا توڑ بھی بتاؤ۔ کیونکہ میں ان لوگوں کو ہوش میں لانا چاہتی ہوں اوور"........ بوبی نے کہا۔

"اوہ ان کا توڑ صرف لیبارٹری میں ہی موجود ہے کیونکہ یہ شعاعیں بھی ہماری ہی ایجاد ہیں اور دنیا ان سے واقف ہی نہیں ہے۔اوکے میں یہ توڑ ساتھ لے آؤں گا۔ لوتھر سے میری بات کراؤ اوور"........ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس ڈاکٹر میں لوتھر بول رہا ہوں اوور"........ لوتھر نے بوبی کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

"لوتھر اپنا کوئی آدمی زیرو پوائنٹ پر کار دے کر بھجوا دو میں ایک گھنٹے بعد وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تمہارا آدمی مجھے مس بوبی کے پاس لے جائے گا اوور"........ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس ڈاکٹر حکم کی تعمیل ہو گی اوور"........ لوتھر نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"........ دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا اور لوتھر نے بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ان کو اٹھا کر باہر لے چلو"........ بوبی نے لوتھر کے ساتھ آنے والوں سے کہا اور پھر وہ لوتھر کے ساتھ غار سے باہر آ گئی۔

"ڈاکٹر سائمن سے ملے ہو تم پہلے"........ بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس بوبی کئی بار۔ بے حد شاندار شخصیت کا مالک ہے۔ خوبصورت عورتیں اس کی کمزوری ہیں۔ یہاں ایک لڑکی جو ڈیشا رہتی ہے۔ وہ اس کی خاص دوست ہے۔ وہ ہفتے میں ایک رات اس کے مکان میں ضرور گذارتا ہے"........ لوتھر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے عیاش فطرت آدمی ہے حالانکہ سائنس دان تو اس قماش کے نہیں ہوتے"........ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مس۔ بہرحال وہ لیبارٹری کا انچارج ہے"۔ لوتھر نے جواب دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا بیٹھا دیکھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں وہ لمحات فلم کی طرح چل پڑے۔ جب وہ دوبارہ غار میں داخل ہوا تھا اور تنویر، خاور اور جولیا وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور وہ وہاں پہنچتے ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر سر گھما کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سب بندھے ہوئے تھے اور ایک آدمی جس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ پھر وہ مڑا اور عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں اتنی جلدی ہوش آگیا جب کہ ڈاکٹر سائمن تو کہہ رہے تھے

کہ انجکشن لگنے کے ایک گھنٹے بعد ہوش آئے گا"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون ڈاکٹر سائمن"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری کا چیف ڈاکٹر سائمن"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ آدمی مڑ کر رک گیا۔

"کیا ہم لیبارٹری کے اندر موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ تم ایرک فیلڈ کے سپیشل گیسٹ ہاؤس میں ہو"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو ڈاکٹر سائمن کا حوالہ دیا ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا کہ مقابل لامحالہ اپنی بات کی وضاحت کرنے پر مجبور ہو جائے۔

"تم لوگ ٹرانس پہاڑی کی ایک غار میں بے ہوش پڑے تھے۔ مس بوبی پاس لوتھر کے ساتھ وہاں پہنچی تو لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سائمن نے انہیں کال کر کے بتایا کہ انہوں نے لیبارٹری کی بنائی ہوئی کسی مخصوص شعاعوں کی مدد سے تمہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سائمن کو مس بوبی کی آواز پسند آگئی۔ پھر غار میں اس نے مس بوبی کو سکرین پر دیکھ بھی لیا۔ وہ حسن کا جوہری ہے۔ اس نے فوراً ہی مس بوبی کو دعوت دے ڈالی اور مس بوبی نے بھی اس کی دعوت قبول کر

لی ۔ چنانچہ تم لوگوں کو اٹھا کر یہاں سپیشل گیسٹ روم میں لے آیا گیا۔ ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر سائمن یہاں پہنچ گیا۔ یہ انجکشن وہ ساتھ لے آیا تھا۔ اس نے کہا کہ اس انجکشن کے لگنے کے ایک گھنٹے بعد تم ہوش میں آؤ گے۔ چنانچہ ایک گھنٹے تک فارغ بیٹھنے کی بجائے وہ دونوں قصبے کی سیر کے لئے چلے گئے ہیں"...... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس بوبی کو تو میں جانتا ہوں وہ اس قسم کی لڑکی تو نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے تو ایسا۔ آج تک تو میں نے بھی مس بوبی کو ایسے کسی سے فلرٹ کرتے نہیں دیکھا۔ لیکن اب کیا کہا جا سکتا ہے اس کی مرضی ہے"...... اس آدمی نے کاندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام کاسٹر ہے۔ میں لوتھر کا اسسٹنٹ ہوں"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جوہری صاحب جو مس بوبی پر بھی ڈورے ڈالنے سے باز نہیں آئے وہ تو لیبارٹری میں کم ہی ٹھہرتا ہو گا یا پھر اس نے وہاں بھی جواہر اکٹھے کر رکھے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو کاسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں لیبارٹری میں تو کوئی فالتو آدمی یا عورت جا ہی نہیں سکتا۔ البتہ ڈاکٹر سائمن خود باہر آ جاتا ہے۔ ویسے تو وہ بڑا آدمی ہے اس لئے

باس لوتھر اس کا بندوبست کر دیتا ہے لیکن وہ زیادہ تر جوڈیشا کے پاس ہی ٹھہرتا ہے۔ جوڈیشا کا تو وہ دیوانہ ہے"...... کاسٹر نے لوفرانہ انداز میں آنکھ کا کونہ دباتے ہوئے کہا۔

"جوڈیشا وہ کہاں رہتی ہے کیا وہ بوبی سے بھی زیادہ خوبصورت ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اتنی حسین تو نہیں لیکن جسمانی لحاظ سے وہ شاندار عورت ہے۔ یہاں ایرک فیلڈ میں ہی رہتی ہے۔ اسی ہوٹل میں جہاں تم نے جیپ چھوڑی تھی"...... کاسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ بوبی اور لوتھر ہم تک کیسے پہنچے۔ کیا اس فراسٹ نے مخبری کی تھی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم باس لوتھر یا مس بوبی کو کچھ نہیں بتاؤ گے"...... کاسٹر نے کہا۔

"وعدہ رہا"...... عمران نے جواب دیا تو کاسٹر نے فراسٹ کے بارے میں اطلاع ملنے اور پھر فراسٹ کے سامنے اس کے بیٹے کو ذبح کرنے اور فراسٹ کے بول پڑنے سے لے کر ٹرانس پہاڑی تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ لوتھر کہاں ہے۔ کیا وہ باہر موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن سن لو کہ باہر کیا ہے پورا گیسٹ ہاؤس باس کے مسلح

آدمیوں سے بھرا ہوا ہے اور پھر تمہیں باندھ بھی دیا گیا ہے"۔ کاسٹر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ لیکن بوبی نے ہمیں یہاں لے آکر باندھا کیوں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو اسی کو پتہ ہو گا"...... کاسٹر نے اس بار خشک لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں حرکت میں آنا شروع ہو گئیں اور چند ہی لمحوں بعد اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے رسیوں کو اس حد تک کاٹ دیا کہ وہ جب چاہے ایک جھٹکا مار کر ان رسیوں کو توڑ سکتا تھا۔ وہ چاہتا تو اس وقت بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو سکتا تھا۔ لیکن ایک تو اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے اور انہیں ہوش میں آنے کے لئے ایک گھنٹہ بقول کاسٹر لگنا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ خود اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے انجکشن لگتے ہی ہوش میں آگیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے ساتھیوں کو ہوش میں آنے کے لئے اتنا ہی وقت لگنا تھا جتنا اس ڈاکٹر سائمن نے بتایا تھا اور دوسری وجہ یہ ڈاکٹر سائمن تھا۔ بقول کاسٹر اس وقت ڈاکٹر سائمن وہاں موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا کہ جب ڈاکٹر سائمن یہاں آئے گا تو پھر وہ حرکت میں آئے گا۔ پھر ایک گھنٹہ گزر گیا اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آنے لگ گئے۔ عمران نے انہیں کاسٹر کی بتائی ہوئی تفصیلات سے باخبر کر دیا تھا اور پھر اس سے

پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور بوبی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک باوردی آدمی تھا جس کے سینے پر شیرف کا مخصوص بیج لگا ہوا تھا۔ اس لئے عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ لوتھر ہو گا۔ ان دونوں کے پیچھے وہی کاسٹر تھا۔ اس نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"تم نے دیکھا علی عمران کہ تم بوبی سے نہیں بھاگ سکے"۔ بوبی نے عمران سے ہی مخاطب ہو کر کہا۔

"کسی کی جرأت ہے کہ تم جیسی حسینہ سے بھاگ سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اگر میں چاہتی تو تمہیں وہیں غار میں ہی گولیوں سے اڑا دیتی۔ جب تم بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے تھے لیکن میں تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آئی اور تمہیں ہوش دلا دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تم نے میری مردانہ وجاہت سے مجبور ہو کر ایسا کیا ہے نوجوان ہی نوجوانوں کو پسند کرتے ہیں۔ اب تم جیسی خوبصورت اور نوجوان حسینہ کسی بوڑھے کھوسٹ کو تو پسند کرنے سے رہی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم جس طرح اشارے کنایوں میں بات کر رہے ہو۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کاسٹر نے بتا دیا ہے کہ تم انجکشن لگتے ہی ہوش میں آگئے تھے اور پھر تم نے کاسٹر سے پوری تفصیل پوچھ لی تھی۔

جہاں تک ڈاکٹر سائمن کے ساتھ جانے کا تعلق ہے تو ڈاکٹر سائمن
بوڑھا آدمی ہے اور میں ویسے ہی بوڑھوں سے الرجک ہوں ۔ لیکن وہ
بلیک تھنڈر کی ایک بہت بڑی لیبارٹری کا انچارج ہے ۔ اس لئے اسے
فوری طور پر جھٹک دینا میرے لئے ممکن نہ تھا ۔ چنانچہ میں اسے ساتھ
لے کر اس کی مخصوص عورت کے پاس گئی اور پھر میں نے اسے بتا دیا
کہ میں صرف اس کی عزت کر سکتی ہوں اور اسے وہاں چھوڑ کر یہاں آئی
ہوں ۔ اس لئے اشارے کنائے میں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے
کھل کر بات کرو" ...... بوبی نے کہا تو عمران مسکرا دیا ۔ اسے یقیناً
بوبی کی یہ صاف گوئی بے حد پسند آئی تھی ۔ کنساٹا میں بوبی نے جس
طرح اس کے پاس خود آ کر سب کچھ بتا دیا تھا اور جس طرح یہاں اس
نے ساری تفصیل از خود بتا دی تھی ۔ اس لحاظ سے وہ عام ایجنٹوں سے
قطعی مختلف فطرت کی مالک تھی ۔

"بے حد شکریہ مس بوبی ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیا پوچھنا چاہتی ہو
یہی کہ مجھے ایرک فیلڈ اور یہاں موجود لیبارٹری کے بارے میں کیسے
معلومات ملیں ۔ جب کہ وہاں کنساٹا میں تم نے میرے اور میرے
ساتھیوں کے خلاف نگرانی کا وسیع جال پھیلا رکھا تھا اور تمہارے
آدمیوں نے تمہیں یہی اطلاع دی ہو گی کہ میں بس بازاروں کی سیر
کرنے کے بعد واپس چلا گیا ہوں" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہاں تم درست سمجھے ہو ۔ تم نے واقعی انتہائی خوبصورت انداز
میں مجھے ڈاج دیا ہے اور شاید یہ میری زندگی کا پہلا موقع ہے کہ میں

اج کھا گئی ہوں ۔ میں نے تمہارے ناکام جانے کی رپورٹ سیکشن
یڈ کوارٹر کو دے دی تھی ۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اصرار تھا کہ تم
کام واپس جانے والوں میں سے نہیں ہو ۔ اس لئے اس کے اصرار پر
ں ویسے ہی یہاں آ گئی ۔ مجھے یقین تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اصرار
ضول ثابت ہو گا لیکن پھر تمہارے یہاں آنے کی اطلاع ملی تو میں
یران رہ گئی کہ تم نے یہاں کے بارے میں آخر معلومات کہاں سے
اصل کر لیں" .... بوبی نے کہا ۔

"ڈاکٹر سائمن سے ملنے کے باوجود تمہیں علم نہیں ہو سکا حیرت
ہے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل
ڑی ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ سائمن نے تمہیں بتایا ہے یہ کیسے ممکن
ہے" .... بوبی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا ۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈاکٹر سائمن صرف ایرک فیلڈ کی عورتوں
ک ہی محدود رہتا ہو گا ۔ کنساٹا کی کوئی عورت اسے پسند نہ آئی ہو
ی" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ہاں ۔ یہ ہو سکتا ہے ۔ مگر" .... بوبی نے انتہائی
پریشان ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ پاس کھڑے ہوئے لوتھر کی
طرف مڑ گئی ۔

"ڈاکٹر سائمن ایرک فیلڈ سے باہر جاتا رہتا ہے" .... بوبی نے
لوتھر سے پوچھا ۔

"یس مادام وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ہم تو انہیں روک بھی نہیں سکتے"...... لوتھر نے جواب دیا۔ تو بوبی کے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ میرے ذہن میں یہ سکوپ موجود نہ تھا۔ لیکن تم نے اس کی بابت کیسے ٹریس کر لیا"...... بوبی نے کہا۔

"ہمارا تو کام ہی یہی ہے۔ معمولی سی اطلاع ملی تھی باقی کام ہم نے خود کر لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ یہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے۔ مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع دینی ہو گی"...... بوبی نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو بوبی تمہیں اس سے کیا۔ ڈاکٹر سائمن جانے اور اس کی لیبارٹری جانے تم اپنی بات کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے بہرحال رپورٹ دینی ہی ہو گی۔ اس کے بعد سیکشن ہیڈ کوارٹر کیا ایکشن لیتا ہے۔ لیتا بھی ہے یا نہیں یہ اس کی مرضی"...... بوبی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ لیکن ہمارے لئے کیا حکم ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو۔ گو مجھے اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو گولی سے اڑا دوں۔ لیکن نجانے

کیا بات ہے کہ میرا دل تمہیں ہلاک کرانے کو نہیں چاہتا [illegible] میں تمہیں اور تمہاری وجہ سے تمہارے ساتھیوں کو بھی ایک چانس اور دینا چاہتی ہوں۔ لوتھر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ایرک فیلڈ سے باہر چھوڑ آئے گا۔ لیکن ابھی میں یہاں ہوں اور یہ بتا دوں کہ اس بار تمہارا وہ سیاحوں والا داؤ نہیں چل سکے گا۔ اس لئے اب اگر تم نے دوبارہ ایرک فیلڈ میں کسی بھی صورت میں داخل ہونے کی کوشش کی تو پھر میں دوبارہ تمہیں نہیں چھوڑوں گی"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران حقیقتاً بوبی کی یہ بات سن کر حیران رہ گیا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ بوبی اس کے اس حد تک پہنچ جانے کے باوجود بھی انہیں چھوڑ سکتی ہے۔

"تم نے واقعی مجھے حیران کر دیا ہے مس بوبی۔ اس لئے چلو میں بھی تمہیں ایک چانس دے دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم تو بے بس ہو"...... بوبی نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران اپنی جگہ سے اچھلا رسیاں جو صرف اس کے سینے کے گرد بندھی ہوئی تھیں ٹوٹ کر نیچے جا گری تھیں اور پھر اس سے پہلے کہ بوبی، لوتھر یا کاسٹر سنبھلتے۔ عمران نے یکلخت کسی پرندے کی طرح چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں وہ کاسٹر کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن جھپٹ کر ایک کونے میں جا کھڑا ہوا اور ظاہر ہے مشین گن کا رخ بوبی، لوتھر اور کاسٹر تینوں کی

طرف تھا۔ بوبی حیرت سے پلکیں جھپکاتی رہ گئی۔

"تم نے دیکھ لیا ہے بوبی کہ میں نے واقعی تمہیں ایک چانس د
ہے۔ ورنہ اب تک تم تینوں کی روحیں عالم بالا تک پہنچ چ
ہوتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی نے بے اختی
ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت ک
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"خبردار لوتھر اور کاسٹر۔ تم دونوں کے ہاتھ جیبوں میں نہیں جائی
گے ورنہ میں فائر کھول دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا
بوبی تیزی سے ان کی طرف مڑی۔

"کوئی حماقت نہیں ہو گی سمجھے"...... بوبی نے غراتے ہوئے ک
اور لوتھر اور کاسٹر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تم صرف ذہین ہی نہیں ہو عمران۔ پھرتیلے اور تیز بھی ہو ا
تمہاری ان خصوصیات نے مجھے مزید متاثر کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب
بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو"...... بوبی نے کہا۔

"میں نے صرف تمہاری بات کا جواب دیا ہے۔ کیونکہ تم ہمیں
چھوڑ کر یہ سمجھ رہی تھیں کہ ہم واقعی تمہارے سامنے بے بس ہو گئے
ہیں اور تم ہم پر احسان کر رہی ہو۔ لیکن تمہاری طبیعت اور فطرت
باقی ایجنٹوں سے یکسر مختلف ہے۔ اس لئے میں تمہاری طرف دوستی کا
ہاتھ بڑھاتا ہوں۔ جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے۔ اگر تم میری
ایک شرط مان لو تو میں اس کے جواب میں اس لیبارٹری کو تباہ کئے

بغیر واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی شرط"...... بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو میرے حوالے کر دو اور
وہ فارمولا جس کی نقل پاکیشیا سے حاصل کی گئی ہے وہ بھی واپس کر دو
تو میں خاموشی سے پاکیشیا واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم نے قطعی احمقانہ بات کی ہے علی عمران۔ تمہیں معلوم ہے
کہ میں صرف ایجنٹ ہوں۔ میرا لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور
پھر میں بلیک تھنڈر سے غداری نہیں کر سکتی کہ میں پاکیشیائی سائنس
دان اور فارمولا اپنے ہاتھوں سے واپس کر دوں"...... بوبی نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"دوسری صورت یہ ہے کہ تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔ میں جانوں
اور لیبارٹری جانے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اب ایسا ہونا بھی ناممکن ہے۔ بلیک تھنڈر کا کوئی
ایجنٹ پیچھے نہیں ہٹ سکتا"...... بوبی نے جواب دیا۔

"پھر تیسری صورت تو یہی ہو سکتی ہے کہ میں اپنا مشن مکمل
کروں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا۔ تم جو چاہے کر سکتے ہو۔ ویسے
میری آفر اب بھی قائم ہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہاری آفر نہ مانوں تو"...... عمران نے بھی مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر نقصان بھی تمہیں ہی اٹھانا پڑے گا۔ تمہارے ساتھی بہرحال ابھی تک بندھے ہوئے ہیں۔ میری، لوتھر اور کاسٹر تینوں کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود ہیں۔ جہاں تک تمہارے ہاتھوں میں موجود مشین گن کا تعلق ہے تو اس میں سرے سے میگزین ہی نہیں ہے۔ اس لئے میں جب بھی چاہوں پلک جھپکنے میں مشین پسٹل باہر نکالوں اور تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتی ہوں۔ اگر یقین نہ آرہا ہو تو آزمائش شرط ہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں پہلے مشین گن کا رخ دوسری طرف کر کے اسے چیک کروں اور تمہیں مشین پسٹل نکالنے کا موقع مل جائے۔ نہیں مس بوبی ایسے کھیل میں نے خود بھی بے شمار بار کھیلے ہوئے ہیں ہاں اگر تم اجازت دو تو میں یہ آزمائش اس لوتھر اور کاسٹر پر کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کر کے دیکھ لو"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے کرچ کرچ کی آوازیں جب مشین گن سے نکلیں تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اب دیکھو تم میرے مشین پسٹل کی زد میں ہو اور اس میں میگزین موجود ہے"...... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور گولیاں عمران کے قریب سے گزرتی ہوئی عقبی دیوار سے جا ٹکرائیں۔

"تم نے واقعی مجھے حیران کر دیا ہے مس بوبی۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ تمہارے ہاتھ میں موجود پسٹل اب بھی اڑایا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی بوبی کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ بے اختیار اپنا ہاتھ جھٹکنے لگی۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور ایک کونے میں جا گرا تھا۔ اس کی نالی آدھی سے زیادہ اڑ گئی تھی اور وہ بے کار ہو چکا تھا۔ لیکن بوبی کے ہاتھ پر خراش تک نہ آئی تھی۔

"یہ۔ یہ تم نے کیسے کر لیا"...... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلی بار واقعی میں اس مشین گن کی ساخت نہ سمجھ سکا تھا لیکن جیسے ہی اس میں سے کرچ کرچ کی آوازیں نکلیں میں اس کی ساخت سمجھ گیا۔ اس کی دوسری سائیڈ پر موجود اس ابھار کو جب تک ٹریگر دباتے ہوئے پریس نہ کیا جائے اس وقت تک مشین گن نہیں چل سکتی تھی۔ ہمارے پاکیشیا میں کسی زمانے میں اسی قسم کے لاک بنائے جاتے تھے کہ جب تک مخصوص ابھار کو پریس نہ کیا جائے چابی گھمانے کے باوجود لاک نہ کھل سکتا تھا۔ یہی ترکیب اس مشین گن میں بھی استعمال کی گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بوبی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم لمحہ بہ لمحہ مجھے مزید حیران کرتے چلے جا رہے ہو۔ لیکن میں چاہتی تو گولیاں تمہاری سائیڈ سے نکل جانے کی بجائے تمہارے جسم میں بھی داخل ہو سکتی تھیں"...... بوبی نے کہا۔

"تم لوتھر سے مشین پسٹل لے لو اور بے شک میرا براہ راست نشانہ لے کر فائر کھول دو کم از کم تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا نشانہ کیسا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا تم مجھے چیلنج کر رہے ہو"........ بوبی نے یکلخت غصہ کھاتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"عورت بہر حال عورت ہی ہوتی ہے۔ ذرا سی انا پر چوٹ پڑی تو غصہ آگیا ناں تمہیں۔ اگر تم اسے چیلنج سمجھتی ہو تو چیلنج ہی سہی۔ لیکن یہ سن لو اگر تمہاری ایک گولی بھی مجھے نہ چھو سکی تو پھر تمہیں میری شرط ماننی پڑے گی کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ گی"........ عمران نے کہا۔

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی اور اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ اس لئے میں تسلیم کر لیتی ہوں کہ تم واقعی گولیوں کا نشانہ نہ بن سکو گے۔ لیکن اب تم کیا کہتے ہو۔ آخری بات کرو"........ بوبی نے کہا۔

"آخری بات تو مرد اس وقت کرتا ہے۔ جب تمہارے ہاں پادری اور ہمارے ہاں نکاح خواں بولنا شروع کر دیتا ہے"........ عمران نے کہا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہارا مطلب شادی سے ہے۔ تو کیا تمہارے ہاں شادی کے بعد مرد بولنا بند کر دیتے ہیں"........ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"انہیں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا۔ بیگم صاحبہ بولنا بند کریں گی تو بے چارہ صاحب بولے گا۔ بہر حال ایسا ہے کہ تمہاری تجویز کے

مطابق ہم ایرک فیلڈ سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنا مشن کس طرح مکمل کرتے ہیں۔ یہ ہمارا کام ہو گا اور تم ہمیں کس طرح روکتی ہو۔ یہ تمہارا کام ہو گا"........ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"........ بوبی نے فوراً ہی کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بوبی کی طرف اچھال دی۔ بوبی نے مشین گن پکڑی اور پھر وہ لوتھر کی طرف مڑ گئی۔

"عمران کے ساتھیوں کو رسیوں کی بندشوں سے آزاد کرو اور پھر ان سب کو جیپ میں بٹھا کر فرسٹ چیک پوسٹ سے باہر پہنچا آؤ یا جہاں بھی عمران کہے"........ بوبی نے کہا۔

"اگر تم ہمیں ہماری جیپ جو ہم نے ہوٹل کے باہر چھوڑی تھی دے دو تو ہم خود چلے جائیں گے"........ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ جیپ منگواؤ اور فرسٹ چیک پوسٹ سے باہر عمران کے حوالے کر دو"........ بوبی نے جواب دیا۔

"تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گی"........ عمران نے کہا۔

"نہیں میں یہیں رہوں گی"........ بوبی نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے اس قدر بھی بے مروتی اچھی نہیں لگتی"........ عمران نے چونک کر کہا لیکن بوبی رکے بغیر تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ جب کہ لوتھر اور کاسٹر دونوں عمران کے ساتھیوں کو رسیوں کی بندشوں سے آزاد کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"آپ نے کس طرح رسیاں کاٹ لی تھیں"....... اچانک لوتھر ۔
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بوبی کے حسن نے رسیاں جلا دی تھیں"....... عمران ۔
مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار لوتھر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑ
دیر بعد وہ سب اس کمرے سے باہر نکل کر ایک اور بڑے کمرے میں پ
گئے۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کی جیپ منگواتا ہوں"....... لوتھر ۔
کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کمرے میں دیوارو
کے ساتھ دس کے قریب مسلح افراد کھڑے تھے ۔ وہ حیرت بھر
نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

"بوبی واقعی عجیب طبیعت کی مالک ہے"....... صفدر نے کہا۔

"احمق ہے ۔ ضرورت سے زیادہ خوش فہمی کا شکار ہے"....... جو
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا بازی گروں کی طرح شعبدے بازی شروع کر د
تھی ۔ ان کا صفایا کر دیا ہوتا"....... تنویر نے کہا۔

"یہ باہر موجود افراد کیا ہمیں زندہ جانے دیتے"....... عمران نے ک
تو تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن کیا اب آپ واقعی باہر چلے جائیں گے ۔ لیکن پھر دوبارہ اند
آنا تو مسئلہ بن جائے گا"....... اس بار خاور نے کہا۔

"اب کوئی مسئلہ نہیں بنے گا"....... عمران نے مختصر سا جواب د

تو باقی ساتھی خاموش ہو رہے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنی جیپ میں
بیٹھے لوتھر اور اس کے آدمیوں کی دو جیپوں کے درمیان چلتے ہوئے
فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ عمران کے
چہرے پر اس بار اطمینان تھا جیسے وہ ناکام واپس جانے کی بجائے مشن
مکمل کر کے جا رہا ہو۔

بوبی نے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا اور پھر کال دینا شروع کر دی ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے کمپیوٹر سے رابطہ قائم ہونے کے بعد اور سپیشل کوڈ دوہرانے کے بعد اس کا رابطہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف جیکسن سے ہو گیا۔

"جیکسن بول رہا ہوں بوبی ۔ کیا رپورٹ ہے اوور"........ جیکسن کی آواز سنائی دی ۔

"تمہارا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے جیکسن ۔ عمران اور اس کے ساتھی ایرک فیلڈ میں داخل ہو گئے تھے اوور"........ بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر اوور"........ جیکسن کے لہجے میں یکلخت تشویش کے آثار نمودار ہو گئے اور جواب میں بوبی نے ان کی گرفتاری سے لے کر انہیں واپس ایرک فیلڈ سے باہر بھجوانے تک کی پوری رپورٹ دے دی ۔

"کیا ۔ کیا ۔ یہ کیا کہہ رہی ہو ۔ کیا تم نے انہیں زندہ واپس جانے دیا ۔ کیوں ۔ تم نے ایسا کیوں کیا تھا اوور"........ جیکسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

"مجھے اس عمران کی ذہانت پسند آ گئی تھی ۔ اس لئے میں نے اسے ایک چانس اور دینے کا فیصلہ کر لیا ۔ لیکن بعد میں جو حالات سامنے آئے اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اس پر کوئی احسان نہیں کیا تھا بلکہ اس نے دراصل مجھ پر احسان کیا ہے اوور"........ بوبی نے کہا۔

"وہ کیسے اوور"........ جیکسن نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں بوبی نے اس کمرے میں ہونے والے تمام واقعات دوہرا دیئے ۔

"وہ واقعی ایسا ہی آدمی ہے ۔ اصل میں تم سے حماقت ہوئی ہے کہ تم اسے اس غار سے اٹھا کر لے آئی اور پھر اسے ہوش دلایا ۔ تمہیں چاہئے تھا کہ وہیں غار میں ہی ان کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیتیں یا اسے باہر لے آنا ضروری تھا تو تب بھی اسے ہوش میں لائے بغیر گولیوں سے اڑا دینا تھا اوور"........ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں کس سے معلومات ملی ہیں اور میں نے معلوم کر لیا ہے ۔ تمہیں یہ سن کر یقیناً حیرت ہو گی کہ لیبارٹری کے چیف ڈاکٹر سائمن کی عیاش فطرت اس کی وجہ بنی ہے ۔ ڈاکٹر سائمن حد درجہ عیاش فطرت آدمی ہے ۔ وہ صرف میری آواز سن کر مجھ پر ریجھ گیا اور پھر جب میں

عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو غار میں سے اٹھانے کے لئے اندر داخل ہوئی تو اس نے مجھے سکرین پر دیکھا اور فوراً ہی مجھے رات گزارنے کی نہ صرف دعوت دے ڈالی بلکہ لیبارٹری چھوڑ کر باہر آ گیا۔ اس وقت تو میں نے اس کی حوصلہ افزائی اس لئے کی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس کا توڑ اس کے پاس تھا۔ لیکن جب وہ میرے پاس سپیشل گیسٹ ہاؤس پہنچا تو مجھے اس پر بے پناہ غصہ آیا۔ وہ بوڑھا کھوسٹ مجسم شیطان ہے۔ میں نے اسے ساتھ لیا اور پھر لوتھر سے یہ کہہ کر کہ ہم واپس آ رہے ہیں میں اسے وہاں ایک ایسے مکان میں لے گئی جسے میں نے اپنے ذاتی استعمال کے لئے لوتھر سے لیا تھا۔ اس کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ میں ڈاکٹر سائمن کو وہاں لے گئی اور پھر تم میری فطرت جانتے ہو۔ میں نے اس ڈاکٹر سائمن کی بس ہڈیاں نہیں توڑیں باقی میں نے اس شیطان کو مارنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب وہ بے ہوش ہو گیا تو میں تہہ خانہ بند کر کے واپس آ گئی۔ وہ ابھی تک وہیں پڑا ہوا ہے۔ اس شیطان نے نہ صرف یہاں ایرک فیلڈ میں عورتیں رکھی ہوئی ہیں بلکہ کنساٹا میں بھی اس کی عورتیں موجود ہیں اور عمران نے کنساٹا میں اس کی کسی عورت کا کھوج نکال لیا اور اس سے اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں معلومات مل گئیں اوور"...... بوبی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ بوبی۔ یہ تم نے کیا غضب کر دیا۔ ڈاکٹر سائمن کی اس فطرت کا مین ہیڈ کوارٹر کو بھی علم ہے۔ لیکن وہ جس پائے کا سائنس دان ہے

ں کی وجہ سے مین ہیڈ کوارٹر نے اسے ہر قسم کی چھوٹ دے رکھی ہے ں کے بغیر تو لیبارٹری میں سارا کام رک جائے گا اور تم جانتی ہو کہ ں سے بلیک تھنڈر کو کتنا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس سے واقعی غلطی ہوئی ہے کہ وہ تمہیں بھی کوئی عام عورت سمجھ بیٹھا ہے۔ جب کہ میں جانتا ہوں کہ تم ان معاملات میں کس قدر سرد مہر اور با کردار واقع ئی ہو۔ تمہارے بارے میں جو جانتے ہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ تمہارا جسم تو مغربی ہے لیکن اس کے اندر روح خالصتاً مشرقی ہے۔ لیکن اسے سمجھا بجھا کر واپس بھجوا دیتیں اسے فوراً اس تہہ خانے سے نکالو اور لیبارٹری میں بھیجو فوراً اوور"...... جیکسن نے انتہائی جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا اگر تم کہتے ہو تو میں بھیج دیتی ہوں اسے واپس۔ ورنہ میں نے تو فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بوڑھے کھوسٹ کو اس تہہ خانے میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دوں اور پھر اس کی لاش کتوں اور چیلوں کے سامنے پھینکوا دوں اوور"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ فوراً اسے واپس بھجواؤ۔ فوراً۔ یہ انتہائی ضروری ہے اور سنو عمران کو بھی لامحالہ تم نے اپنی فطرت کے مطابق اس ڈاکٹر سائمن کے بارے میں بتا دیا ہو گا اور عمران جس ذہانت اور فطرت کا آدمی ہے اس نے یقیناً ڈاکٹر سائمن کو استعمال کر کے لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو گا۔ وہ ایرک فیلڈ یا کنساٹا میں ڈاکٹر

سائمن کی کسی دوست عورت کے ذریعے سائمن کو بلوائے گا اور
ڈاکٹر سائمن کے ذریعے وہ اپنا مشن مکمل کرے گا۔اس لئے تم اسے
فوراً لیبارٹری پہنچاؤ۔میں اسے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تاحکم ثانی کسی بھی
حالت میں اور کسی بھی صورت میں لیبارٹری سے باہر نہ آئے اور ہاں
بھی سن لو کہ اب چونکہ عمران لیبارٹری کے لئے یقیناً خطرہ بن چکا ہے
اس لئے اب اس کی موت ضروری ہو چکی ہے اوور"........ جیکسن نے
تیز لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایرک فیلا
سے باہر بھجوا دیا ہے۔لیکن اب اگر وہ دوبارہ واپس آئے تو پھر یقیناً ا
کی موت عبرت ناک ہو گی اوور"........ بوبی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔لیکن خیال رکھنا۔اب عمران کسی اور پہلو سے وا
کرنے کی کوشش کرے گا۔اس لئے تمہیں ہر طرف سے ہوشیار رہنا
ہوگا اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"تم میرے دوست ہو جیکسن۔اس لئے میں تمہاری اس توہین آمیز
بات کو برداشت کر گئی ہوں۔ورنہ تم جانتے ہو کہ مین ہیڈ کوارٹر بھی
میری صلاحیتوں کی وجہ سے مجھ سے ایسی توہین آمیز بات نہیں کر سکتا۔
تمہارا کیا خیال ہے کہ میں عمران کے مقابلے میں اس سے کمزور ایجنٹ
ہوں اوور"۔بوبی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں صرف مشورہ دیا تھا ڈیئر۔میں تم سے زیادہ عمران
کو جانتا ہوں اور تمہارا پہلی بار اس سے ٹکراؤ ہوا ہے۔تمہیں معلوم

ہے کہ عمران کو مین ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں کیوں رکھا ہوا ہے
اس لئے کہ مین ہیڈ کوارٹر بھی عمران کی صلاحیتوں کا قائل ہو چکا ہے۔
تم سے پہلے کئی سپر ایجنٹ اس سے ٹکرا چکے ہیں۔جن میں سپریم
ایجنٹ ٹرومین بھی شامل ہے اور سپریم ایجنٹ ٹرومین نے عمران سے
ٹکرانے کے بعد بلیک تھنڈر سے بغاوت کر دی اور مین ہیڈ کوارٹر نے
اس کی موت کا جنرل آرڈر دے دیا۔لیکن پھر مین ہیڈ کوارٹر نے یہ حکم
واپس لے کر ٹرومین کو بھی سیف لسٹ میں شامل کر دیا۔اس طرح
ہومر، کاربین اور تامور جیسے سپر ایجنٹ عمران سے ٹکرا چکے ہیں۔اس
کیس میں سپر ایجنٹ بیروفین بھی مرتے مرتے بچا ہے اور اسے انڈر
گراؤنڈ کر دیا گیا ہے۔یہ سب نام میں نے اس لئے بتائے ہیں کہ
تمہیں معلوم ہو سکے کہ علی عمران جو بظاہر انتہائی معصوم سا نوجوان
نظر آتا ہے۔وہ درحقیقت کیا ہے اوور"........ جیکسن نے بڑے
جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں نے اس کے بارے میں پہلے ہی کافی سن رکھا
ہے۔اسی لئے تو میں اسے بار بار موقع دے رہی ہوں۔تاکہ اس کی
کوئی حسرت باقی نہ رہے۔اوور اینڈ آل"........ بوبی نے طنزیہ لہجے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے اٹھا کر ایک
الماری میں رکھا اور پھر واپس مڑ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا
رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس مس"........ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز

سنائی دی۔

"لوتھر کو میرے پاس بھیجو فوراً"...... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... بوبی نے کہا تو دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔

"یس مس"...... لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا"...... بوبی نے پوچھا۔

"وہ جیپ میں بیٹھ کر کنساٹا کی طرف واپس چلے گئے ہیں۔ میں نے سب کو ہوشیار اور الرٹ بھی کر دیا ہے اور آپ کی ہدایت کے مطابق ایرک فیلڈ کے گرد سپیشل ریز کا خصوصی حصار بھی قائم کرا دیا ہے اور فرسٹ چیک پوسٹ پر میں اب خود موجود رہوں گا"...... لوتھر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ اس مکان میں جاؤ جو میں نے تم سے اپنے ذاتی استعمال کے لئے حاصل کیا تھا اس کے تہہ خانے میں ڈاکٹر سائمن موجود ہے۔ کسی ڈاکٹر کو ساتھ لے جاؤ اس کی بینڈیج کراؤ اور پھر اسے واپس لیبارٹری پہنچا دو"...... بوبی نے کہا۔

"ڈاکٹر سائمن کو۔ بینڈیج۔ کیا مطلب"...... لوتھر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھ پر بری نظریں ڈالی تھیں۔ جس کی میں نے اسے ہلکی

سی سزا دے دی ہے۔ اگر وہ معروف سائنس دان نہ ہوتا تو میں اس کی ہڈیوں کا سرمہ بنا کر رکھ دیتی"...... بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ اچھا میں سمجھ گیا مس۔ ٹھیک ہے میں انہیں مزید سمجھا دوں گا"...... لوتھر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اور سنو اس لڑکی جوڈیشا کی جو اس ڈاکٹر سائمن کی ایرک فیلڈ میں عورت ہے۔ اس کی اور اس کے مکان کی مکمل نگرانی کراؤ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ عمران اس جوڈیشا کو کسی نہ کسی انداز میں استعمال کرنے کی کوشش کرے گا"...... بوبی نے مزید احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مس"...... لوتھر نے کہا اور پھر بوبی نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو لوتھر سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"عمران کاش اب تم واپس نہ آؤ اور تم سے کسی اچھے اور خوشگوار ماحول میں دوبارہ ملاقات ہو۔ تم واحد مرد ہو جس نے مجھے متاثر کیا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میں زندگی میں پسند آنے والے پہلے ہی مرد کو اپنے ہی ہاتھوں قبر میں اتار دوں"...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایرک فیلڈ سے جیپ میں سوار ہو
کر سیدھا کنساٹا پہنچا تھا۔ یہاں کنساٹا کے ایک ہوٹل میں انہوں نے
کمرے کرائے پر لے لئے تھے اور اس وقت وہ سب عمران کے کمرے
میں جمع تھے۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے ہاٹ کافی پی تھی اور ہاٹ
کافی نے ان کے سفر کی ساری تھکان ختم کر دی تھی اور وہ اب پوری
طرح ہشاش بشاش لگ رہے تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"پروگرام تو وہی ہے۔ ظاہر ہے اس میں کیسے تبدیلی آ سکتی
ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"وہی گواہوں اور چھوہاروں والا اور کون سا ہو سکتا ہے"۔ عمران

ے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں"...... جولیا نے بھنائے
ے لہجے میں کہا اسے شاید عمران کا یہ بے موقع مذاق پسند نہ آیا تھا۔

"کرتی رہو مس سنجیدگی سے بات۔ میں نے کب منع کیا ہے۔
ب میں اتنا بھی رجعت پسند نہیں ہوں کہ عورت کو عورت سے بات
نے سے بھی منع کر دوں۔ مردوں کی بات دوسری ہے"۔ عمران نے
اب دیا تو جولیا کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم پھر مذاق کر رہے ہو۔ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔ اپنا
گرام بتاؤ"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھ سے لیکن ایک تو میرا نام عمران ہے۔ سنجیدگی نہیں۔ دوسرا
ں مرد ہوں عورت نہیں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو تم باز نہیں آؤ گے"...... جولیا نے یکلخت جھک کر اپنے جوتے
طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ پروگرام تنویر کے حصے میں ہے۔ میرے حصے میں
ں ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے
نج اٹھا۔ جولیا بھی بے بسی کے سے انداز میں ہنس پڑی۔

"یعنی تم چوری کھانے والے مجنوں ہو۔ خون دینے والے نہیں
"...... تنویر نے موقع مناسب دیکھتے ہی چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مجنوں بیچارے میں اگر خون ہوتا تو پھر وہ مجنوں کیوں کہلاتا۔
تم زماں نہ کہلاتا۔ جہاں تک چوری کھانے کی بات ہے تو بیچاری

لیلیٰ کوئی عجیب خاتون ہو گی جو مجنوں کو چوری ہی کھلا سکتی ہو۔
ہماری لیلیٰ تو ہمیں مرغ روسٹ کھلانے کی دعوت دے سکتی ہے۔
کیوں جولیا"........ عمران نے بڑی امید بھری نظروں سے جولیا کی طر
دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں یہ لیلیٰ مجنوں کا قصہ چھوڑو اور ہمیں مشن
بارے میں آئندہ کا پروگرام بتاؤ"........ جولیا نے غصے بھرے لہجے میں
لیکن اب اس کے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا
مصنوعی ہے۔ عمران کی باتوں سے اس کی ذہنی رو بدل چکی تھی۔

"لیلیٰ مجنوں قصہ نہیں حقیقت ہے۔ ہر دور میں لیلیٰ اور
موجود رہتے ہیں۔ البتہ نام بدل جاتے ہیں"........ عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا آپ ڈاکٹر سائمن کو
کنساٹا میں بلوائیں گے یا پھر آپ دوبارہ ایرک فیلڈ جا کر وہاں اسے
نکلوائیں گے"........ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک

"تم سے مجھے واقعی بے حد ڈر لگتا ہے کیپٹن شکیل۔ تم خامو
کر صرف تجزیہ کرتے رہتے ہو اور جب بولتے ہو تو ٹھیک
ہو۔ گو مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ بات موضوع بدلنے کے لئے
لیکن تمہارا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ میں واقعی ڈاکٹر سائم
استعمال کرنے کا پروگرام بنا رہا ہوں"........ عمران نے مسکر
ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام تو تم وہاں ایرک فیلڈ میں بھی کر سکتے تھے۔ بوبی لوتھر
اور اس کے ساتھیوں کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا تھا"........ جولیا نے
کہا۔

"اس کے بعد ڈاکٹر سائمن کی دم میں بم باندھ کر اسے واپس
لیبارٹری میں دھکیل دیتا۔ یہی کہنا چاہتی ہو ناں تم"........ عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم میری بات سے چڑ کیوں جاتے ہو۔ مجھے تو یوں لگنے لگا ہے کہ
تم اب مجھے ایک احمق اور جذباتی عورت ہی سمجھنے لگے ہو"۔ جولیا نے
یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم بات ہی ایسی کرتی ہو"........ عمران نے اسی لہجے میں جواب
دیا۔

"تمہیں صرف اپنی ہی بات سمجھ میں آتی ہے۔ مس جولیا کی بات
تمہیں کیسے سمجھ آئے گی"........ تنویر نے فوراً ہی لوہے کو گرم دیکھ کر
چوٹ لگاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں نے بھی محسوس کیا ہے کہ اب آپ مس جولیا
کی بات کو یا تو مذاق میں اڑا دیتے ہیں یا پھر طنزیہ گفتگو شروع کر دیتے
ہیں۔ حالانکہ مس جولیا نے درست کہا ہے جو کام آپ یہاں کرنا چاہتے
ہیں وہ وہاں ایرک فیلڈ میں بھی ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر سائمن لیبارٹری
انچارج ہے۔ وہ باہر آ چکا تھا۔ اسے کسی بھی انداز میں استعمال کیا جا
سکتا ہے۔ اب بھی تو آپ اسے استعمال کرنے کا پلان کر رہے

ہیں"...... صفدر نے بھی جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا تو جولیا کے
چہرے پر بے اختیار فاتحانہ مسکراہٹ آگئی جیسے وہ کہہ رہی ہو دیکھا یہ
سب میرے ہمدرد ہیں۔

"میں نے سوچا کہ چلو اصل نہ سہی ریہرسل ہی سہی"...... عمران
نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا اصل اور کیا ریہرسل۔ کھل کر بات کرو"...... جولیا نے کہا

"اصل تو صفدر کے خطبہ یاد کرنے اور چھوہارے کھانے کے بعد
ہوتی ہے۔ لیکن ریہرسل تو پہلے کی جا سکتی ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یعنی آپ میاں بیوی کی لڑائی کی ریہرسل کر رہے تھے"۔ صفدر
نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"میاں بیوی کی لڑائی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ بے چارے میاں میں
اتنا دم خم ہی کہاں رہ جاتا ہے کہ وہ لڑائی کر سکے۔ لڑائی تو صرف بیوی
کرتی ہے۔ اس لئے اسے بیوی کی لڑائی تو کہا جا سکتا ہے۔ میاں بیوی
کی لڑائی بہرحال نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے جواب تو صفدر بے
اختیار ہنس پڑا۔

"اب اگر تم نے سنجیدگی سے جواب نہ دیا تو میں۔ تو میں۔ احتجاجاً
اٹھ کر چلی جاؤں گی"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جولیا خواہ مخواہ ضد مت کیا کرو۔ یہ مشن مذاق نہیں ہے۔
بلیک تھنڈر کے خلاف مشن ہے اور ہم اس لیبارٹری کو اس وقت تک

تباہ نہیں کر سکتے جب تک ہم وہاں سے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر
عالم رضا اور فارمولا واپس نکال نہ لیں اور لیبارٹری کے حفاظتی
انتظامات تم خود دیکھ چکی ہو کہ اس غار میں ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔
حالانکہ اس غار سے کوئی راستہ لیبارٹری تک جاتا ہی نہ تھا۔ یہ تو بوبی
کو تجسس تھا کہ ہم نے ایرک فیلڈ کے بارے میں معلومات کہاں سے
حاصل کر لی ہیں کہ اس نے ہمیں ہوش دلایا ورنہ وہ ہمیں اس بے
ہوشی کے عالم میں ہی گولی مار کر سارا مسئلہ ختم کر سکتی تھی۔ اگر میں
اس وقت بوبی کی بات نہ مانتا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا۔ ہم بوبی لوتھر
اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لیتے لیکن پورا قصبہ ہمارے دشمنوں کا
ہے اور لیبارٹری بند تھی۔ یہ درست ہے کہ ڈاکٹر سائمن بد فطرت
آدمی ہے۔ لیکن بہرحال وہ لیبارٹری انچارج ہے اور لیبارٹری انچارج
کسی ایسے آدمی کو نہیں بنایا جا سکتا جو آسانی سے ڈیل ہو سکے۔ اس لئے
میں یہاں واپس آگیا ہوں تاکہ یہاں اطمینان سے بیٹھ کر کوئی ایسی
پلاننگ سوچی جائے جس سے مشن مکمل ہو سکے۔ لیکن تم اس طرح
لٹھ لے کر پیچھے لگ جاتی ہو۔ جیسے میں پلاننگ بنا چکا ہوں لیکن تم سے
چھپا رہا ہوں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں جولیا کو
سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری عمران۔ مجھے واقعی اس طرح ضد نہ کرنی چاہئے
تھی"...... جولیا نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ضد ہی تو ایک ایسا حربہ ہے جس سے ساری فرمائشیں پوری

کرائی جا سکتی ہیں ورنہ کون پروں پر پانی پڑنے دیتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے معنی خیز لہجے میں جواب دیا تو صفدر اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑے جب کہ کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔ البتہ تنویر اسی طرح ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

"تم نے پھر وہی باتیں شروع کر دیں۔ اچھا اب بتاؤ کہ آخر تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ کوئی نہ کوئی آئیڈیا تو ہو گا ہی سہی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میرے ذہن میں ایک شاندار آئیڈیا ہے۔ ڈاکٹر سائمن کی بجائے میرا خیال ہے کیوں نہ مس بوبی کے ذریعے مشن مکمل کیا جائے"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب بوبی کے ذریعے کیسے مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ بوبی تو اس لیبارٹری میں جا ہی نہیں سکتی"....... جولیا نے کہا۔

"میں اسے وہاں جانے ہی کب دیتا ہوں۔ وہاں ڈاکٹر سائمن موجود ہو گا اور ڈاکٹر سائمن کی موجودگی میں اس کا وہاں جانا میں بھلا کیسے برداشت کر سکتا ہوں"....... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ہونہہ تو تم اب بوبی پر ریجھ چکے ہو۔ اس لئے تم نے اسے گولی نہیں ماری تھی"....... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب کیا بتاؤں مس جولیا بوبی کو تو تم دیکھ ہی چکی ہو۔ میں تو میں تنویر کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر چمک آ گئی تھی"....... عمران نے بڑے رومانٹک انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں اس پر"....... تنویر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو یہ واحد رکاوٹ بھی دور ہو گئی۔ ویری گڈ"....... عمران نے ایسے کہا جیسے واقعی ایک بڑی رکاوٹ اس کے راستے سے ہٹ گئی ہو۔

"اب تم نے دوبارہ اس کا نام لیا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی تجھے"....... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آخر آپ سب کچھ جانتے بوجھتے اس قدر جذباتی کیوں ہو جاتی ہیں۔ آپ کو اچھی طرح عمران صاحب کی عادت کا علم ہے کہ وہ ایسی باتیں صرف آپ کو چڑانے کے لئے کرتے ہیں"....... صفدر نے جولیا کے چہرے کے اعصاب کو غصے کی شدت سے تھرتھراتے دیکھ کر اسے نارمل کرنے کے لئے کہا۔

"کیوں چڑاتا ہے مجھے۔ مجھے کیا دلچسپی ہے اس سے۔ یہ جہاں چاہے جھک مارتا پھرے"....... جولیا نے اس بار قدرے گلوگیر سے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی تھی کہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔

"تم ہو ہی گھٹیا آدمی۔ تمہیں کسی کے جذبات سے کھیلنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ نانسنس"....... اسی لمحے تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب آپ تینوں کا میرے بارے میں کیا خیال ہے"...... عمران نے تنویر کے جانے کے بعد صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب اب کیا کہوں۔آپ خود سمجھ دار ہیں"...... صفدر کچھ کہتے کہتے بات بدل گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔درست اور برموقع کہا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور خاور کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب نے بالکل درست پلان بنایا ہے۔میں ان کی ذہانت کی داد دیتا ہوں۔حالانکہ میں مسلسل اس بارے میں سوچتا رہا ہوں۔لیکن یہ آئیڈیا میرے ذہن میں بھی نہیں آیا۔ڈاکٹر سائمن سے زیادہ بوبی کے ذریعے زیادہ آسانی سے مشن مکمل کیا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی تو اس میں مس جولیا کو ناراض کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... خاور نے کہا۔

"ضرورت تھی خاور۔مس جولیا کے جذبات سے ہم تو خیر واقف ہیں ہی عمران صاحب ہم سے بھی زیادہ واقف ہیں۔عمران صاحب نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی ہیں اور عمران صاحب کی توقع کے عین مطابق مس جولیا جذباتی ہو کر چلی گئی ہیں۔مجھے معلوم ہے کہ وہ اپنے کمرے

میں جا کر آنسو بہائیں گی۔اس طرح ان کا جذباتی دورہ خود بخود ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد وہ لامحالہ انتقامی طور پر بے حس ہو جائیں گی اور عمران صاحب بھی اس کی یہی کیفیت چاہتے ہوں گے کیونکہ بوبی کے ذریعے مشن مکمل کرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ عمران صاحب بوبی کو جذباتی جال میں پھنسانے کی کوشش کریں گے۔میں نے محسوس کیا ہے کہ بوبی کے دل میں عمران صاحب کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا ہے اور یقیناً عمران صاحب نے بھی اس بات کو محسوس کرتے ہوئے یہ پلاننگ کی ہے۔اگر عمران صاحب یہ پیش بندی نہ کرتے تو تم خود سوچو عین موقع پر جولیا کا رد عمل کیا ہوتا اور اس سے پلاننگ کا کیا حشر ہوتا"...... کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔تو خاور کے ساتھ ساتھ صفدر نے بھی بے اختیار طویل سانس لیا۔

"خاک کامیاب رہتی ہے۔اصل پلاننگ تو آج تک کامیاب ہوئی نہیں۔دوسری کہاں سے کامیاب ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا۔

"میں مس جولیا کو منا کر لے آتا ہوں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح منا کر لے آنا۔ورنہ کہیں وہ واقعی مجھے گولی نہ مار دے"...... عمران نے کہا اور صفدر ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب آپ بوبی کے ذریعے کس طرح مشن مکمل کرنا

چاہتے ہیں۔ کیا اس کی آواز کا فائدہ اٹھائیں گے"....... اچانک خاور نے کہا۔

"بوبی بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہے۔ ہمارے وہاں سے آنے کے بعد اس نے لامحالہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی گی اور یہ لازمی بات ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اسے مزید محتاط اور ہوشیار رہنے کی تلقین کی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ڈاکٹر سائمن کو بھی مزید ہوشیار اور محتاط رہنے کی تلقین کر دی ہو۔ اس لئے صرف آواز استعمال کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ میرے ذہن میں جو پلاننگ ہے اس کے مطابق میں بوبی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی معلوم کرنا چاہتا ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ وہ میرے سامنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف سے بات کرے۔ اس کے بعد اگر ممکن ہو سکا تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف کی آواز کو استعمال کر کے میں مشن کو مکمل کر لوں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب سیکشن ہیڈ کوارٹر نے لامحالہ بوبی اور لیبارٹری کے انچارج کے ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ خصوصی کوڈ مقرر کر رکھے ہوں گے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ بوبی کو اس فریکونسی کا بھی علم ہو جو لیبارٹری کے لئے مخصوص ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم سب کی بے ہوشی کے دوران میری لوتھر کے آدمی کاسٹر سے تفصیلی بات چیت ہوئی تھی۔ کاسٹر نے باتوں باتوں میں ایک خاص

ٹرانسمیٹر کا ذکر کیا تھا جس سے ڈاکٹر سائمن۔ لوتھر اور بوبی کے درمیان ہمارے متعلق بات چیت ہوئی تھی۔ اس ٹرانسمیٹر کو استعمال کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو ہمیں ایرک فیلڈ جانا ہو گا کیونکہ لوتھر تو باہر نہیں آئے گا"....... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"جہاں تک میں بوبی کی فطرت کو سمجھا ہوں۔ اس بار اگر ہم ایرک فیلڈ میں داخل ہوئے تو بوبی واقعی ہم پر فائر کھول دے گی اور اب تو فراسٹ کا سہارا بھی ہمیں نہ مل سکے گا۔ پہلے بھی میں نے انتہائی بھاگ دوڑ کے بعد اس کا سہارا تلاش کیا تھا"....... عمران نے کہا۔

"تو آپ بوبی کے ساتھ ساتھ لوتھر کو ایرک فیلڈ سے باہر نکالیں گے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں بوبی کی پوری توجہ مجھ پر ہو گی یا پھر پورے گروپ پر۔ اس لئے اگر میرے اور جولیا کے علاوہ تم لوگ علیحدہ علیحدہ وہاں داخل ہو جاؤ تو شاید بوبی اور لوتھر تمہاری طرف متوجہ نہ ہو سکیں۔ خاور کی قد و قامت اور جسامت لوتھر سے ملتی ہے۔ اس لئے میرا پروگرام ہے کہ خاور کو ایرک فیلڈ میں کسی طرح داخل کر دیا جائے اور خاور لوتھر کو قابو میں کر کے اس کا میک اپ کر لے اور خاص طور پر اس ٹرانسمیٹر پر قبضہ کر لے تو پھر ہم بوبی کی نظروں میں آئے بغیر ایرک فیلڈ میں داخل ہو سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"یہ کام تو میں کر لوں گا لیکن اصل مسئلہ وہاں داخلہ ہے"۔ خاور

نے کہا۔

"دیکھو۔ پہلے تو میں کوشش کرتا ہوں کہ لوتھر اور بوبی دونوں کو یہاں کنساٹا میں بلوا لوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ میز پر رکھے ہوئے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ایرک فیلڈ کے شیرف مسٹر لوتھر کا نمبر چاہیئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"ایرک فیلڈ کنساٹا سے منسلک ہے یا اس کا رابطہ نمبر علیحدہ ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"منسلک ہے"...... دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر جولیا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔ جولیا اب نارمل نظر آ رہی تھی۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ بات تھی تو تم مجھے کھل کر بتا دیتے"...... جولیا نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ تم بوبی کو چکر دے کر مشن مکمل کرنا چاہتے ہو"۔ جولیا

نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ تم مجھ سے ایسی توقع کر سکتی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسی توقع۔ کیا مطلب"...... جولیا نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"یہی کہ میں کسی کو چکر دے کر مشن مکمل کروں گا۔ ایسا گھٹیا کام میں کیسے کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پلیز عمران صاحب۔ میں نے بڑی مشکل سے مس جولیا کو نارمل کیا ہے۔ اب آپ دوبارہ انہیں ناراض نہ کریں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تم خود سوچو صفدر یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھ جیسا آدمی کسی کو چکر دے۔ میں تو چکر کی بجائے سیدھا سادھا جمع تفریق کا قائل ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا تم بوبی سے جمع تفریق کرو گے۔ کیوں"...... جولیا کی ناک سے ایک بار پھر شوں شوں کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔

"چلو اگر تمہیں جمع تفریق پر اعتراض ہے تو میں ضرب تقسیم کر لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ اور بھی غلط کام ہے"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر کچھ نہیں کروں گا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ بوبی کو اغوا کر کے تمہیں اس کے میک اپ میں وہاں پہنچا دوں گا اور پھر

اطمینان سے جمع تفریق ضرب تقسیم کرتا رہوں۔ لیکن اب تم نے منع کر دیا ہے تو اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ آخر تم ڈپٹی چیف ہو اور ڈپٹی ہمیشہ چیف سے زیادہ سخت ہوتے ہیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"اوہ تو تم میری بات کر رہے تھے۔ پھر ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرتے رہو۔ آخر مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔ لیکن یہ تم نے کیسے کہہ دیا کہ ڈپٹی چیف سے زیادہ سخت ہوتے ہیں"........ جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈپٹی کا مطلب ہی ڈانٹ ڈپٹ کرنے والے کا ہوتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ زیادہ سخت ہی ہوں گے"........ عمران نے ڈپٹی کو ڈپٹ سے ملاتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"کاش میں تمہیں ڈانٹ ڈپٹ کر سکتی"........ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بے شک اپنا شوق پورا کر لیا کرو۔ اس کام کے لئے میں نے تنویر کو مقرر کر رکھا ہے"........ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شیرف آفس"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شیرف لوتھر سے بات کراؤ۔ میں کنساٹا سے علی عمران بول رہا ہوں"........ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"علی عمران"........ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں وہی پاکیشیائی ایجنٹ جسے شیرف لوتھر اور مس بوبی نے از خود ایرک فیلڈ سے باہر بھیجا تھا"........ عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد لوتھر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں شیرف لوتھر بول رہا ہوں"........ لوتھر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"مسٹر شیرف مس بوبی سے میری بات کراؤ"........ عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر مس بوبی آرام کر رہی ہیں اور میں انہیں ڈسٹرب نہیں کر سکتا"........ دوسری طرف سے لوتھر کی تیز آواز سنائی دی۔

"اس سے میری بات کراؤ ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے آرام کرتی رہ جائے گی۔ میں اسے اور تمہیں موت سے بچانا چاہتا ہوں"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"موت سے۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور رسیور پر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد بوبی کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو بوبی بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے مسٹر علی عمران"۔ بوبی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا تم اتنی جلدی سو جانے کی عادی ہو۔ جوانی میں تو اتنی جلدی نیند نہیں آیا کرتی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے یہی کچھ کہنے کے لئے کال کی ہے"....... بوبی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"واہ غصے میں تو تمہاری آواز اور زیادہ دلکش ہو جاتی ہے اور جب آواز میں دلکشی پیدا ہو جاتی ہے تو پھر لامحالہ چہرہ تو اور بھی زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہوگا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو چند لمحوں تک دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔

"کیا پھر نیند تو نہیں آگئی"....... عمران نے کہا۔

"عمران کیا تم مجھے پسند کرنے لگے ہو"....... اچانک بوبی کی آواز سنائی دی لہجہ اس بار نرم تھا۔

"کیوں کیا میری آنکھوں میں بینائی نہیں ہے۔ میرے جسم میں دل نہیں ہے اور دل میں جذبات نہیں ہیں اور جذبات میں گرمی نہیں ہے کیا میں تمہیں پتھر کا بنا ہوا لگتا ہوں"....... عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے اس طرح کن انکھیوں سے پاس بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھا جیسے اس سے اپنے فقرے کی داد وصول کرنا چاہتا ہو اور جولیا نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"بہت خوب تم واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہو۔ لیکن مسٹر علی عمران یہ معاملہ صرف پسندیدگی تک ہی رکھنا اس سے آگے نہ بڑھنا۔ کیونکہ مجھے اس سے آگے بڑھنے والوں سے سخت نفرت ہے۔ کیونکہ میرے اندر مشرقی روح ہے اور یقیناً تم پوچھو گے کہ روح مشرقی کیوں ہے تو میرا ذاتی خیال ہے کہ ایسا میری دادی کی وجہ سے ہے۔

میری دادی ایشیائی خاتون تھیں"....... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر سائمن کے ساتھ جب تم گئی تھیں۔ اس وقت شاید تمہاری دادی کی روح خواب آور گولیاں کھا کر سوئی ہوئی تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"کاش تم اس بوڑھے کھوسٹ سے پوچھ سکتے۔ وہ ابھی تک لیبارٹری کے اندر پڑا کراہ رہا ہوگا"....... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیبارٹری کے اندر پڑا کراہ رہا ہوگا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"....... عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بوڑھا کھوسٹ عیاش فطرت کا ہے۔ جب تم پہاڑی کے غار میں بے ہوش پڑے تھے تو میری اس سے بات ہوئی۔ وہ میری آواز سن کر ہی مجھ پر ریجھ گیا اور جب میں غار کے اندر گئی تو لازماً اس نے مجھے سکرین پر دیکھا ہوگا اور پھر تو اس پر جیسے دورہ سا پڑ گیا۔ اس نے فوراً ہی باہر آنے اور میرے پاس رہنے کی بات کر دی۔ میں چونکہ تمہیں ہوش میں لانا چاہتی تھی اور جن شعاعوں سے تمہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کا توڑ بھی اس کے پاس تھا۔ اس لئے میں نے اسے آنے کی اجازت دے دی۔ توڑ کے بعد تمہیں چونکہ ایک گھنٹے بعد ہوش آنا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر سائمن کو میں ساتھ لے کر ایک اور مکان میں گئی۔ اس کی

باچھیں کھلی ہوئی تھیں وہ بار بار ایسی حرکتیں کر رہا تھا کہ مجھے اس سے گھن آنے لگ گئی۔ میں اس عیاش بوڑھے گدھ کو سبق سکھانا چاہتی تھی اس لئے میں اسے علیحدہ مکان میں لے گئی تھی۔ وہاں ایک تہہ خانہ بھی ہے۔ اس تہہ خانے میں پہنچ کر وہ واقعی بے قابو ہو گیا۔ لیکن پھر اس کا جو حشر ہوا۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ چونکہ وہ سائنس دان تھا۔ اس لئے میں نے بس اس کی ہڈیاں نہیں توڑیں اور اسے مرنے نہیں دیا۔ باقی میں نے اسے مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا۔ پھر میں اسے عبرت ناک موت مارنے کے لئے وہیں تہہ خانے میں ہی بند کر کے واپس آ گئی۔ میں چاہتی تھی کہ وہ وہیں تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے۔ لیکن تمہارے جانے کے بعد میں نے جب سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کی تو اس نے سفارش کی کہ میں اسے چھوڑ دوں کیونکہ اس کے بغیر لیبارٹری میں کام بند ہو سکتا تھا اور اس طرح مین ہیڈ کوارٹر کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے لوتھر کے ساتھ ایک ڈاکٹر کو بھجوایا اور اسے کہہ دیا کہ اس کی بینڈیج وغیرہ کر کے اسے واپس لیبارٹری میں چھوڑ آئے۔ لوتھر نے واپس آ کر رپورٹ دی کہ وہ بینڈیج ہونے اور طاقت کے انجکشن لگنے کے باوجود بری طرح کراہ رہا تھا اور اب چونکہ وہ لیبارٹری میں پہنچ چکا ہے۔ اس لئے لامحالہ اب وہ لیبارٹری میں پڑا کراہ رہا ہو گا"........ بوبی نے مزے لے لے کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا بلیک تھنڈر ایجنٹ مقرر

کرنے سے پہلے یہ طے کرتی [illegible] ایجنٹ مقرر کرے گی۔ تم سے پہلے ٹرومین ٹکرایا تھا تو وہ بھی اسم باسمی تھا کھرا اور سچا آدمی اور اب تمہاری بھی فطرت وہی ہے۔ سچی کھری اور صاف دل"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

" کیا ٹرومین کے بعد تم سے جو سپر ایجنٹ ٹکرائے ہیں۔ مثلاً ہومر۔ کاربین۔ ٹامور اور تمہارے موجودہ مشن کے آغاز میں سپر ایجنٹ بیروفین تم سے ٹکرایا تھا۔ کیا وہ سچے آدمی نہ تھے۔ کہ تم نے صرف ٹرومین کا ہی حوالہ دیا ہے"........ دوسری طرف سے بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" تمہاری فہرست نامکمل ہے مس بوبی۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے سپر ایجنٹ مجھ سے ٹکرا چکے ہیں۔ بلکہ ایک مشن کے دوران تو بیک وقت تین سپر ایجنٹ سامنے آئے۔ کلنٹن جوپیٹر اور برکلے اور شاید تمہیں یہ سن کر حیرت ہو کہ برکلے کو خود بلیک تھنڈر نے ہلاک کرا دیا بہرحال تمہاری اور ٹرومین کی فطرت یکساں ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اچھا حیرت ہے۔ پھر تو تم واقعی خاص چیز ہو کہ بلیک تھنڈر کے اس قدر تعداد میں ایجنٹ تم سے ٹکراتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود میری بات یاد رکھنا۔ حد سے نہ بڑھنا"........ بوبی نے جواب دیا۔

" حد کی وضاحت تم خود کرو گی یا پھر میں اپنے طور پر قائم کر

لوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مرد خود جانتے ہو کہ عورتیں حد کسے کہتی ہیں"........ بوبی نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا

"گڈ۔ تم فکر مت کرو میری قائم کردہ حد عام مردوں سے بہت ہی محدود ہوتی ہے اور یہ میری مجبوری بھی ہے کیونکہ ایک محتسب اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ مستقل طور پر اٹیچ کر رکھا ہے۔ وہ تو اتنی حد کا بھی قائل نہیں ہے کہ میں کسی خاتون سے ہنس کر ہی بات کر لوں لیکن میرے دوست اس محتسب کو سمجھا بجھا کر اتنے پر راضی کر ہی لیتے ہیں"......... عمران نے ایک بار پھر کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس بار جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ لیکن کیا اب تم بتاؤ گے کہ تم نے فون کیوں کیا ہے لوتھر بتا رہا تھا کہ تم نے اس سے کہا ہے کہ تم مجھے مرنے سے بچانا چاہتے ہو"........ بوبی نے کہا۔

"لوتھر نے درست کہا ہے۔ میں تمہاری صاف دلی سے متاثر تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں تمہیں آگاہ کر دوں۔ تم اس پر یقین کرو یا نہ کرو یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ بہرحال یہ سن لو کہ اب سے ٹھیک آٹھ گھنٹے بعد پہاڑیوں کے درمیان واقع لیبارٹری ایک دھماکے سے پھٹ جائے گی اور اس کے بعد ایرک فیلڈ قصبے میں رہنے والوں کا جو حشر ہو گا۔ اس کا اندازہ تم خود کر سکتی ہو"........ عمران نے سنجیدہ

لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"بعض اوقات تمہاری باتیں سن کر مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیا بلیک تھنڈر کے تم سے ٹکرانے والے سارے سر لیفٹیننٹ احمق تھے۔ تم جس پیرائے میں بات کر رہے ہو مجھے معلوم ہے۔ تم یہی چاہتے ہو ناں کہ میں اور لوتھر موت کے خوف سے فوراً ایرک فیلڈ سے باہر آ جائیں۔ تاکہ تم ہمیں قابو میں کر سکو اور پھر ہمارے ذریعے لیبارٹری تک پہنچ سکو۔ ویسے علی عمران اگر ہم دونوں تمہارے قابو آ بھی جائیں۔ تب بھی تم لیبارٹری تک نہ پہنچ سکو گے۔ کیونکہ ڈاکٹر سائمن اب لیبارٹری سے باہر نہ آسکے گا۔ اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر نے سختی سے منع کر دیا ہے۔ میری آواز کی نقل کر کے بھی تم اسے کسی بات پر آمادہ نہیں کر سکتے کیونکہ جس طرح میں نے اس کی مرمت کی ہے اب وہ میرے نام سے بھی خائف ہو گا اور جیسے ہی تم نے میری آواز میں اسے کال کی بشرطیکہ تمہیں اس کی مخصوص فریکونسی کا علم ہو جائے جس کا مجھے بھی علم نہیں ہے تب بھی جواب میں گالیاں ہی سننے کو ملیں گی"۔ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم یقین نہ کرو تمہاری مرضی بہرحال میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے"........ عمران نے جواب دیا۔

"یقین نہ کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ باقی وجوہات کو تو چھوڑو ایک تو بالکل ہی واضح ہے۔ وہ یہ کہ تمہارا مشن اس لیبارٹری کو براہ راست تباہ کرنا نہیں ہے بلکہ تم پہلے وہاں موجود پاکیشیائی سائنس

دان کو باہر نکالو گے۔ پھر وہاں سے فارمولا حاصل کرو گے اس کے بعد تم اسے تباہ کر سکتے ہو اور چونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ سائنس دان اندر موجود ہے۔ اس لئے تمہاری بات کا یقین کیسے آسکتا ہے۔ ویسے اگر تم چاہو تو میں تم سے ملنے کنساٹا آسکتی ہوں"......... بوبی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی بھی اچھی نہیں ہوتی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس میں خود اعتمادی والی کوئی بات نہیں ہے عمران ۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ذریعے اس لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے۔ البتہ چونکہ میں نے تمہیں وارننگ دے رکھی ہے کہ اگر تم یا تمہارے ساتھی دوبارہ ایرک فیلڈ میں داخل ہوئے تو پھر تم میرے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے اور ایسا بہر حال میں کروں گی کیونکہ یہ بھی میری فطرت ہے ۔ چنانچہ یہی بہتر ہے کہ تم ایرک فیلڈ نہ آؤ۔ وہاں کنساٹا میں تم سے ملنے میں کوئی حرج نہیں ہے"......... بوبی نے جواب دیا۔

"میں نے تو تمہیں خطرے سے آگاہ کر دیا ہے۔ اب آگے تمہاری مرضی کہ تم وہاں ایرک فیلڈ میں رہتی ہو یا یہاں کنساٹا آجاتی ہو۔ آٹھ گھنٹے بعد بہر حال تمہیں میری بات کا یقین آجائے گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"انتہائی خطرناک حد تک ذہین عورت ہے یہ"......... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے ۔ لیکن اب وہ لامحالہ ایرک فیلڈ سے باہر آجائے گی"......... جولیا نے کہا۔

"نہیں جو وجہ اس نے بتائی ہے ۔وہ واقعی واضح ہے۔ لیکن اب مجھے ہر قیمت پر ان آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر ڈاکٹر عالم رضا کو بھی وہاں سے نکالنا ہے اور لیبارٹری بھی تباہ کرنی ہے"......... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے بے اختیار اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی ذہنی کیفیت کو سمجھتے ہوں۔

"اٹھو چلو ہمیں ایرک فیلڈ چلنا ہے ۔ پہلے ہم مارکیٹ جائیں گے وہاں سے اسلحہ اور ضروری سائنسی آلات خریدیں گے"......... عمران نے چند لمحے خاموش بیٹھے رہنے کے بعد کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پتھریلی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر سائمن بیڈ پر پڑا واقعی بری طرح کراہ رہا تھا۔ اس کے جسم پر صرف ایک انڈر ویئر تھا۔ اس کے پورے جسم پر جگہ جگہ بینڈیج کی گئی تھی اور چہرہ تو پورا بھرا ہوا تھا۔ صرف آنکھیں، ناک اور منہ کا حصہ خالی تھا۔ وہ اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک مرد اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس تھا۔

"آؤ۔ آؤ نارمن۔ جلدی سے مجھے ٹھیک کر دو۔ تاکہ میں اس کتیا کی بچی سے عبرت ناک انتقام لے سکوں۔ جلدی کرو نارمن"۔ ڈاکٹر سائمن نے اندر آنے والے مرد کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"یس ڈاکٹر"........ نارمن نے مختصر سا جواب دیا اور بریف کیس کھول کر اس نے اس میں موجود ایک مستطیل شکل کی مشین نکالی اور پھر اسے مزید کھولنا شروع کر دیا۔ مشین کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا

مائیک نما آلہ منسلک تھا جس کے ساتھ نیلے [illegible] تار تھی۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو مشین پر موجود چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس پر لگے ہوئے ڈائلوں پر سوئیاں حرکت میں آگئیں۔ نارمن مختلف نابوں کو گھما کر سوئیوں کو ایڈجسٹ کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبایا اور وہ مائیک نما آلہ ہاتھ میں لے کر وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے ڈاکٹر سائمن پر جھک گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کو ڈاکٹر سائمن کے جسم کے قریب لے جا کر اس کی سائیڈ میں موجود بٹن پریس کیا تو اس آلے سے ہلکے نیلے رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا نکل کر ڈاکٹر سائمن کے جسم پر پڑنے لگا۔ جہاں جہاں بینڈیج موجود تھی نارمن وہاں شعاعیں ڈالتا رہا۔ چند لمحوں بعد دوسرے ہاتھ سے وہ بینڈیج اتار کر ایک طرف پھینک دیتا اور زخم پر شعاعیں ڈالنا شروع کر دیتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ڈاکٹر سائمن کے جسم پر موجود زخم مندمل ہونے لگے اور پھر ان کے نشانات تک غائب ہو گئے تقریباً دو گھنٹوں تک مسلسل یہ عمل جاری رہا اور ڈاکٹر سائمن آنکھیں بند کیے بیڈ پر بے حس و حرکت لیٹا رہا۔ سامنے کے رخ سے زخم مندمل کر کے اور ان کے نشانات ختم کر کے نارمن نے ڈاکٹر سائمن کو سینے کے بل لٹا دیا اور عقبی طرف موجود زخموں پر بھی اس نے یہی عمل دوہرایا۔ دو گھنٹوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مائیک کے ساتھ موجود بٹن آف کیا اور پھر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر سائمن ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا۔ ایک لمحے کے لئے اس

نے اپنے جسم کو دیکھا اور پھر بیڈ سے اتر کر وہ سائیڈ میں موجود باتھ روم
کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے
تاثرات نمایاں تھے۔ باتھ روم میں پہنچ کر اس نے نہانے والے ٹب
میں گرم پانی بھرا اور اس کے اندر لیٹ گیا۔ کافی دیر تک لیٹنے کے بعد
وہ باہر نکلا تولئے سے سارا جسم صاف کرنے کے بعد وہ باتھ روم سے ملحقہ
ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا قد لمبا اور جسم سڈول تھا۔ گو وہ
خاصا بوڑھا آدمی تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ ابھی نوجوان لگتا تھا۔ بس
چلتے وقت وہ ذرا سا آگے کی طرف جھک کر چلتا تھا۔ الماری سے ہلکے نیلے
رنگ کا تھری پیس سوٹ نکال کر اس نے پہنا اور سر کے بالوں میں
کنگھا کرنے اور مونچھوں کو ہاتھ سے سنوارنے کے بعد وہ مڑا اور باتھ
روم سے ہوتا ہوا واپس اسی کمرے میں آگیا۔ جہاں اس کا شعاعوں سے
علاج کیا گیا تھا۔ نارمن مشین سمیت جا چکا تھا۔ ڈاکٹر سائمن قدم
بڑھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے انتہائی شاندار کمرے میں پہنچ کر بڑی
سی میز کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے
اندر رکھا ہوا ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر
اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ڈاکٹر"...... ایک مردانہ آواز باکس میں سے سنائی دی۔

"آرتھر ایرک فیلڈ کو چیک کرو اور جہاں بھی وہ بوبی موجود ہو۔
مجھے اس کی تفصیل بتاؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر سائمن نے
بٹن کو دوبارہ دبا کر آف کر دیا۔

"میں تمہارا وہ حشر کروں گا کتیا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک
بلبلاتی رہے گی"...... ڈاکٹر سائمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے
ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر
داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر انتہائی مختصر لباس تھا۔

"مجھے شراب دو روڈی"...... ڈاکٹر سائمن نے اس لڑکی سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈاکٹر"...... روڈی نے جواب دیا اور مڑ کر ایک الماری کی
طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے ایک شراب کی
بوتل اور ایک جام نکال کر وہ واپس پلٹی۔ اس نے شراب کی بوتل اور
جام ڈاکٹر کے سامنے میز پر رکھے۔ بوتل کھول کر اس نے شراب جام
میں انڈیلی اور پھر بوتل بند کر کے اس نے جام اٹھایا اور ڈاکٹر کی کرسی
کے بازو پر اس سے چمٹ کر بیٹھنے لگی۔

"نہیں جام مجھے دو اور تم جاؤ۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک
میں اس بوبی سے انتقام نہیں لوں گا۔ میں کسی عورت کو ہاتھ بھی نہ
لگاؤں گا"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لڑکی کے
ہاتھ سے جام لے لیا۔

"بوبی۔ وہ کون ہے ڈاکٹر"...... روڈی نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ ایک کتیا ہے۔ کاٹنے والی کتیا۔ اس نے میرا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ میں اسے عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں۔ تم بتاؤ روڈی کسی عورت کو عبرت ناک سزا کیسے دی جا سکتی ہے۔ ایسی عبرت ناک سزا کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے"۔ ڈاکٹر سائمن نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے ڈاکٹر"......... روڈی نے کہا۔

"ہاں وہ واقعی بے حد خوبصورت ہے۔ بے حد دلکش۔ لیکن اب مجھے وہ چڑیل سے بھی زیادہ بدصورت لگتی ہے"......... ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو ڈاکٹر پھر اسے اصل چڑیل بنا دیں۔ یہ اس کے لئے دنیا میں سب سے بڑی سزا ہو گی"......... روڈی نے جواب دیا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا۔ میں اسے چڑیل بنا کر چھوڑوں گا"......... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے باکس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو ڈاکٹر نے جام میز پر رکھا اور باکس پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"یس"......... ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں باس ایکس ایکس تھری مشین سے میں نے چیک کر لیا ہے۔ مس بوبی سپیشل گیسٹ ہاؤس میں موجود ہے۔ وہ کمرے میں گہری نیند سوئی ہوئی ہے"......... آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے"......... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور باکس کا وہ بٹن آف کر کے اس نے اس کے ساتھ موجود ایک اور بٹن دبا دیا۔

"یس جونی بول رہا ہوں"......... اس بار ایک اور آواز سنائی دی۔

"جونی میں گولڈن ایجنٹ بوبی کو اس طرح اغوا کر کے یہاں لیبارٹری میں لے آنا چاہتا ہوں کہ کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل وے کھول دو اور چار آدمیوں کو سپیشل گیسٹ ہاؤس بھجوا دو۔ بوبی وہاں ایک کمرے میں سوئی ہوئی ہے۔ اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے یہاں لے آیا جائے"......... ڈاکٹر سائمن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری ڈاکٹر۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے انتہائی سخت ہدایات آئی ہیں کہ تا حکم ثانی کسی صورت بھی نہ کوئی آدمی لیبارٹری سے باہر جائے اور نہ کوئی اندر آئے اور آپ جانتے ہیں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی حکم عدولی کی سزا عبرت ناک موت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی"......... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"میں لیبارٹری انچارج ہوں جونی اور میں تمہیں حکم دے رہا ہوں"......... ڈاکٹر سائمن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کر کے آپ کا حکم ان تک پہنچا دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں حکم کی تعمیل کروں گا"......... دوسری طرف سے جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا نہیں کرو گے۔ یہ کام میں پرائیویٹ طور پر کرنا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"ایسا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ خود اپنے خصوصی راستے سے باہر چلے جائیں اور وہاں جا کر جو کچھ کرنا چاہیں کر لیں۔ بہر حال باہر کا کوئی آدمی یہاں داخل نہیں ہو سکتا"...... جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور باکس کا بٹن دبا کر اسے آف کر دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

"جونی نے کبھی اس طرح صاف جواب تو نہیں دیا تھا۔ آج اسے کیا ہو گیا ہے"...... روڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کتے کے پلے سے بھی سمجھ لوں گا"...... ڈاکٹر سائمن نے غراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈاکٹر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے"...... اچانک روڈی نے کہا تو ڈاکٹر چونک کر رک گیا۔

"کون سی تجویز"...... ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اگر آپ بوبی سے انتقام لینا چاہتے ہیں تو یہ کام یہیں بیٹھے بیٹھے بھی ہو سکتا ہے"...... روڈی نے کہا۔

"اوہ اوہ کس طرح"...... ڈاکٹر سائمن نے چونک کر پوچھا۔

"آپ لوتھر کو کال کریں جو ایرک فیلڈ کا شیرف ہے۔ قانونی طور پر

وہ آپ کا ماتحت ہے۔ آپ اسے حکم دے دیں کہ وہ بوبی کے جسم پر تیزاب انڈیل دے۔ وہ لازماً آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا"۔ روڈی نے کہا۔

"احمق ہو تم۔ بوبی مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ ہے۔ لوتھر اس کے سامنے آنکھ اٹھا کر بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے جسم پر تیزاب انڈیلے گا۔ بلکہ وہ اسے بتا دے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ بوبی یہ بات مین ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں لے آئے اور اس کی بجائے مجھے عبرت ناک سزا بھگتنی پڑ جائے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔ لیکن بات کرتے کرتے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کسی بات کا خیال آ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے روڈی سے کہا اور روڈی تیزی سے مڑ کر قدم بڑھاتی ہوئی دفتر سے باہر نکل گئی۔ ڈاکٹر سائمن واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر جیکسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرے دفتر میں آجاؤ ڈاکٹر"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ تذبذب کا شکار ہو۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے فریم اور بھاری شیشوں کی

عینک موجود تھی ۔ چہرہ خشک تھا اور چہرے کی طرح ہی اس کے بال بھی خشک نظر آرہے تھے ۔ چہرے مہرے سے وہ واقعی کوئی روایتی سائنس دان نظر آرہا تھا۔

"یس ڈاکٹر"...... نوجوان نے اندر آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو جیکسن"...... ڈاکٹر سائمن نے نرم لہجے میں کہا اور نوجوان کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات نظر آئے لیکن وہ خاموشی سے میز کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"تم واپس ولنگٹن جانے کے خواہش مند ہو ۔ یہ ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو جیکسن بے اختیار چونک پڑا۔

"یس ڈاکٹر لیکن"...... جیکسن نے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"اگر میں چاہوں تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈاکٹر اگر ایسا ہو جائے تو میں ساری زندگی آپ کا احسان مند رہوں گا ۔ میں یہاں مرجانے کی حد تک بور ہو چکا ہوں"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا

"سنو جیکسن اس معاشرے میں کوئی کسی پر احسان وغیرہ نہیں کرتا ۔ یہاں تو معاملات طے کیے جاتے ہیں ۔ اگر تم مجھ سے تعاون کرو تو میں بھی تم سے تعاون کر سکتا ہوں ۔ پھر میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تمہارے فارغ ہونے کی رپورٹ دے دوں گا اور تمہیں اس قید سے

آزادی بھی مل جائے گی اور خطیر دولت بھی ۔ اس کے بعد تم ولنگٹن میں شہزادوں جیسی زندگی گزار سکتے ہو"...... ڈاکٹر سائمن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں ڈاکٹر آپ حکم فرمائیں"...... جیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ کہ تم یہ راز مرتے دم تک افشا نہیں کرو گے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو جیکسن نے واقعی ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور قسم کھالی۔

"سنو ایرک فیلڈ میں مین ہیڈ کوارٹر کی گولڈن ایجنٹ بوبی موجود ہے ۔ میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں ۔ میں باہر گیا تھا اور بوبی نے مجھے بتایا تھا کہ جن لوگوں کو ہم نے الیون سکس غار میں بے ہوش کیا تھا ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو یہاں سے نکال کر لے جانے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور بوبی بحیثیت گولڈن ایجنٹ انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے لئے یہاں موجود ہے ۔ اگر ہم اس ڈاکٹر عالم رضا کو جو تمہارے سیکشن میں کام کرتا ہے ۔ خاموشی سے یہاں سے نکال کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دیں اس طرح کہ تمہارے اور میرے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو سکے اور بعد میں اس کا سارا ملبہ بوبی پر ڈال دیں تو یقیناً مین ہیڈ کوارٹر اسے غدار سمجھتے ہوئے فوری طور پر موت کی سزا دے گا اس طرح میرا انتقام پورا ہو جائے گا ۔ لیکن اس کام میں تمہارا تعاون

ضروری ہے۔ بولو کیا تم تعاون پر تیار ہو۔ یہ کام مکمل ہونے کے بعد میں تمہیں واپس بھجوا دوں گا"...... ڈاکٹر سائمن نے بڑے پراسرار لہجے میں کہا۔

"لیکن ڈاکٹر عالم رضا تو انتہائی اہم پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ اس طرح تو سارا پراجیکٹ ختم ہو جائے گا"...... جیکسن نے کہا۔

"بلیک تھنڈر بہت باوسائل تنظیم ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا کرا لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لیکن اس بوبی کو بہرحال سزا مل جائے گی"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ممکن کس طرح ہو گا۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہم کس طرح اور کہاں تلاش کریں۔ پھر ان سے رابطہ کیسے ہو اور جونی کے نوٹس میں لائے بغیر یہاں سے اس کا باہر جانا بھی ناممکن ہے اور آپ جونی کو جانتے ہیں۔ وہ اصولوں کے معاملے میں پاگل پن کی حد تک سخت ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"اس کا حل میرے پاس ہے۔ ایرک فیلڈ میں جوڈیتھا میری دوست ہے۔ لوتھر اس کے پیچھے پاگل ہے۔ لیکن میری وجہ سے جوڈیتھا اسے گھاس نہیں ڈالتی۔ لوتھر شریف ہے۔ اگر جوڈیتھا کے ذریعے اسے قابو میں کر لیا جائے تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے رابطہ ہو سکتا ہے جہاں تک جونی کا تعلق ہے تو جونی کے نوٹس میں لائے بغیر سپیشل سرنگ کو آسانی سے کھولا جا سکتا ہے۔ یہ سرنگ تمہارے سیکشن سے ایرک

فیلڈ سے باہر تک جاتی ہے۔ اس طرح ڈاکٹر عالم رضا کو اس سرنگ سے آسانی سے ایرک فیلڈ سے باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ بعد میں سرنگ بند کر دی جائے گی اور کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو سکے گی"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"لیکن ڈاکٹر ایسی صورت میں بوبی پر ملبہ کیسے ڈالا جائے گا۔ مین ہیڈ کوارٹر کو کیسے مطمئن کیا جائے گا کہ ڈاکٹر عالم رضا کے فرار میں بوبی کا ہاتھ ہے"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم لوتھر سے بیان دلوا سکتے ہیں کہ بوبی کے ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے تعلقات تھے اور بوبی نے اس سرنگ کے بارے میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو مخبری بھی کی ہے اور ان کے ساتھ تعاون بھی کیا ہے"۔ ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر سائمن اگر آپ ناراض نہ ہوں تو آپ کی یہ تجویز قطعی بچگانہ ہے۔ لوتھر کبھی بھی تنظیم سے غداری نہیں کرے گا بلکہ الٹا سب کچھ بوبی کو بتا دے گا"...... ڈاکٹر جیکسن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پھر تم کوئی تجویز بتاؤ۔ میں بوبی سے عبرت ناک انتقام لینا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"ڈاکٹر سائمن ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم سپیشل سرنگ کھول کر خاموشی سے باہر جائیں اس پاکیشیائی گروپ کو تلاش کریں اور پھر ان سے مل کر انہیں لالچ دیں کہ وہ ہمارے ساتھ آئیں اور ڈاکٹر عالم رضا کو لے جائیں۔ ہم اس سلسلے میں دولت بھی طلب کر سکتے ہیں تاکہ

انہیں شک نہ ہو سکے اور جب وہ اندر آئیں تو انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے ۔ اس کے بعد انہیں کسی بھی غار میں پھینکوایا جا سکتا ہے اور ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی جا سکتی ہے کہ پاکیشیائی گروپ پھر ایرک فیلڈ کو کراس کر کے یہاں لیبارٹری تک پہنچ گیا تھا اور بوبی یا تو ان سے مل گئی تھی یا انتہائی نااہل ہے ۔ اس طرح لیبارٹری کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور نہ ہی ڈاکٹر عالم رضا اغوا ہو گا ۔ دشمن بھی ہلاک ہو جائیں گے اور بوبی بھی نااہل یا سازشی قرار دے دی جائے گی ۔ مین ہیڈ کوارٹر اصولوں کے معاملے میں بے حد سخت ہے ۔ وہ لامحالہ بوبی کو موت کی سزا دے گا اور آپ کا انتقام پورا ہو جائے گا"...... ڈاکٹر جیکسن نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے لیکن اس میں دو باتیں محل نظر ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کہاں تلاش کیا جائے اور کیسے اور ان سے رابطہ کیسے کیا جائے ۔ دوسرا یہ کہ کیا بوبی کو واقعی سزا بھی ملے گی یا نہیں"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے ۔ اگر ہیڈ کوارٹر بوبی کو سزا نہیں دے گا تو کم از کم اس سے یہ تو ہو جائے گا کہ لیبارٹری اور آپ پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے بعد ختم ہو جائیں گی ۔ بوبی زیادہ سے زیادہ یہاں سے جا کر کنساٹا میں رہنے لگ جائے گی کیونکہ وہ مستقل طور پر کنساٹا میں ہی رہتی ہے ۔ ایسی صورت میں کسی بھی وقت آپ کا کوئی آدمی وہاں سے اسے اغوا کر کے

آپ کے قدموں میں ڈال سکتا ہے ۔ پھر آپ جس طرح چاہیں اس سے انتقام لیں ۔ کوئی آپ کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہو گا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن کے چہرے پر یکلخت مسرت کی بیک وقت کئی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں ۔

"اوہ اوہ کاش وہ لمحہ ابھی آ جائے ۔ ابھی ۔ پلک جھپکنے میں ۔ تاکہ میں بوبی سے اپنی مرضی سے انتقام لے سکوں"...... ڈاکٹر سائمن نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا ڈاکٹر آپ فکر نہ کریں"...... جیکسن نے اس کی یہ حالت دیکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو آخر کس طرح تلاش کیا جائے"۔ ڈاکٹر سائمن نے چند لمحوں بعد مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر اگر آپ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کریں کہ آپ مجھے واپس ایکریمیا مستقل طور پر بھجوا دیں گے تو اس کا طریقہ بھی میں بتا سکتا ہوں"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور قسم کھالی ۔ بالکل اسی طرح جس طرح تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر سائمن کے کہنے پر ڈاکٹر جیکسن نے قسم کھائی تھی ۔

"ڈاکٹر ہمارے سیکشن میں سپلائی سرچنگ مشین پر کام ہو رہا ہے ۔ آپ کو تو معلوم ہے"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں لیکن" .... ڈاکٹر سائمن نے چونک کر پوچھا۔

"یہ محدود رینج میں تو انتہائی کامیابی سے کام کر رہی ہے۔ آج کل اس کی رینج وسیع کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ اس وقت اس کی رینج تین سو کلو میٹر ہے۔ چاروں طرف پاکیشیائی ایجنٹ زیادہ سے زیادہ اس رینج کے اندر ہی ہوں گے۔ کیونکہ نزدیک ترین شہر کنساتا ہی ہے وہ اس رینج کے اندر ہے۔ اس طرح انہیں سرچ کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر جیکسن نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے لئے تو ضروری ہے کہ اس مشین میں پہلے اس آدمی کے بارے میں ضروری کوائف فیڈ کئے جائیں۔ وہ کوائف کہاں سے آئیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی تو مین سیکشن میں انہیں غار میں چیک کیا تھا اور مین سیکشن کی سرچنگ مشین میں ان کے کوائف تصویریں سب کچھ کا ریکارڈ موجود ہو گا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے اٹھتے ہی ڈاکٹر جیکسن بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوہ اوہ جیکسن تم عظیم ہو۔ تم عظیم ہو"...... ڈاکٹر سائمن نے بے اختیار آگے بڑھ کر جیکسن کو گلے سے لگاتے ہوئے انتہائی جذباتی لہجے میں بار بار کہنا شروع کر دیا۔

"سر میں آپ کا ہی شاگرد ہوں"...... جیکسن نے کہا۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ مجھے تم پر فخر ہے جیکسن۔ تم نے سارا مسئلہ ہی

حل کر دیا ہے۔ اب میں مین ہیڈ کوارٹر کو بھی بتا سکوں گا کہ میں صرف سائنس دان ہی نہیں ہوں۔ میں بوبی سے بہتر کام کر سکتا ہوں اور بوبی بھی اس طرح میرے انتقام سے نہ بچ سکے گی ویری گڈ۔ آؤ جلدی آؤ میں یہ کام فوری طور پر کرنا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی طرح تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا جیکسن اس کے پیچھے تھا پھر تقریباً نصف گھنٹے کے مسلسل کام کے بعد وہ ایک بڑی سی مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مشین پر ایک بڑی سی سکرین تھی اس نصف گھنٹے میں انہوں نے مین سیکشن کی سرچنگ مشین سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے کوائف حاصل کرنے اور اسے ڈاکٹر جیکسن کے سیکشن میں سپائی سرچنگ مشین میں فیڈ کرنے میں گزار دیا تھا۔ یہ مشین انڈر پروسس تھی۔ اس کا مقصد انتہائی وسیع رینج میں اپنے دشمنوں کو ٹریس کرنا تھا۔ اس میں اگر کسی بھی آدمی کے مطلوبہ کوائف جو تمام تر سائنسی کوائف ہوتے تھے فیڈ کر دیئے جاتے تو اس میں سے مخصوص شعاعیں پہلے ایک بلند سپاٹ پر اور پھر وہاں سے پوری رینج کے ایریے میں پھیل جاتی تھیں۔ یہ شعاعیں چونکہ ہوا کے ساتھ مل کر کام کرتی تھیں اس لئے یہ ہر اس جگہ پہنچ جاتی تھیں جہاں ہوا جا سکتی تھی اور پھر جیسے ہی ان کا ٹارگٹ دستیاب ہوتا اس کی اطلاع مشین میں نصب کمپیوٹر کو مل جاتی۔ اس کے بعد وہ کمپیوٹر اپنا ٹارگٹ مکمل کر کے دونوں قسم کی شعاعیں وہاں پہنچا دیتا جو پہلے

شعاعوں کی طرح ہوا کے ساتھ مل کر کام کرتی تھیں لیکن یہ شعاعیں نظر نہ آتی تھیں اور نہ یہ کسی کو نقصان وغیرہ پہنچاتی تھیں۔ لیکن یہ مخصوص قسم کی ٹیلی ویو شعاعوں کے انداز میں کام کرتی تھیں۔ اس طرح ٹارگٹ جہاں بھی ہوتا۔ جو کچھ بھی کر رہا ہوتا۔ وہ سب کچھ سکرین پر آجاتا۔ حتیٰ کہ جو کچھ وہ بول رہا ہوتا وہ بھی مشین سے سنا جا سکتا تھا اور ایک بٹن دبا کر اس جگہ کا حدود اربعہ وغیرہ سب کچھ معلوم کیا جا سکتا تھا۔ یہ سارا کام خودکار ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے ہوتا تھا اس لئے اس کام میں زیادہ دیر نہ لگتی تھی۔ اگر ٹارگٹ رینج کے اندر موجود ہوتا تو صرف چند لمحوں بعد ہی وہ سکرین پر نمایاں ہو جاتا تھا جو ضروری کوائف کمپیوٹر میں فیڈ کیے جاتے تھے۔ ان کا تعلق صرف ظاہری چہرے مہرے یا قدوقامت یا حلیے وغیرہ سے نہ تھا۔ بلکہ یہ سائنسی انداز کے کوائف تھے۔ جن میں انسانی جسم کے اندر ہڈیوں کی مخصوص بناوٹ۔ کھال کے فی مربع سنٹی میٹر خلیوں کی تعداد اور اسی قسم کے کوائف ہوتے تھے۔ لیکن چونکہ یہ ممکن ہی نہ تھا کہ کسی بھی دشمن کو چیک کرنے کے لئے پہلے اسے پکڑا جائے اور پھر اس کے سائنسی کوائف حاصل کئے جائیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر مشین صرف اس وقت ہی کام کر سکتی تھی جب کہ ٹارگٹ قابو میں آجانے کے بعد فرار ہو جائے اور اسے ٹریس کرنا ہو لیکن پہلی بار اسے کیسے پکڑا جائے۔ اس لئے سائنس دانوں نے اس پوائنٹ پر بے پناہ محنت کی تھی اور آخر کار وہ ایسا کمپیوٹر تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے جو صرف کسی انسان کی عام سی

تصویر کے ذریعے بھی اس کے اندر ہڈیوں کی مخصوص بناوٹ جو ہر انسان میں قدرت نے انگوٹھے کے نشانات کی طرح علیحدہ بنائی ہوتی ہیں۔ ٹریس کر لی جاتی تھی اور اسی طرح ہاتھوں یا چہرے کی تصویر سے کھال کا تجزیہ کر کے خلیوں کا گراف تیار کر لیا جاتا تھا۔ اسی طرح یہ مشین کسی بھی ملک کی فوج یا پولیس یا حکومت کے لئے ایک نادر ونایاب چیز بن سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک تھنڈر کی اس لیبارٹری میں اس پر مسلسل کام جاری تھا۔ بنیادی مشین تیار کر لی گئی تھی لیکن اب اس کی رینج کو بے پناہ وسعت دینے پر کام جاری تھا۔ اس وقت ڈاکٹر جیکسن اور ڈاکٹر سائمن اس مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی خوش قسمتی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک بار غار میں مین سیکشن کی سرچنگ کے ذریعے چیک ہو چکے تھے اس لئے انہیں ان کے کوائف حاصل کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی تھی۔

"سر آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایرک فیلڈ سے باہر ہیں۔ آپ نے تو انہیں بے ہوشی کے عالم میں بوبی کے سپرد کیا تھا اسے تو انہیں ہلاک کر دینا چاہئے تھا"...... جیکسن نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آگیا ہو۔

"اس نے مجھے باہر بلایا تھا تاکہ میں اس گیس کا توڑ لے کر اس کے پاس جاؤں جس سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ ان سے کوئی خاص بات پوچھنا چاہتی تھی۔ پھر وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر ایک مکان میں گئی۔ میں سمجھا کہ وہ مجھے پسند کرنے لگی ہے۔ ویسے وہ ہے

انتہائی خوبصورت۔ میں نے بھی اس سے پہلے صرف اس کا نام سنا ہوا
تھا۔ اس سے بات چیت اب ہوئی تھی اور پھر میں نے اسے مین سیکشن
کی سرچنگ مشین کی سکرین پر دیکھا تھا اور تمہیں معلوم ہے کہ
خوبصورتی اور حسن میری سب سے بڑی کمزوری ہے۔ لیکن وہ تو انتہائی
احمق ترین عورت ہے۔ انتہائی اذیت پسند عورت۔ اس نے اس
مکان میں چار لڑاکے پہلے ہی بھیج رکھے تھے اور پھر ان چاروں نے مل کر
مجھ پر حملہ کر دیا اور مجھے شدید زدوکوب کیا۔ جب میں انتہائی زخمی ہو کر
بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے جب ہوش آیا تو مجھ پر ایک ڈاکٹر جھکا ہوا تھا
جس نے میرے زخموں پر بینڈیج کی تھی اور مجھے طاقت کے انجکشن
لگائے تھے۔ اس سے میری حالت کسی حد تک سنبھل گئی تھی۔ اس
ڈاکٹر کے ساتھ شیرف لوتھر بھی تھا۔ پھر شیرف لوتھر نے ہی مجھے بتایا
کہ بوبی نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو معاف کر کے ایرک فیلڈ سے باہر
بھجوا دیا ہے اس کے آدمی مجھے پہاڑیوں تک چھوڑ گئے اور پھر ہیری نے
مجھے اندر منگوایا۔ پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف کی کال آئی۔ اس نے
مجھے بتایا کہ اب میں کسی صورت بھی لیبارٹری سے باہر نہیں جاؤں گا
میں چیختا چلاتا رہا اور بوبی سے انتقام لینے کی بات کی لیکن سیکشن
ہیڈ کوارٹر نے اس معاملے میں میری ایک نہ سنی۔ بس اسی لمحے میں
نے فیصلہ کر لیا کہ میں بوبی سے عبرت ناک انتقام لوں گا"۔ ڈاکٹر
سائمن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ جان بوجھ کر اس
بات کو چھپا گیا تھا کہ اسے زدوکوب بوبی نے خود کیا تھا کیونکہ اس

طرح جیکسن کے سامنے اس کی انا مجروح ہوتی تھی۔ اسی لئے اس نے
چار آدمیوں کا ذکر کر دیا تھا۔
"سر مشین کام کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے"...... اچانک
مشین کے سامنے کھڑے ایک آدمی نے مڑ کر ڈاکٹر سائمن سے کہا۔
اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔
"او کے سرچ کروان پاکیشیائی ایجنٹوں کو"...... ڈاکٹر سائمن نے
کہا اور اس آدمی نے مڑ کر مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کیے
اور مشین میں جیسے زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ بے شمار رنگ برنگے
چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے۔ بے شمار ڈائیلوں پر موجود مختلف
رنگوں کی سوئیاں تیزی سے ادھر ادھر حرکت کرنے لگیں۔ لیکن سکرین
آف تھی اور ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر جیکسن دونوں کی نظریں اس سکرین
پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جیسے ہی مشین ان
پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا ٹارگٹ فکس کر کے ان پر کام
مکمل کرے گی اس وقت سکرین روشن ہو جائے گی اور پھر وہی ہوا
زیادہ سے زیادہ دو یا تین منٹ بعد یکلخت سکرین ایک جھماکے سے
روشن ہوئی اور اس پر ایک کمرے کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔ جس
میں ایک عورت اور پانچ مرد موجود تھے۔ ایک آدمی فون کا رسیور کان
سے لگائے بات کر رہا تھا جب کہ دوسرے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔
"ہاں یہی ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں"۔ ڈاکٹر
سائمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آواز آنے لگ جائے گی سر"...... آپریٹر نے جواب دیا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اچانک کٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز مشین سے سنائی دی۔

"کیا پھر نیند تو نہیں آ گئی"...... بولنے والا بڑے رومانٹک موڈ میں بول رہا تھا۔

"عمران کیا تم مجھے پسند کرنے لگے ہو"...... اچانک ایک نسوانی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر سائمن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ یہ تو بوبی کی آواز ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے سر کہ بوبی اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے درمیان واقعی کوئی چکر موجود ہے۔ اسی لئے بوبی نے انہیں ہاتھ آ جانے کے باوجود چھوڑ دیا تھا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

"یہ گفتگو ریکارڈ ہو رہی ہے ناں"...... ڈاکٹر سائمن نے آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... آپریٹر نے جواب دیا اور ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر عمران اور بوبی کے درمیان فون پر ہونے والی گفتگو سننے میں مصروف ہو گیا۔ گفتگو خاصی طویل تھی اور جب بوبی نے ڈاکٹر سائمن کو زدوکوب کرنے کے بارے میں تفصیل سنانی شروع کی تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار چیخ پڑا۔

"بند کرو اس کی بکواس"...... ڈاکٹر سائمن کے لہجے میں بے پناہ

ہ تھا اور آپریٹر نے بجلی کی سی تیزی سے سوئچ بند کر دیا تو آواز سنائی ی بند ہو گئی۔ اب صرف تصویر نظر آ رہی تھی۔

"یہ عمران ہی اس پاکیشیائی گروپ کا لیڈر ہے۔ معلوم کرو کہ یہ گ کہاں ہیں۔ کس جگہ ہیں اور پھر ان کا فون نمبر ٹریس کرو"...... ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... آپریٹر نے کہا اور پھر تیزی سے اس نے مشین کے ئی بٹن دبا دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس کے اوپر ایک نقشہ نظر آنے لگا۔ اس نقشے پر ایک جگہ ایک سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا۔

"سر یہ لوگ کنساٹا کے ہوٹل ماروکی میں موجود ہیں"...... آپریٹر نے سکرین کے نیچے لکھے ہوئے کوڈ حروف پڑھتے ہوئے کہا۔

"مشین سے ان کے کمرے کا نمبر معلوم کرو"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور آپریٹر نے ایک بار پھر مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل"...... آپریٹر نے چند لمحوں بعد جواب دیا۔

"سپیشل فون لے آؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور آپریٹر تیزی سے ایک طرف ہٹا اور اس نے ایک الماری سے ایک کارڈلیس فون لا کر ڈاکٹر سائمن کے ہاتھ میں دے دیا۔ ڈاکٹر سائمن نے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... فون کے رسیور سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل ماروی کا نمبر بتاؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے تحکمانہ لہجے میں
کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ اسی لمحے سکرین پر عمران نے
رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ان کی طویل بات چیت اب ختم ہوئی تھی۔
اب وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ڈاکٹر سائمن نے جلدی سے آپریٹر
کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہوٹل ماروی"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"منیجر سے بات کراؤ میں ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر
سائمن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو منیجر رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں مسٹر منیجر۔ یہ بتاؤ کہ روم نمبر آٹھ
تیسری منزل کس کے نام پر بک کیا گیا ہے اور پھر فون آپریٹر سے کہہ دو
کہ وہ میری ان سے بات کرائے"...... ڈاکٹر سائمن نے اسی طرح
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سر آپ اپنا پورا تعارف تو کرائیں"...... دوسری طرف سے
منیجر نے کہا۔

"یو نانسنس۔ تم ڈاکٹر سائمن کو نہیں جانتے۔ چیف آف
سٹی"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف آف سٹی۔ اوہ اوہ تو آپ کنساٹا کے میئر ہیں مگر میئر صاحب
کا نام تو انتھونی ہے"...... منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نانسنس میں میئر انتھونی کا بھی باس ہوں۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ
کرو۔ ورنہ میں چاہوں تو تمہارا ہوٹل ایک لمحے میں زمین بوس بھی ہو
سکتا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے چیختے ہوئے کہا۔ اسے دراصل اس
بات پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں کوئی بات نہ کر سکتا
تھا اور اسے اس سے پہلے کبھی ایسی سچوئیشن سے ہی واسطہ نہ پڑا تھا کہ
وہ کوئی معقول بہانہ بنا لیتا بس وہ جو کچھ منہ میں آ رہا تھا کہے جا رہا تھا۔

"اوکے سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر صاحب کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی
خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

"یس"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل مسٹر ولیم کے نام پر بک ہے اور وہ کمرے
میں موجود ہیں۔ آپ ان سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ہوٹل
یکس چینج کا نمبر ڈائل کر دیں۔ آپریٹر ان سے آپ کی بات کرا دے
ا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہوٹل کے نمبر
کے ساتھ ایک چینج کا نمبر بھی بتا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ بھی
ختم ہو گیا۔

"یہ لوگ تو اٹھ کر جا رہے ہیں سر"...... اسی لمحے ڈاکٹر جیکسن نے
کہا تو ڈاکٹر سائمن نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایکس چینج ہوٹل ماروی"...... اسی لمحے وہی نسوانی آواز سنائی
دی۔

"کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل ولیم سے بات کرائیں ۔ میں ڈاکٹر سائ
بول رہا ہوں" .... ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں" .... آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔ اس وق
تک یہ لوگ باتیں کرتے ہوئے کمرے کے دروازے تک پہنچ چکے
کہ اچانک وہ سب تیزی سے مڑے اور پھر اس عمران نے جلدی
آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس ولیم بول رہا ہوں" ...... آواز سنائی دی لیکن یہ آواز مش
سے نکلنے والی آواز سے مختلف تھی ۔ جب کہ وہ سکرین پر دیکھ رہے
کہ بات وہی آدمی کر رہا تھا جو اس سے پہلے بوبی سے بات کر رہا تھا۔

"سنو مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیش
ایجنٹوں کے گروپ کے لیڈر ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام ڈا
سائمن ہے اور میں اس جگہ کا انچارج ہوں ۔ جہاں تک پہنچنے
کوشش میں تم غار میں داخل ہوئے تھے اور تمہیں بے ہوش کر کے
بوبی کے حوالے کیا گیا تھا" ...... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو اس نے
سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے اختیار اچھلتے دیکھا ا
سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"یس ڈاکٹر سائمن مجھے آپ کے متعلق سب کچھ معلوم ہے ۔ لیکن
آپ نے ہمیں کیسے ٹریس کر لیا" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"میں ڈاکٹر سائمن ہوں ۔ میرے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔

تم ٹریس کرنے کی بات کر رہے ہو ۔ اس وقت میں تمہیں اور تمہارے
ساتھیوں کو سکرین پر خود دیکھ بھی رہا ہوں اور تمہاری ابھی تھوڑی دیر
پہلے بوبی سے جو گفتگو ہوئی ہے وہ بھی میں نے پوری سن لی ہے" ۔
ڈاکٹر سائمن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر" ...... عمران کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو عمران ۔ تم نے کہا ہے کہ تمہیں میرے متعلق سب کچھ
معلوم ہے ۔ تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ بوبی نے میرے ساتھ کیا
سلوک کیا ہے اور میں بوبی سے انتقام لینا چاہتا ہوں ۔ عبرت ناک
انتقام اور اس انتقام کے سلسلے میں ہی میں نے تمہیں ٹریس کر کے
کال کیا ہے ۔ تمہارا مقصد لیبارٹری سے پاکیشیائی سائنس دان کو لے
جانا ہے ۔ ڈاکٹر عالم رضا کو ۔ یہی مشن ہے ناں تمہارا" ...... ڈاکٹر
سائمن نے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر سائمن واقعی ہمارا یہی مشن ہے" ...... عمران نے
جواب دیا۔

"تو میں تمہارا یہ مشن مکمل کرا سکتا ہوں ۔ لیکن اس طرح کہ اس
کا علم بوبی کو نہ ہو سکے ۔ میں چاہتا ہوں کہ بعد میں جب تمہارے مشن
کی تکمیل کا ہیڈ کوارٹر کو علم ہو تو اسے بوبی کی نااہلی سمجھا جائے اور
اسے ہیڈ کوارٹر اپنے اصولوں کے تحت موت کی سزا دے اور بوبی
عبرت ناک موت مرے" ...... ڈاکٹر سائمن نے بڑے جذباتی لہجے
میں کہا۔

"جو کچھ اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ اس لحاظ سے انتقام لینا واقعی تمہارا حق ہے۔ لیکن یہ کس طرح ہو گا۔ بوبی تو وہاں ایرک فیلڈ میں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"سنو ایک ایسا راستہ ہے جو لیبارٹری کے اندر سے پہاڑیوں کے باہر ایرک فیلڈ کی حدود سے بھی باہر کھنڈرات میں نکلتا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن وہ راستہ تو بند ہے۔ میں اسے چیک کر چکا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہاں وہ واقعی بند ہے۔ لیکن اسے کھولا جا سکتا ہے۔ اسے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم میرے کنٹرول میں ہے۔ تم نے وہ راستہ دیکھا ہوا ہے تو پھر تمہیں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ میں راستہ کھول کر تمہیں لیبارٹری کے اندر آنے کا موقع دوں گا۔ تم وہاں سے ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر واپس چلے جانا۔ میں راستہ بند کر دوں گا اور دوسرے روز ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دوں گا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے۔ تم وہاں کوئی ایسی چیز چھوڑ جانا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ کام تمہارا ہے۔ اس طرح تمہارے مشن کی بھی تکمیل ہو جائے گی اور میرا انتقام بھی پورا ہو جائے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر سائمن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم ہمیں وہاں دوبارہ پہلے کی طرح بے ہوش یا ہلاک نہ کرا دو گے"...... عمران نے

کہا۔

"اگر مجھے یہ کام کرنا ہوتا تو میں تمہیں ٹریس کرنے کے بعد تمہیں فون کرنے کی کیوں تکلیف کرتا۔ میرے ایک فون پر یہ پورا ہوٹل جس میں تم رہ رہے ہو۔ پلک جھپکنے میں تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ ڈاکٹر سائمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو کھنڈرات میں بھجوا دو اور ہم اسے ساتھ لے کر واپس چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن پھر کسی کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ کام تم نے کیا ہے۔ تم اپنی کوئی خاص نشانی کیسے لیبارٹری میں چھوڑو گے"...... ڈاکٹر سائمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کسی آدمی کو ڈاکٹر عالم رضا کے ساتھ بھیج دینا میں اسے اپنا خصوصی کارڈ دے دوں گا۔ وہ واپس جا کر وہ کارڈ لیبارٹری میں رکھ دے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے قدموں کے نشانات اس راستے پر بن جائیں بلکہ لیبارٹری میں ڈاکٹر عالم رضا کے کمرے تک اور وہاں کمرے میں تمہاری انگلیوں کے نشانات بھی ہوں۔ اس طرح ثبوت پختہ ہو جائے گا۔ اس لئے لامحالہ تمہیں اندر لیبارٹری تک تو آنا ہی ہو گا"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ واقعی پختہ ثبوت ہے۔ گڈ۔ تم تو میری توقع سے بھی کہیں زیادہ ذہین ہو ڈاکٹر سائمن۔ لیکن ہم اپنا تحفظ بھی چاہتے ہیں ڈاکٹر

سائمن ۔ یہ ہماری مجبوری ہے ۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ وہاں
کھنڈرات میں بذات خود تشریف لے آیئے ۔ ہمارے ساتھ لیبارٹری
پہنچیں ڈاکٹر عالم رضا کو ہمارے ساتھ بھیجیں اور خود بھی ہمارے ساتھ
آدھے راستے تک آئیں ۔ اس کے بعد آپ واپس چلے جائیں ۔ ہم ڈاکٹر
عالم رضا کو لے کر چلے جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ۔ مجھے منظور
ہے "...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

" شکریہ ڈاکٹر سائمن ۔ اب آپ بتا دیں کہ ہم کس وقت وہاں
کھنڈرات میں پہنچیں "...... عمران نے کہا۔

" تم کنسانا سے ایرک فیلڈ پہنچتے پہنچتے دو گھنٹے لو گے ۔ اس ۔
ڈھائی گھنٹے بعد میں وہاں پہنچ جاؤں گا ۔ اگر تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہو
پھر میں تمہیں اپنی خاص فریکونسی بتا دیتا ہوں ۔ تم وہاں کھنڈرات میں
پہنچ کر مجھے ٹرانسمیٹر پر کال دینا "...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

" آپ فریکونسی بتائیں ۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا "...... عمران نے
اور ڈاکٹر سائمن نے فریکونسی بتا دی ۔

" ٹھیک ہے ڈاکٹر میں کھنڈرات میں پہنچتے ہی آپ کو کال کر دوں
گا "...... عمران نے کہا۔

" او ۔ کے میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا ۔ گڈ بائی "...... ڈاکٹر
سائمن نے کہا اور فون آف کر دیا۔

" اب اس مشین کو آف کر دو اور ڈاکٹر جیکسن تم میرے ساتھ

و "...... ڈاکٹر سائمن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے پہلے آپریٹر سے اور پھر
ڈاکٹر جیکسن سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ آپ نے باہر جانے کا کیسے کہہ دیا سر "...... دفتر میں پہنچتے ہی
ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

" وہ بہت چالاک بن رہے ہیں اور میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ خوف کی
وجہ سے ہماری آفر ہی قبول نہ کریں ۔ پھر انہیں ڈاکٹر عالم رضا کو لینے
کے لئے لیبارٹری میں آنا تو ہے ۔ یہاں تم الرٹ ہو گے اور ہم آسانی
سے انہیں بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں گے "...... ڈاکٹر سائمن نے
جواب دیا۔

" واقعی ڈاکٹر آپ کی ذہانت کا جواب نہیں ہے ۔ ویسے آپ نے
پیروں اور انگلیوں کے نشانات والی جو بات کی ہے وہ تو واقعی بے پناہ
ذہانت کی دلیل ہے "...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا اور سائمن بے اختیار
مسکرا دیا۔

" شکریہ ۔ میں تمہیں یہاں اس لئے لے آیا ہوں کہ اب ہمیں آئندہ
کی پلاننگ پوری طرح ڈسکس کر لینی چاہئے تاکہ ہمارا پلان سو فیصد
کامیاب رہے "...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور ڈاکٹر جیکسن نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

"اب یہ عمران لامحالہ ان آٹھ گھنٹوں میں لیبارٹری سے ا
سائنس دان نکالنے اور اسے تباہ کرنے کی کوشش کرے گا"...... بو
نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے لوتھر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکر
کر کہا۔

"لیکن مس وہ تو ایسے لہجے میں بات کر رہا تھا جیسے واقعی لیبارٹ
تباہ ہو جائے گی"...... لوتھر نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں ایسے ایجنٹوں کی نفسیات جانتی ہوں۔ اس
مقصد صرف اتنا تھا کہ میں گھبرا کر اپنی جان بچانے کے لئے ایرک ف
سے باہر آ جاؤں اور پھر وہ اپنی کارروائی کسی بھی انداز میں کر سکے
لیبارٹری کو تباہ کرنا تو ایک طرف وہ لیبارٹری تک ساری زندگی
جدوجہد کرتا رہے تب بھی نہیں پہنچ سکتا"...... بوبی نے مسکرا
ہوئے کہا تو لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہی ہیں کہ اب وہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کی
کوشش کرے گا"...... لوتھر نے کہا۔

"ہاں میں نے اسی لئے اس سے ایسی باتیں کی ہیں تاکہ یہ اس کی انا
کا مسئلہ بن جائے اور وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے فوری کر گزرے۔ کیونکہ
میں زیادہ عرصہ یہاں قیدیوں کی طرح نہیں گزار سکتی اور جہاں تک
میں اس کی فطرت کو سمجھی ہوں وہ ناکام واپس جانے سے مرجانا زیادہ
بہتر سمجھے گا اور گو مجھے یہ شخص پسند آیا ہے لیکن اب میری چھٹی حس کہہ
رہی ہے کہ اس کی موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... بوبی
نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں اب کوئی خاص پلاننگ کرنی ہو گی"...... لوتھر نے کہا۔

"نہیں کسی پلاننگ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جیسے ہی ایرک فیلڈ
کے قریب پہنچے گا۔ مجھے خود ہی تفصیلی اطلاع مل جائے گی۔ سپیشل ریز
کا دائرہ اپنا کام کر رہا ہے"...... بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے مس کہ وہ اس بار ایرک فیلڈ میں داخل ہونے کی
بجائے کھنڈرات کی طرف سے براہ راست پہاڑیوں میں ہی داخل
ہونے کی کوشش کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر استعمال
کرے"...... لوتھر نے کہا۔

"احمق تو نہیں ہو گئے ہو لوتھر۔ کنساتا میں کوئی ہیلی کاپٹر موجود
نہیں ہے اور اگر ہو بھی سہی تو ہر طرف ہماری چیک پوسٹس موجود

ہیں۔ہیلی کاپٹر غیر مرئی شعاعوں سے تو نہیں بنا ہوا ہوگا کہ کسی کو نظر
ہی نہ آسکے اور اگر بفرض محال وہ وہاں اتر بھی جائے تو پھر بھی وہ کیا
کرے گا۔لیبارٹری کو باہر سے کسی صورت تباہ نہیں کیا جاسکتا اور ان
پہاڑیوں پر ایٹم بم کیوں نہ پھینک دیا جائے تب بھی لیبارٹری کا
معمولی سا نقصان بھی نہیں پہنچ سکتا اور اس کے علاوہ وہ آسانی سے مارا
بھی جائے گا کیونکہ اب سیکشن ہیڈ کوارٹر نے لامحالہ ڈاکٹر سائمن کو
احکامات دے دیئے ہوں گے اور ڈاکٹر سائمن لاکھ عیاش فطرت سہی۔
وہ بہرحال سیکشن ہیڈ کوارٹر کے احکامات سے روگردانی کرنے کی
جرأت نہیں کر سکتا"......... بوبی نے کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا
دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او۔کے مس پھر مجھے اجازت دیں تاکہ میں خود اپنی نگرانی میں
چیکنگ کرا سکوں"......... لوتھر نے کہا۔

"ہاں تم جاؤ۔عمران کنساٹا سے بول رہا تھا۔اسے یہاں تک پہنچنے
میں کم از کم دو ڈھائی گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔اس لئے میں اس
دوران ہلکی سی نیند کا لطف لے لوں"......... بوبی نے کہا اور لوتھر نے
سلام کیا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تمہاری موت واقعی میرے ہاتھوں لکھ دی گئی تھی عمران۔اسی
لئے تم اب تک تمام سپر ایجنٹوں کے ہاتھوں بچتے رہے ہو اور تقدیر کا
فیصلہ بہرحال میں نہیں بدل سکتی۔مجبوری ہے ورنہ حقیقتاً میرا دل
نہیں چاہ رہا کہ تمہیں ہلاک کروں"......... بوبی نے کرسی سے اٹھ کر

طتہ بیڈ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔بیڈ پر لیٹ کر اس نے آنکھیں
بند کیں اور سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن ظاہر ہے اب نیند اتنی
جلدی نہ آ سکتی تھی۔پھر اسی عالم میں نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ
اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بوبی نے بے اختیار ایک جھٹکے سے
آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس نے وہیں بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"......... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"لوتھر بول رہا ہوں مس"......... دوسری طرف سے لوتھر کی آواز
سنائی دی۔

"اب کیا ہے"......... بوبی نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا کیونکہ
بہرحال اتنا تو وہ جانتی تھی کہ اس قدر جلد عمران اور اس کے ساتھی
کنساٹا سے یہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔

"کنساٹا کے ہوٹل مارڈی کا منیجر رالف آپ سے فوری بات کرنا
چاہتا ہے"......... دوسری طرف سے لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار
چونک پڑی۔

"رالف۔کیوں اسے کیا ہو گیا ہے۔بہرحال بات کراؤ۔کوئی
بزنس کا معاملہ ہو گا"......... بوبی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔کیونکہ
مارڈی ہوٹل اس کا ملکیتی ہوٹل تھا اور رالف اس ہوٹل کا منیجر تھا۔

"ہیلو مس بوبی میں رالف بول رہا ہوں مارڈی ہوٹل سے"۔چند
لمحوں بعد رالف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے یہاں"....... بوبی نے ناخوشگوار اور سخت سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مس بوبی ایک انتہائی حیرت انگیز خبر ہے میرے پاس۔ آپ کسی لیبارٹری اور اس کے انچارج ڈاکٹر سائمن کو جانتی ہیں"....... رالف نے کہا تو بوبی اس طرح اچھلی جیسے بیڈ کے گدے کے نیچے موجود سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم کیسے جانتے ہو ان کے متعلق"۔ بوبی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس ہوٹل کا کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل ایک آدمی ولیم کے نام سے بک ہوا ہے۔ اس کے ساتھ چار دوسرے کمرے بھی بک ہوئے ہیں۔ میں اپنے دفتر میں موجود تھا کہ ایک صاحب کا فون آیا۔ انہوں نے اپنا نام ڈاکٹر سائمن بتایا۔ ان کا کہنا تھا کہ میں بتاؤں کہ کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل کس کے نام بک ہے۔ چونکہ ایسی معلومات ہوٹل بزنس کے تحت عام افراد کو نہیں بتائی جا سکتیں۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کون صاحب ہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ سٹی چیف ہیں۔ میں بڑا حیران ہوا کہ سٹی چیف یعنی میئر تو انتھونی صاحب ہیں۔ لیکن چونکہ وہ انتہائی تحکمانہ لہجے میں بات کر رہے تھے اس لئے میں نے معلومات حاصل کر کے انہیں بتا دیا کہ کمرہ نمبر آٹھ ولیم کے نام بک ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں ان کا فون اس کمرے سے ملوا دوں۔ میں اس بات پر بے حد حیران ہوا تھا کہ وہ مینجر کو ایسی بات کہہ رہے ہیں۔ بہرحال میں

نے انہیں ہوٹل ایکس چینج کا نمبر دے کر کہہ دیا کہ وہ آپریٹر سے کہیں تو وہ اس کمرے سے کال ملوا دے گا۔ لیکن میرے ذہن میں ان ڈاکٹر سائمن کی طرف سے تجسس نمودار ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے چینج آپریٹر سے کہا کہ وہ ڈاکٹر سائمن اور ولیم کے درمیان ہونے والی بات چیت میرے فون سے بھی کنکٹ کر دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور جب آپ کا نام آیا تو میں بے اختیار اچھل پڑا۔ میں نے فوراً ایکس چینج آپریٹر کو انٹرکام پر کہا کہ وہ یہ کال ٹیپ کر لے۔ چنانچہ یہ کال ٹیپ ہو گئی ہے۔ اس میں آپ کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کا بھی ذکر تھا۔ اس لئے میں آپ سے فوری بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کال سے ہی مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ آپ ایرک فیلڈ میں ہیں اس لئے میں نے شیرف لوتھر کو فون کیا اور آپ سے بات کرانے کے لئے کہا"....... رالف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"میرا ذکر اور ولیم اور ڈاکٹر سائمن کے درمیان ہو رہا تھا کیا مطلب"....... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ تو کسی ولیم کو نہ جانتی تھی۔

"اس کال سے یہ بھی علم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سائمن سے پہلے آپ کی اور اس ولیم کے درمیان بھی فون پر بات ہوتی رہی ہے"....... دوسری طرف سے رالف نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ولیم علی عمران ہے۔ اس سے ڈاکٹر سائمن نے بات کی ہے"....... بوبی کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔

"یس مس عمران کا نام لیا گیا تھا"........ رالف نے جواب دیا۔

"جلدی سنواؤ وہ ٹیپ جلدی سنواؤ"........ بوبی نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"........ دوسری طرف سے رالف نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی رسیور سے ڈاکٹر سائمن کی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر سائمن ہوں میرے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ تم ٹریس کرنے کی بات کر رہے ہو۔ اس وقت میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو سکرین پر خود دیکھ بھی رہا ہوں اور تمہاری ابھی تھوڑی دیر پہلے بوبی سے جو گفتگو ہوئی ہے وہ بھی میں نے پوری سنی ہے"۔ ڈاکٹر سائمن بڑے فخریہ لہجے میں بول رہا تھا اور بوبی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو پھر"........ ایک اور آواز سنائی دی اور بوبی نے عمران کی آواز پہچان لی۔

"سنو عمران۔ تم نے کہا ہے کہ تمہیں میرے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ بوبی نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے"........ ڈاکٹر سائمن بڑے غصیلے انداز میں بات کر رہا تھا اور جیسے جیسے اس کی بات آگے بڑھ رہی تھی۔ بوبی کے چہرے پر غصے کے تاثرات ویسے ہی بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اس کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ گفتگو جاری تھی اور بوبی بیٹھی یہ ساری باتیں سنتی رہی۔ طویل گفتگو جب ختم ہوئی تو بوبی نے بے اختیار

ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے ٹیپ سن لی مس"........ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رالف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں اور سنو رالف تم نے واقعی ایک اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے آج سے تمہاری تنخواہ ڈبل ہو گی یہ میری طرف سے تمہارا انعام ہے"........ بوبی نے کہا۔

"تھینک یو مس۔ میں آپ کا خادم ہوں۔ اس ولیم اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا حکم ہے"........ رالف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں تم نے کچھ نہیں کرنا۔ بلکہ تم نے اس ولیم اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کی ہوا بھی نہیں لگنے دینی کہ تم نے کال سنی ہے یا ٹیپ کی ہے اور اس فون ایکس چینج آپریٹر کو بھی فوراً ہوٹل سے گھر بھجوا دو۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور میرا فائدہ اسی میں ہے کہ انہیں یکسر اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے"........ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"........ رالف نے جواب دیا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔

"تو ڈاکٹر سائمن اب انتقام کے جوش میں اس قدر احمق بن چکا ہے نانسنس۔ اگر رالف یہ کال ٹیپ نہ کرتا اور مجھے اطلاع نہ کرتا تو واقعی عمران کی بات سچ ثابت ہو جاتی۔ آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر وہ پاکیشیائی سائنس دان کو بھی نکال کر لے جاتا اور لیبارٹری بھی تباہ ہو

جاتی اور میں یہاں بیٹھی مکھیاں ہی مارتی رہ جاتی ۔ گڈ گاڈ ۔ واقعی قسمت
مجھ پر مہربان ہے" .... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بیڈ سے اتر
کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر
آئی تو اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس موجود تھا ۔ بیلٹ کے
ساتھ دونوں اطراف میں سیاہ رنگ کے ہولسٹرز موجود تھے جن میں سے
ایک میں مشین پسٹل اور دوسرے میں سے گیس پسٹل کے دستے نظر آ
رہے تھے ۔ وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر
کمرے سے باہر آ کر وہ راہداری میں تیزی سے چلتی ہوئی اپنے دفتر کی
طرف بڑھ گئی ۔ وہ اب لوتھر کو بلا کر نہ صرف عمران اور اس کے
ساتھیوں کو پوری طرح گھیرنا چاہتی تھی بلکہ وہ اب ڈاکٹر سائمن کو بھی
ایسا سبق سکھانا چاہتی تھی کہ وہ باقی ساری عمر بلبلانے میں ہی گزار
دے ۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے
چیف جیکسن کو اس ساری سازش کی اطلاع کر دے ۔ لیکن پھر اس نے
اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیکسن نے فوراً ہی ڈاکٹر
سائمن کو کال کر کے باہر جانے سے منع کر دینا ہے اور پھر ڈاکٹر سائمن
ہو سکتا ہے ساری بات سے ہی مکر جائے ۔ چونکہ وہ انتہائی قابل
سائنسدان تھا اس لئے وہ بچ سکتا تھا ۔ لیکن جب وہ رنگے ہاتھوں پکڑا
جائے گا تو پھر وہ ہولناک سزا سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا ۔
دفتر میں پہنچ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور آفس انچارج کو
لوتھر کو بلوا کر فوراً اس کے پاس بھجوانے کا کہہ کر وہ میز کے پیچھے کرسی پر

بیٹھ گئی ۔ وہ اب کوئی ایسی پلاننگ سوچنا چاہتی تھی جس سے سارے
معاملات بالکل اسی کی مرضی کے عین مطابق تکمیل پا سکیں ۔ ابھی وہ
اسی سوچ وبچار میں مصروف تھی کہ دفتر کا دروازہ کھلا اور لوتھر اندر
داخل ہوا ۔
"آپ تو سو رہی تھیں مس ۔ پھر یہ لباس اور دفتر میں آپ کی آمد ۔
خیریت ہے" .... لوتھر نے اندر آ کر سلام کرنے کے بعد انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔
"بیٹھو لوتھر ایک اہم ترین بات سامنے آئی ہے" .... بوبی نے کہا
اور لوتھر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا ۔
"کون سی بات مس" .... لوتھر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے
میں کہا تو بوبی نے رالف کی کال اور پھر ٹیپ کی ساری تفصیلات دوہرا
دیں ۔
"اوہ ۔ اوہ ۔ مس ۔ یہ تو غداری ہے ۔ ڈاکٹر سائمن اس طرح
غداری بھی کر سکتا ہے ۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا" .... لوتھر نے
غصیلے لہجے میں کہا ۔
"وہ انتقام کے جوش میں اندھا ہو رہا ہے" .... بوبی نے کہا ۔
"لیکن جو تفصیلات آپ نے بتائی ہیں ۔ اس میں ایک بات سمجھ
نہیں آ رہی کہ آخر ڈاکٹر سائمن عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری
کے اندر کیوں لے جانا چاہتا ہے ۔ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو باہر بھی تو بھجوا
سکتا تھا ۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی دراصل گیم کھیل رہا

ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری کے اندر لے جا کر انہیں ہلاک کر دے گا"...... لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار مسکرا دی۔

"ہاں تم نے درست سمجھا ہے وہ بھی یہی چاہتا ہے۔ میں اس کی ساری پلاننگ سمجھ گئی ہوں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری کے اندر لے جا کر ہلاک کرے گا اور پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع دے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی پراسرار طور پر اندر داخل ہوئے اور اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اس طرح وہ مجھے نااہل اور غیر ذمہ دار ثابت کرانا چاہتا ہے تاکہ مین ہیڈ کوارٹر مجھے اس نااہلی کی سزا دے سکے۔ اس طرح اس کا انتقام پورا ہو جائے گا"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی نااہلی کس طرح ثابت ہوگی۔ وہ سرنگ تو ایرک فیلڈ کے ایریے سے باہر ہے"...... لوتھر نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ انہیں ہلاک کر کے ایرک فیلڈ والے قصبے کی طرف کسی بھی غار میں پھینکوا کر یہ ثابت کر دے گا کہ یہ لوگ ایرک فیلڈ کے قصبے میں داخل ہونے کے بعد لیبارٹری میں داخل ہونے جا رہے تھے کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا جس طرح وہ پہلے انہیں بے ہوش کر چکا ہے"...... بوبی نے جواب دیا۔

"ہاں ایسا تو ہو سکتا ہے۔ تو آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو وہ ٹیپ سنوا دیں۔ اس طرح آپ پر کوئی حرف نہ آئے گا۔ لیکن اس طرح یہ

خطرناک ایجنٹ تو بہرحال ختم ہو ہی جائیں گے"...... لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تم بھی ڈاکٹر سائمن کی طرح احمق ہی ثابت ہو رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران جیسا ایجنٹ جو اب تک بلیک تھنڈر کے کئی سپر ایجنٹوں کو ناکام کر چکا ہے۔ اس احمق ڈاکٹر سائمن کے جال میں پھنس جائے گا۔ میں نے تمہیں تفصیل بتائی اور جس طرح تم اتنی معمولی سی بات سمجھ گئے ہو کہ ڈاکٹر سائمن لیبارٹری میں لے جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا پلان بنائے ہوئے ہے۔ کیا عمران یہ بات نہیں سمجھ سکا ہو گا۔ گو اس نے ڈاکٹر سائمن کے سامنے یہی اصرار کیا کہ وہ اندر نہیں جانا چاہتا۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ ایسا صرف ڈاکٹر سائمن کو مطمئن کرنے کے لئے کر رہا تھا۔ ورنہ اس کا مشن صرف پاکیشیائی سائنس دان کو ساتھ نہیں لے جانا وہ لامحالہ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ دوبارہ اس پاکیشیائی سائنس دان کو اغوا نہ کرایا جا سکے۔ ورنہ بلیک تھنڈر کے لئے یہ مشکل بات نہیں ہے کہ وہ اس پاکیشیائی سائنس دان کو دوبارہ اغوا کرا لے۔ لیکن جب لیبارٹری تباہ ہو جائے گی تو پھر ساری بنیاد ہی ختم ہو جائے گی"۔ بوبی نے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے مس"...... لوتھر نے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ ٹیپ کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر سائمن کے گٹھ جوڑ کی فلم بھی تیار کر لوں اور انہیں

اس وقت گرفتار کر لیا جائے جب ڈاکٹر سائمن کھنڈرات میں پہنچے۔
میں عمران کا لیبارٹری کے اندر داخل ہونے کا رسک نہیں لے سکتی۔
بوبی نے کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی گرفتاری کیوں مس۔ انہیں گولیوں
سے کیوں نہ اڑا دیا جائے۔ یہ زیادہ آسان رہے گا۔ البتہ ڈاکٹر سائمن کو
گرفتار کیا جاسکتا ہے"......... لوتھر نے کہا۔

"نہیں یہ لوگ انتہائی تیز فعال اور تجربہ کار لوگ ہیں۔ پہلی گولی
چلتے ہی یہ صورت حال کو نہ صرف سمجھ جائیں گے بلکہ یہ فوری عمل
کے تحت سچوئیشن کو بدل بھی سکتے ہیں اور اگر بدل نہ بھی سکے تو یہ
لامحالہ فرار ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ یہ موقع ہمیں شاید نہ مل سکے کہ
ہم انہیں گرفتار کر سکیں۔ جب کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی مدد
سے یہ سب اکٹھے ہی بے ہوش ہو جائیں گے۔ باقی رہی ان کی موت تو
ان کی بے ہوشی کے بعد انہیں تو ایک بچہ بھی مار سکتا ہے"......... بوبی
نے کہا۔

"ٹھیک ہے مس لیکن کس طرح۔ کیا ہم وہاں کھنڈرات میں جا کر
چھپ جائیں گے"......... لوتھر نے کہا۔

"نہیں میں نے اس کے لئے نئی اور فول پروف پلاننگ کی ہے۔
مجھے معلوم ہے کہ عمران بے حد کایاں اور ہزار آنکھیں رکھنے والا آدمی
ہے۔ وہ لامحالہ کھنڈرات میں داخل ہونے سے پہلے اس کی چیکنگ
کرے گا اور اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر وہ غائب ہو جائے گا۔

اس لئے ہم وہاں کچھ بھی نہیں کریں گے بلکہ ہم پہاڑیوں کے شمال میں
واقع چیکنگ ٹاور نمبر فارٹی پر موجود رہیں گے۔ وہاں سے کھنڈرات کا
درمیانی فاصلہ تقریباً دو کلو میٹر ہے اور اس قدر فاصلہ ہونے کی وجہ سے
ظاہر ہے کہ اس ٹاور کی طرف کسی کا خیال بھی نہ جائے گا۔ لیکن
ہمارے پاس وائڈ رینج ایکس ون مشین موجود ہے۔ اس کی مدد سے ہم
وہیں اس ٹاور پر بیٹھے بیٹھے کھنڈرات کو بغیر کسی روشنی کے چیک بھی
کرتے رہیں گے اور اس مشین سے ہم وہاں انتہائی زود اثر زوم گیس
بھی فائر کر سکتے ہیں۔ بس اس کے لئے ان کھنڈرات میں زوم گیس
سپلائر رکھنا ہو گا اور سپلائر زیادہ بڑا نہیں ہے اور اسے وہاں انتہائی آسانی
سے کسی بھی بڑے سوراخ میں اس طرح چھپایا جا سکتا ہے کہ اس کا
رخ چیکنگ ٹاور پر رکھی ہوئی مشین کی طرف ہو۔ اندھیرے کی وجہ
سے اس کے بارے میں کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور ہم یہاں بیٹھے
اطمینان سے صرف ایک بٹن دبا کر وہاں جس وقت چاہیں گیس فائر کر
کے انہیں بے ہوش کر سکیں گے۔ ہمیں خاص طور پر اس بات کا فائدہ
حاصل رہے گا کہ نہ ہی عمران کو اور نہ ہی ڈاکٹر سائمن کو اس بارے
میں علم ہے کہ ہم ان کی اس کارروائی کے بارے میں باخبر ہو چکے
ہیں"......... بوبی نے کہا۔

"یس مس۔ آپ نے واقعی ان حالات میں فول پروف پلاننگ کی
ہے"......... لوتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ ایکس ون زوم مشین کو اس چیک پوسٹ کے اوپر

پہنچانے کے انتظامات کراؤ اور وہاں ہمارے بیٹھنے کے بھی انتظامات
کراؤ۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ قصبے میں موجود افراد میں کسی کو
بھی اس ساری کارروائی کا علم نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح
فراست نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پہلے مدد کی تھی اس طرح ہو
سکتا ہے کہ یہاں کوئی اور آدمی بھی موجود ہو جو اس کا مخبر ہو اور کیسا
سپلائر مجھے لاوو میں جا کر کھنڈرات میں اسے نصب کرا دوں گی"........
بوبی نے کہا اور لوتھر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمام کام انتہائی راز داری سے ہونے چاہئیں اور جلدی بھی نہ
ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"........ بوبی نے کہا اور لوتھر نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دفتر کے بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔

جیپ سست روی سے ایرک پہاڑی کے عقبی سمت میں واقع
کھنڈرات کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے نقشہ دیکھنے کے
بعد ایک متروک راستہ اس مقصد کے لئے منتخب کیا تھا۔ کیونکہ وہ
نہیں چاہتا تھا کہ ایرک فیلڈ میں موجود بوبی کو جیپ کی اس طرف
جانے کی اطلاع مل سکے۔ یہی وجہ تھی کہ جیپ تیز رفتاری کی بجائے
سست روی سے آگے بڑھ رہی تھی جیپ اس وقت کسی باقاعدہ راستے
کی بجائے ایک خشک اور ناہموار کھیت میں سے گزر رہی تھی۔ اس
لئے جیپ اس بری طرح اچھل رہی تھی کہ جیسے سڑک کی بجائے وہ
کھلنے اور بند ہونے والے سرنگوں پر چل رہی ہو۔

"یہ کس مصیبت میں پھنسا دیا تم نے۔ اچھا خاصا راستہ موجود
تھا"........ عقبی سیٹ پر بیٹھے اور مسلسل اچھلتے ہوئے تنویر نے
بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زندگی کا راستہ اس طرح کا ہوتا ہے اور زندگی کی گاڑی بھی اسی انداز میں اس راستے پر چلتی ہے۔ اس لئے گھبراؤ نہیں"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کا بھی کوئی نہ کوئی راستہ تو بہر حال ہوتا ہی ہے۔ یہاں تو سرے سے راستہ ہی موجود نہیں ہے"....... تنویر نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے کھیت کے اندر راستہ کہاں سے آ جائے گا۔ لیکن گھبراؤ نہیں ابھی ہم راستے تک پہنچ جائیں گے۔ وہاں قدرے آسانی رہے گی"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس راستے سے آخر آنے کی ضرورت کیا تھی"....... سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"تاکہ بوبی تک ہماری واپسی کی اطلاع نہ پہنچ سکے۔ ہو سکتا ہے اس نے مختلف پوائنٹس پر مخبر بٹھا رکھے ہوں"....... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب آپ کا پلان کیا ہے۔ ڈاکٹر سائمن تو بہر حال ہمیں اندر اس لئے لے جانا چاہتا ہے کہ ہمیں ہلاک یا بے ہوش کر سکے گو آپ نے اسے ساتھ رکھنے کی شرط لگا دی ہے لیکن وہ بلیک تھنڈر کی لیبارٹری ہے۔ وہاں نجانے کس کس قسم کے آلات موجود ہوں"....... اس بار صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات آپ سب کو بتانی تھی کہ قدرت نے ہمیں مشن مکمل کرنے کا یہ سنہری موقع عطا کیا ہے۔ ورنہ حقیقتاً مجھے اس مشن کو مکمل

کرنے کا کوئی پلان سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ لیکن اب یہ موقع مل گیا ہے ڈاکٹر سائمن کا پلان بھی آپ سب سمجھ گئے ہوں گے وہ ہمیں لیبارٹری کے اندر لے جا کر ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اس طرح وہ بوبی کو نااہل ثابت کر کے اسے سزا دلوا کر اپنا انتقام پورا کر سکے۔ لیکن ہم نے اس کے مقابل دو کام کرنے ہیں۔ ڈاکٹر سائمن کا پلان بھی ناکام کرنا ہے۔ لیبارٹری کے اندر سے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو بھی باہر نکالنا ہے اور لیبارٹری کو اس وقت تباہ کرنا ہے جب ہم ڈاکٹر عالم رضا سمیت کسی ایسی محفوظ جگہ تک پہنچ جائیں جہاں بلیک تھنڈر کے ہاتھ دوبارہ نہ پہنچ سکیں"....... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ہو گا کیسے۔ یہی تو میں پوچھ رہا ہوں"....... صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے۔ لیکن یہ پلاننگ اس وقت کام کر سکتی ہے جب کہ ڈاکٹر سائمن ہم میں سے کس کے قدوقامت کا ہو۔ لیبارٹری کے اندر جو کچھ بھی ہو گا۔ بہر حال ڈاکٹر سائمن کے حکم سے ہی ہو گا۔ اگر ڈاکٹر سائمن کی جگہ ہمارا کوئی آدمی لے لے اور ڈاکٹر سائمن سے باہر یہ معلوم کر لیا جائے کہ اس نے اندر ہمارے لئے کیا جال پھیلا رکھا ہے۔ اس طرح ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں گے لیکن اگر وہ ہم میں سے کسی کے قدوقامت کا نہ ہوا تو پھر اس سے صرف باہر پوچھ گچھ ہو گی اور جو کچھ وہ بتائے گا۔ اس کے مطابق آگے پلاننگ ہو گی"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ نے اس سارے پلان میں بوبی کو یکسر نظر

انداز کر دیا ہے۔اس کی کیا وجہ ہے پہلے تو آپ نے کبھی ایسا نہیں
کیا"...... اچانک صفدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔
"بوبی کو نظر انداز کر دیا ہے۔کیا مطلب ۔بوبی کو اس کارروائی کا
سرے سے علم ہی نہیں ہے اور اسے اس کارروائی سے لاعلم رکھنے کے
لئے تو ہم اس ناقابل برداشت راستے پر سے گذر کر جا رہے ہیں"۔
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"آپ کو کوئی امکان بھی بہرحال نظر انداز نہیں کرنا چاہئے"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن تمہارے ذہن میں آخر بوبی کے حوالے سے کیا بات آئی ہے
تم تفصیل سے بات کرو ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات سے کوئی نئی بات
سامنے آجائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"بوبی کنساتا میں مستقل طور پر رہتی ہے۔وہاں خاصی بااثر ہے۔
اس کا وہاں گروپ بھی ہے جو خاصا فعال ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا
ہے وہ خاصی امیر عورت ہے۔ایسی عورتیں عام کوٹھیاں یا کمرشل
ادارے نہیں خریدا کرتیں بلکہ ان کی ملکیت میں ہوٹل ، کلب ، بارز
اور جوئے خانے وغیرہ ہوتے ہیں۔اس لئے ہو سکتا ہے کہ جس ہوٹل
میں ہم رہ رہے ہیں۔وہ بوبی کی ملکیت ہو اور ڈاکٹر سائمن نے ہوٹل کی
ایکس چینج کے ذریعے کال کی ہے۔اس کال میں بوبی کا نام بھی آیا ہے۔
اس لئے فون آپریٹر یہ نام سن کر چونک بھی سکتا ہے۔اس کے علاوہ یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کے مخبر موجود ہوں۔وہ پہلے بھی ہماری

نگرانی کرتے رہے ہیں اور ہم ابھی تک اسی میک اپ میں ہیں۔ہماری
اس طرح اچانک روانگی کی اطلاع بھی بوبی تک پہنچ سکتی ہے اور
ضروری نہیں ہے کہ بوبی صرف فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف ہی
متوجہ رہے۔ہو سکتا ہے اس نے کھنڈرات کی طرف بھی نگرانی کرا
رکھی ہو"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔اوہ واقعی کیپٹن شکیل تم نے واقعی درست بات کی ہے۔
ان حالات میں سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس
فون آپریٹر نے ہماری کال ٹیپ کر لی ہو اور بوبی کا نام درمیان میں آ
جانے کی وجہ سے یہ ٹیپ ہی بوبی تک پہنچ چکی ہو یا اسے سنا دی گئی ہو۔
کاش مجھے وہاں اس بات کا خیال آ جاتا تو میں اس بات کی باقاعدہ
چیکنگ کر کے وہاں سے روانہ ہوتا یا تم ہی وہاں اشارہ کر دیتے۔
بہرحال تمہارا بے حد شکریہ کہ تم نے اس امکان کی طرف مجھے متوجہ
کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"وہاں سے چلتے وقت تو مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ آپ کا پلان کیا ہے
اب آپ نے پلان بتایا ہے تو میرے ذہن میں یہ ساری باتیں آئی ہیں
اور ضروری نہیں کہ جو کچھ میں نے سوچا ہے ایسا ہی ہو۔میرا مقصد
صرف اتنا تھا کہ اس امکان کو بہرحال مدنظر رکھنا چاہئے"...... کیپٹن
شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"بالکل رکھنا چاہئے اور اب ایسا ہے کہ ہم براہ راست کھنڈرات
تک نہیں جائیں گے۔بلکہ ہم کھنڈرات سے کافی پہلے رک جائیں گے۔

اس کے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں وہاں جائیں گے ۔ جب کہ
میں باقی ساتھیوں کے ساتھ وہیں جیپ میں ہی رکوں گا اور ٹرانسمیٹر پر
ڈاکٹر سائمن کو کال کروں گا۔ جیسے ہی ڈاکٹر سائمن باہر آئے گا ۔ آپ
دونوں اسے بے ہوش کر کے اٹھا کر اس جگہ لے آئیں گے جس جگہ ہم
رکیں گے ۔ اس طرح اگر یوبی کو اطلاع ہو چکی ہو گی اور اس نے
ہمارے خلاف کوئی پلاننگ کی ہو گی تو وہ سامنے آجائے گی" ۔ عمران
نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس میں اگر تھوڑی سی ترمیم کر دی جائے تو
زیادہ بہتر ہو گا"...... اچانک خاموش بیٹھی جولیا نے کہا۔

"کون سی ترمیم"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر وہاں جائیں ۔ میں اور تنویر ان کی نگرانی
کریں ۔ جب کہ خاور ہم سب کی نگرانی کرے ۔ تم جیپ میں رہو ۔
تاکہ اگر ہم میں سے کسی کے ساتھ کوئی کارروائی ہو تو نگرانی کرنے والا
بروقت اقدام کر سکے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے یہ زیادہ بہتر تجویز ہے"...... عمران نے فوراً ہی جولیا
کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور اندھیرے کے باوجود جولیا کے
چہرے پر ابھر آنے والی مسرت کسی سے چھپی نہ رہی ۔ جیپ اب
قدرے ہموار راستے پر چل رہی تھی اس لئے انہیں باوجود پہلے کی نسبت
زیادہ رفتار ہونے کے اس طرح نہ اچھلنا پڑ رہا تھا جیسے وہ پہلے اچھل
رہے تھے ۔ تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ پہاڑی

علاقے میں داخل ہو گئے ۔ کھنڈرات تک پہنچنے کے لئے ابھی تقریباً ایک
گھنٹے کا سفر انہیں مزید کرنا تھا۔ جیپ کی لائٹیں عمران نے بجھا دیں اور
جیپ کی رفتار بھی قدرے آہستہ کر دی اور ان سب کے اعصاب تن
سے گئے ۔ کیونکہ اتنی بات وہ سب سمجھتے تھے کہ وہ اس کٹھن مشن کے
تقریباً آخری مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں ۔ نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ
کے بعد عمران نے جیپ ایک پہاڑی چٹان کی اوٹ میں روک دی ۔
اس کے ساتھ ہی اس نے اندرونی بتی جلادی ۔ چٹان کی اوٹ کی وجہ
سے اسے یقین تھا کہ جیپ کی اندرونی روشنی دور سے کسی کو نظر نہ
آئے گی ۔ اس نے جیب سے نقشہ نکالا اور اسے کھول کر وہ اس جگہ کو
جگہ تلاش کرنے لگا۔ جہاں اس وقت وہ موجود تھے ۔ اس کے ذہن میں
اس بارے میں واضح اشارے موجود تھے اس لئے جلد ہی وہ تلاش کر
لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر وہاں
نشان لگایا۔ کھنڈرات والے علاقے پر پہلے سے ہی نشان موجود تھا۔

"یہ دیکھو ۔ اب یہاں سے تم لوگوں نے یہاں پہنچنا ہے ۔ راستہ
اچھی طرح ذہن نشین کر لو"...... عمران نے نقشہ جولیا اور دوسرے
ساتھیوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور وہ سب نقشے پر جھک گئے۔

"ٹھیک ہے ۔ ہم سمجھ گئے ہیں"...... صفدر نے کہا اور پھر باقی
ساتھیوں نے بھی اس کی تائید کر دی ۔

"او کے پھر روانہ ہو جاؤ ۔ میں پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر سائمن کو کال
کروں گا ۔ باقی کارروائی اسی طرح ہو گی جس طرح میں نے کہا

ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے جیپ سے نیچے اتر گئے ۔ انہوں نے مخصوص اسلحہ جیپ کی عقبی سیٹ کے پیچھے رکھے ہوئے تھیلے میں سے نکالا اور پھر سب سے پہلے صفدر اور کیپٹن شکیل آگے بڑھے ۔ کچھ وقفہ دے کر جولیا اور تنویر ان دونوں کے پیچھے چل پڑے اور کچھ دیر بعد خاور بھی ان کے پیچھے چلتا ہوا عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران جیپ سے نیچے اترا ۔ اس نے عقبی سیٹ کے پیچھے رکھے ہوئے بڑے سے تھیلے میں سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور پھر اسے اندرونی سیٹ پر رکھ کر وہ اس پر ڈاکٹر سائمن کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا ۔ لیکن ابھی وہ اسے ایڈجسٹ کر رہا تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں اور وہ چونک پڑا ۔ اس نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا تو ڈائل پر چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا ۔

"ہیلو ہیلو صفدر کالنگ اوور"...... گھڑی میں سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی ۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو کیا بات ہے اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"عمران صاحب کھنڈرات میں کوئی گڑ بڑ محسوس ہو رہی ہے اوور"...... صفدر نے کہا ۔

"کیسی گڑ بڑ ۔ اوور"...... عمران نے چونک کر پوچھا ۔

"میں نے براہ راست کھنڈرات میں جانے کی بجائے یہ مناسب سمجھا کہ پہلے میں کسی پہاڑی کی اونچی چٹان پر چڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ

سے جائزہ لے لوں ۔ چنانچہ میں نے کافی بلندی پر جا کر جب نائٹ ٹیلی سکوپ سے کھنڈرات کا جائزہ لیا تو کھنڈرات کے اس حصے میں جو کہ پہاڑی چٹانوں کے ساتھ جا کر ملتا ہے ۔ کھنڈرات کی ایک دیوار پر میں نے ہلکے دودھیا سے رنگ کا دھواں سا ایک جگہ ہراتا ہوا دیکھا ہے ۔ میں نے اس پر کافی غور کیا ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا چیز ہے ۔ ایسا لگتا ہے کہ اس دیوار سے دھواں سا نکل رہا ہے ۔ یا پھر وہاں کسی دھویں والی چیز کا عکس پڑ رہا ہے ۔ لیکن اس اندھیرے میں عکس پڑنے کی بھی بات سمجھ نہیں آ رہی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر کے بات کر لوں اوور"...... صفدر نے کہا ۔

"میں فوراً آ رہا ہوں تم وہیں رکو اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اس نے جیپ کی اندرونی لائٹ بجھائی اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر اس کے ساتھی گئے تھے ۔ کچھ فاصلے پر اسے خاور مل گیا ۔

"کیا بات ہے عمران صاحب ۔ آگے جانے والے رک کیوں گئے ہیں اور آپ کیوں ادھر آئے ہیں"...... خاور نے حیران ہو کر کہا اور عمران نے مختصر طور پر اسے صفدر کی کال کے متعلق بتا دیا ۔

"اوہ یقیناً ڈاکٹر سائمن نے وہاں پہلے سے ہی کوئی گڑ بڑ کر رکھی ہو گی" ۔ خاور نے کہا ۔

"ہو سکتا ہے ۔ لیکن بہر حال ہم نے کام تو کرنا ہے ۔ تم واپس جیپ میں جاؤ ۔ اس میں انتہائی قیمتی سامان موجود ہے ۔ اس کی حفاظت بھی ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا ۔ کچھ فاصلے پر تنویر اور

جولیا موجود تھے۔ انہیں بھی عمران نے صفدر کی کال کے متعلق بتایا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل کے پاس پہنچ کر اس کے اشارے پر عمران پہاڑی چٹانوں پر چڑھتا ہوا اوپر موجود صفدر کی طرف بڑھتا چلا گیا صفدر واقعی کافی بلندی پر موجود تھا۔

"ابھی تک موجود ہے وہ دھواں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں دیکھئے"...... صفدر نے گلے سے نائٹ ٹیلی سکوپ اتار کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ صفدر سے لے کر اس کا تسمہ گلے میں ڈالا تا کہ اگر نائٹ ٹیلی سکوپ اچانک ہاتھوں سے سلپ ہو جائے تب بھی وہ نیچے چٹانوں میں نہ گر سکے اور پھر نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگا لیا۔ صفدر اسے اشارے سے سمت بتاتا رہا۔

"ہاں۔ہاں مجھے اب نظر آ رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر کافی دیر تک اس دھوئیں کو دیکھنے کے بعد اس نے اپنا رخ موڑا اور دوسری طرف اندھیرے میں دیکھنے لگا۔ کچھ دیر تک ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے بعد اچانک وہ چونکا اور پھر فوری سر اٹھا کر وہ ایک سمت دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکا لی۔

"کچھ معلوم ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہم تمہاری اس پیش بندی کی وجہ سے بال بال بچے ہیں صفدر۔ اور کیپٹن شکیل کا خدشہ بھی سو فیصد درست ثابت ہوا ہے"۔ عمران

نے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ یہ انتہائی جدید ترین زوم گیس سپلائر کا عکس ہے۔ زوم گیس انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس ہے اور تیزی سے اپنی رینج میں پھیل کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ گیس ایک چھوٹے سے آلے کے اندر ایک مخصوص سائنسی مائع کے ذریعے پیدا کی جاتی ہے۔ اس مائع کے اوپر اور اس سپلائر کے بیرونی حصے پر ایک مخصوص ساخت کا شیشہ لگا ہوتا ہے۔ جو بالکل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ قریب سے دیکھنے کے باوجود بھی نظر نہیں آتا۔ یہ سائنسی مائع اس وقت گیس کی شکل اختیار کرتا ہے جب اس پر "اسٹام اے آر" شعاعیں ڈالی جائیں۔ انفرا ریڈ شعاعوں کی طرح یہ بھی سائنسی طور پر تیار کی جاتی ہیں۔ یہ شعاعیں بھی انسانی آنکھ کو نظر نہیں آتیں۔ انکی رینج بھی بہت وسیع ہوتی ہے۔ بیس پچیس کلو میٹر تک بھی ہو سکتی ہے اور جہاں گیس کسی مخصوص علاقے میں اس طرح پھیلانی مقصود ہو کہ وہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آئے تو اسے استعمال کیا جاتا ہے اس علاقے میں زوم گیس سپلائر کو چھپا دیا جاتا ہے۔ یہ آلہ بھی سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر موجود شیشہ بھی سیاہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ قریب سے بھی دیکھنے سے اندھیرے میں کم ہی نظر آتا ہے۔ اس کا رخ مشین کی طرف کر دیا جاتا ہے۔ پھر جب اس گیس کو اوپن کرنا ہو تو

مشین کا بٹن آن کیا جاتا ہے تو نظر نہ آنے والی "اسٹام اے آر" شعاعیں فضا میں پھیل جاتی ہیں اور یہ سپلائر انہیں اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ جیسے ہی یہ شعاعیں جمع ہو کر اس آلے کے شیشے پر پڑتی ہیں۔ شیشہ ان شعاعوں کی وجہ سے گیس بن کر غائب ہو جاتا ہے اور یہ شعاعیں اس مائع سے ٹکراتی ہیں اور زوم گیس فضا میں پھیل جاتی ہیں اور جس قدر ان کی رینج ہوتی ہے اس رینج میں ہر جاندار بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اس مشین کے ساتھ ٹیلی ویو ریز کا سسٹم بھی موجود ہوتا ہے۔ اس سسٹم کے تحت مشین کی سکرین پر سارے علاقے کا منظر نظر آتا رہتا ہے۔ اس مائع کا عکس ٹیلی ویو ریز کی وجہ سے کسی بھی دودھیا پتھر یا جگہ پر دکھائی دیتا ہے اور اب یہ بات تمہاری سمجھ میں آ گئی ہو گی کہ یہ عکس کس چیز کا ہے۔ کھنڈر کی اس دیوار میں یقیناً کوئی پرانا دودھیا پتھر موجود ہے۔ زوم گیس سپلائر اس کھنڈر میں چھپایا گیا ہے۔ اس کی مشین کی سمت بھی میں نے چیک کر لی ہے۔ وہ پہاڑیوں کے شمال میں ہے۔ یقیناً وہاں کسی چیکنگ ٹاور پر اسے رکھا گیا ہو گا۔ وہاں سے ٹیلی ویو ریز یہاں پہنچ رہی ہیں۔ اس طرح سارے کھنڈرات کو وہ وہیں بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر جیسے ہی ہم ان کھنڈرات میں پہنچیں گے وہ ایک بٹن دبا کر "اسٹام اے آر" شعاعیں اوپن کریں گے اور پلک جھپکنے میں گیس کھنڈرات میں پھیل جائے گی اور ہم بے ہوش ہو جائیں گے اور یہ سارا سیٹ اپ صرف اس لئے سامنے آیا ہے کہ تم نے احتیاطاً وہاں جانے سے پہلے یہاں سے چیکنگ کرنے کا سوچا اور پھر اس عکس کو بھی

چیک کر لیا اور کیپٹن شکیل کا خدشہ اس لئے درست ثابت ہوا کہ لامحالہ یہ بوبی کا کام ہے۔ بوبی کو کسی نہ کسی طرح ہمارے یہاں آنے اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھ مل کر کارروائی کرنے کی اطلاع مل گئی۔ چنانچہ اس نے ہمیں اور ڈاکٹر سائمن کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کے لئے یہ سیٹ اپ کیا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ اس قدر جدید ایجاد کے بارے میں آپ اتنی تفصیل سے جانتے ہیں اور آپ نے اسے پہچان بھی لیا ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایجادات مکمل ہونے سے پہلے ان کے آئیڈیے بنائے جاتے ہیں اور یہ آئیڈیے سائنس کانفرنسوں میں ڈسکس کیے جاتے ہیں اور سائنس میگزینوں میں انہیں شائع کیا جاتا ہے اور جو آدمی ساتھ ساتھ مطالعے کا عادی ہو تو اسے ایسی ایجادات کے بارے میں معلوم ہوتا رہتا ہے۔ باقی اندازہ اس کا اپنا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے۔ ڈاکٹر سائمن تو ہمارے انتظار میں ہو گا اور اگر اس کے نوٹس میں یہ بات آ گئی کہ بوبی کو اس ساری کارروائی کا علم ہو چکا ہے تو پھر وہ باہر ہی نہ نکلے گا اور سارا مشن ہی ختم ہو کر رہ جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ سسٹم جب تک سامنے نہ آیا تھا اس وقت تک ہمارے لئے خطرناک تھا۔ لیکن اب یہ ایسا نہیں ہے۔ لامحالہ زوم گیس اس وقت

تک نہ پھیلائی جائے گی جب تک کہ ڈاکٹر سائمن باہر نہیں آئے گا۔
اس لئے ہم وہاں پہنچ کر بڑے اطمینان سے اسے تلاش کر کے اس کے
اوپر ایک بڑا سا پتھر رکھ دیں گے۔ اس پتھر کی وجہ سے وہ شیشہ ریز کو
وصول نہ کر سکے گا اور جب ریزہی وصول نہ ہوں گی تو گیس بھی اوپن
نہ ہو گی۔ لیکن یہ پتھر اس وقت رکھا جائے گا جب ڈاکٹر سائمن باہر
آئے گا۔ اس طرح بوبی کا منصوبہ یکلخت ختم ہو جائے گا۔ اب رہ گئی یہ
بات کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچے گی تو اس کے لئے اسے لامحالہ
فرسٹ چیک پوسٹ پر جا کر اور گھوم کر یہاں آنا پڑے گا۔ اس میں
ایک ڈیڑھ گھنٹہ اسے لگ جائے گا اور اس دوران ہم کارروائی مکمل کر
کے نکل جائیں گے۔ بعد میں اگر ہمارا راستہ روکا گیا تو مقابلہ کیا جا سکتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ۔ واقعی یہ بہترین ڈیفنس ہے۔ آیئے پھر نیچے چلیں۔
باقی ساتھی پریشان ہو رہے ہوں گے"...... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ساری تفصیل اب تم انہیں بتاؤ گے۔ میرا تو گلا ہی بول
بول کر خشک ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور وہ دونوں
تیزی سے واپس نیچے اترنے لگے۔

"آپ نے تو مہربانی کی ہے کہ مجھے پوری تفصیل بتا دی ہے۔ میں
مختصر طور پر بتا دوں گا۔ باقی تفصیلات بعد میں بھی بتائی جا سکتی ہیں"۔
صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد

وہ نیچے پہنچے اور پھر واپس جیپ کی طرف چل پڑے۔ کیونکہ اب جیپ کو
دور روکنے کی کوئی وجہ باقی نہ رہی تھی۔ راستے میں صفدر نے مختصر طور
پر ساری بات بتائی۔ تو سب اس حیرت انگیز پلان کا سن کر حیران رہ
گئے۔

"اگر صفدر یہ دھواں نما عکس چیک نہ کرتا تو لامحالہ ہم مارے
جاتے"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فوراً ہی یہ گیس اوپن کر دے"۔ خاور
نے کہا۔

"ہاں یہ امکان بھی ہمیں مدنظر رکھنا چاہئے۔ اس کا تو حل یہی ہے
کہ ہم یہیں سے ڈاکٹر سائمن کو کال کر دیں۔ اس طرح جیسے ہی ہم
وہاں پہنچیں گے۔ ڈاکٹر سائمن بھی باہر آ جائے گا اور اسی لمحے ہم اس پر
چٹان رکھ دیں گے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنا بڑا سیٹ اپ اس
نے ڈاکٹر سائمن کو ہی پکڑنے کے لئے کیا ہے۔ ورنہ اگر اس کا مقصد
صرف ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو وہ چند آدمی ان کھنڈرات میں چھپا دیتی
اور ہمیں ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈالا جاتا"...... عمران نے
جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد
وہ جیپ میں سوار ہوئے اور جیپ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ ڈرائیونگ
سیٹ پر عمران خود تھا۔

"سیٹ اپ وہی ڈاکٹر کا میک اپ کرنے کا ہو گا"...... صفدر نے

کہا۔

"نہیں اب ایسا ممکن نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ میک اپ کرنے میں کافی وقت لگے گا اور یوں لامحالہ آندھی اور طوفان کی طرح یہاں پہنچ گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے یہاں سے قریب ہی آدمی بھی چھپا رکھے ہوں جو زیادہ جلدی یہاں پہنچ جائیں۔ اب آپ لوگ باہر رکیں گے۔ میں ڈاکٹر سائمن کو اندر لے جاؤں گا اور پھر ڈاکٹر سائمن کی زندگی کی قیمت پر ڈاکٹر عالم رضا کو بھی باہر لے آؤں گا اور وہاں اندر زیرو ایکس بھی لگا دوں گا۔ ڈاکٹر سائمن کو میں واپس بھی ساتھ ہی لے جاؤں گا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہو گا باہر ہی ہو گا اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کی دھمکی سے ہمارے خلاف کارروائی بھی نہ ہو سکے گی"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

ڈیتھ کوئیک

مصنف .... مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ کوئیک — کافرستان کا ایک ایسا بھیانک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اسے قدرتی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیتھ کوئیک — جس کا تجربہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد یکلخت لقمہ اجل بن گئے۔ مگر پاکیشیا اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرار دے دیا۔ کیوں؟

ڈیتھ کوئیک — جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب میدان میں اتری تو کافرستان کی چاروں ایجنسیاں عمران کے مقابل آگئیں اور پھر ایک نہ رکنے والے خوفناک ہنگامے کا آغاز ہو گیا۔

ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟

وہ لمحہ — جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا؟

وہ لمحہ — جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟

کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی ——— یا ——— ؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی ——— یا ——— ؟

کیا کافرستان اپنے اس بھیانک سائنسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا؟

عمران سیریز
گولڈن ایجنٹ ان ایکشن
مظہر کلیم
ایم اے
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "گولڈن ایجنٹ" اور "گولڈن ایجنٹ ان ایکشن" کا آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔اس حصے میں عمران اور بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ کے درمیان ہونے والی منفرد کشمکش اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے ۔مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا ۔اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے ۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی حسب سابق ملاحظہ کر لیجئے ۔

کاموکی سے محترمہ فری گل صاحبہ لکھتی ہیں ۔" آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں ۔خاص طور پر بلیک زیرو اور صفدر کے کردار تو میرے آئیڈیل ہیں ۔خط لکھنے کا مقصد آپ کو ایک تجویز پیش کرنا ہے کہ جس طرح دوسرے ملکوں کی سیکرٹ سروسز کے ارکان اپنے طور پر مختلف بزنس کرتے ہیں ۔پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ایسا کیوں نہیں کرتے ۔مجھے یقین ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر کردار کسی نہ کسی بزنس سے وابستہ ہو جائے تو پھر نہ صرف یہ کہ ان کی بیکاری ختم ہو جائے گی بلکہ وہ اپنے عمل اور کردار سے بزنس کے میدان میں بھی دوسروں کے لئے مثالی بن جائیں گے اور اس سے نہ صرف ملک وقوم کو بے پناہ فائدہ پہنچے گا بلکہ تجارت میں جو بے اصولیاں اور کمزوریاں

پیدا ہو گئی ہیں ان کا بھی سدباب ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس تجویز پر ضرور عمل کریں گے"۔

محترمہ فری گل صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ واقعی جہاں تک آپ کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بزنس سے وابستہ ہونا چاہئے۔ آپ کی یہ تجویز قابل قدر ہے لیکن اگر آپ ساتھ ہی ہر ممبر کے لئے کوئی خاص بزنس بھی تجویز کر دیتیں تو زیادہ بہتر رہتا۔ خاص طور پر جولیا، تنویر اور عمران کے لئے۔ مزید کیا لکھوں۔ امید ہے کہ آپ میرا مقصد سمجھ گئی ہوں گی۔

فیصل آباد سے عبدالمتین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر آپ کے ناول "بلیک ورلڈ" اور "بلیک پاورز" نے تو مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ آپ نے ان ناولوں میں جس طرح نوجوان نسل کو نیکی کی قوت سے آشنا کیا ہے وہ قابل ستائش ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ آپ نے عمران کے کئی ساتھیوں پر تو ناول لکھے ہیں لیکن آپ نے عمران کے سب سے قریبی ساتھی سلیمان پر کوئی خصوصی ناول نہیں لکھا حالانکہ سلیمان اب باتوں میں بھی عمران سے جیت جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ایکسٹو کا کردار بھی انتہائی خوبی سے ادا کرتا ہے۔ اس طرح اس میں اور بھی ایسی بے شمار خوبیاں ہیں کہ اس پر ایک نہیں کئی خصوصی ناول لکھے جا سکتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے سلیمان پر ضرور کوئی خصوصی ناول لکھیں گے"۔

محترم عبدالمتین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی درخواست کا تعلق ہے تو سلیمان میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ اس پر ناول لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ عمران شاید سلیمان کی ان صلاحیتوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا اور اسے بس مونگ کی دال پکانے تک ہی محدود رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اگر سلیمان کی صلاحیتوں کو عمل کی راہ مل گئی تو پھر اس کی جگہ سلیمان نے سنبھال لینی ہے اور پھر عمران کو شاید اس کے لئے مونگ کی دال پکانا پڑ جائے اور عمران جب تک نہ چاہے اس وقت تک ...... اب مزید کیا لکھوں۔ آپ سمجھدار ہیں۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ عمران کو سمجھا سکوں کہ وہ سلیمان کی صلاحیتوں کو صرف مونگ کی دال پکانے تک محدود نہ رکھے۔

کچی والی ضلع مظفر گڑھ سے عمران ملک صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول واقعی جاسوسی ادب کا شاہکار ہیں۔ میں آپ کے تقریباً سب ناول پڑھ چکا ہوں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ اب آپ کے ناولوں میں مزاح آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سیکرٹ سروس میں پہلے بھی سوائے عمران کے اور کوئی ممبر مزاحیہ بات نہ کرتا تھا اب عمران بھی سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر کو مار کر اس کی جگہ کوئی ایسا ممبر لے آئیں جو مزاح میں عمران کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری تجویز پر ضرور ہمدردانہ غور کریں گے"۔

محترم عمران ملک صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مزاح کا تعلق ہے تو پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ مزاح کی زیادتی یا کمی کا انحصار کہانی اور اس کے واقعات پر ہوتا ہے اگر کہانی تیز رفتار اور گھمبیر واقعات پر مبنی ہو گی تو ظاہر ہے مزاح کی گنجائش کم ہو گی۔ جہاں کہانی ہلکی پھلکی ہو گی وہاں مزاح کا عنصر خود بخود بڑھ جاتا ہے۔ باقی رہی آپ کی یہ تجویز کہ کسی ممبر کو مار دیا جائے اور اس کی جگہ کوئی مزاحیہ کردار سامنے لایا جائے تو محترم کسی کو مارنا یا زندہ رکھنا میرے بس میں تو نہیں ہے۔ موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ویسے آپ نے جس سرد مہری بلکہ سفاکی سے کسی ممبر کی موت کی بات کی ہے اس کے بعد آپ کا یہ لکھنا کہ آپ کی درخواست پر ہمدردانہ غور بھی کیا جائے۔ آپ نے جس پیرائے میں لفظ "ہمدردانہ" استعمال کیا ہے وہ واقعی قابل ہمدردی ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

بوبی ٹاور پر مشین کے سامنے کرسی پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹاور پر کوئی روشنی نہ کی گئی تھی۔ صرف مشین کی سکرین روشن تھی جس پر کھنڈرات اور اس سے متصل پہاڑی چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی کرسی پر لوتھر بیٹھا ہوا تھا۔

"مس اگر ہم چند مسلح افراد کو قریب چھپا دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ ورنہ یہاں سے وہاں تک جانے میں تو ڈیڑھ دو گھنٹے لگ جائیں گے"........ لوتھر نے کہا۔

"نہیں اس طرح عمران چوکنا ہو سکتا ہے۔ باقی میں نے ایمرجنسی کی صورت میں راستہ اوپن کرا رکھا ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ نیچے جیپ اور مسلح افراد موجود ہیں"........ بوبی نے جواب دیا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہنچ جانا چاہئے تھا۔

"کافی وقت ہو گیا ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن لوتھر نے اس کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا ٹاور پر موجود دو اور مسلح آدمی ان کے پیچھے بالکل بے حس وحرکت اور خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب اچانک سکرین پر ایک جیپ کھنڈرات کی طرف بڑھتی دکھائی دی تو بوبی اور لوتھر دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ بوبی کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"وہ آ گئے ہیں"...... بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ کھنڈرات کے قریب آ کر رک گئی اور پھر ایک ایک کر کے جیپ سے ایک عورت اور پانچ مرد باہر آ گئے۔

"عمران ڈرائیونگ سیٹ سے اترا ہے"...... بوبی نے کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اس میک اپ اور لباسوں میں تھے جن میں وہ یہاں سے گئے تھے۔ اس لئے ان دونوں نے آسانی سے انہیں پہچان لیا تھا۔ جیپ سے اترنے کے بعد وہ سب پہلے تو بڑے چوکنے انداز میں کھنڈرات میں اس طرح گھومتے رہے جیسے انہیں کسی آدمی کی تلاش ہو۔

"دیکھا میری پلاننگ کام آ گئی۔ ورنہ سارا سیٹ اپ خراب ہو جاتا"...... بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... اس بار لوتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ سارے کھنڈرات میں گھومنے کے بعد ان میں سے صرف عمران پہاڑی

چٹانوں کے قریب اس جگہ رک گیا جہاں ایک بڑے سے غار کا دہانہ تھا جب کہ اس کے باقی ساتھی ادھر ادھر کھنڈرات میں چھپ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"جلدی باہر نکلو ڈاکٹر سائمن تاکہ میں انہیں کور کر سکوں"۔ بوبی نے بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے اس غار میں سے ڈاکٹر سائمن کو باہر آتے ہوئے دیکھا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بٹن کی طرف ہاتھ بڑھایا جس کے اوپر ایک سرخ رنگ کا بلب مسلسل جل رہا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ اس بلب پر پہنچتا اچانک ایک جھماکے سے بلب بجھ گیا اور بوبی اور لوتھر دونوں بے اختیار کرسیوں پر اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ گیس سپلائر کیوں آف ہو گیا"...... بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے بٹن کو بار بار پریس کرنا شروع کر دیا لیکن بٹن دبنے کے باوجود جب مشین کا مخصوص سیکشن آن نہ ہوا اور نہ ہی گیس کے ہوائیں پھیلنے کو چیک کرنے والے میٹر کی سوئی نے حرکت کی تو بوبی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ اوہ ہمارے ساتھ گیم ہو گئی۔ انہوں نے سپلائر کو چیک کر لیا تھا۔ اسے آف کر دیا گیا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا۔ جلدی کرو"...... بوبی نے تیزی سے ٹاور کی لفٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین بے چینی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ لوتھر بھی اس کے پیچھے بھاگا اور پھر وہ لفٹ

کے ذریعے چند لمحوں میں نیچے پہنچ گئے۔ یہاں دو جیپیں موجود تھیں جن میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی تھی۔ دونوں جیپوں کے ساتھ آٹھ مسلح افراد خاموش کھڑے تھے۔ وہ بوبی اور لوتھر کو اس طرح لفٹ سے باہر آتے دیکھ کر چوکنا ہو گئے۔

"سنو ہمارے ساتھ گیم ہو گئی ہے۔ ہمارا پلان انہوں نے آف کر دیا ہے۔ اب تم نے جا کر ان کا خاتمہ کرنا ہے لیکن وہ لوگ بھی چوکنا ہوں گے۔ اس لئے تم نے براہ راست جا کر ان پر حملہ نہیں کرنا۔ بلکہ تم چکر کاٹ کر ان کھنڈرات کے عقب میں پہنچو گے اور پھر وہاں جیپیں روک کر انتہائی احتیاط سے کھنڈرات کے چاروں طرف پھیل جانا۔ لوتھر تمہارا انچارج ہو گا۔ اس کے پاس فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ میں یہاں ٹاور پر بیٹھ کر ان کو چیک کروں گی اور لوتھر کو فکسڈ فریکونسی پر ساتھ ساتھ ہدایات دیتی جاؤں گی۔ یہ تمہیں ہدایات دے گا تم سب کے پاس زیرو ٹرانسمیٹر موجود ہیں اس لئے لوتھر کی آواز تم تک بغیر کسی شور کے پہنچ جائے گی۔ تم سب نے میری ہدایات کے مطابق ہی عمل کرنا ہے۔ یہ بات خاص طور پر سن لو کہ تم میں سے کسی نے بھی میری ہدایات کے بغیر نہ کوئی فائر کرنا ہے اور نہ کوئی پیش قدمی۔ حالات تمہیں خواہ کیسے ہی دکھائی دیں تم نے صرف ہدایات پر ہی عمل کرنا ہے"۔ بوبی نے دونوں جیپوں کے ساتھ کھڑے ہوئے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"...... ان سب نے کہا اور پھر لوتھر سمیت وہ سب تیزی سے دونوں جیپوں میں سوار ہو گئے اور جیپیں سٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئیں۔ جب کہ بوبی اسی طرح تیزی سے واپس لفٹ کے ذریعے اوپر چیکنگ ٹاور میں پہنچی اور مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر لے آؤ جلدی کرو"...... بوبی نے کرسی پر بیٹھتے ہی وہاں موجود ایک آدمی سے کہا اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر مشین کے ساتھ سائیڈ پر پہنچا دیا گیا۔ بوبی کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران کے ساتھی اب اس غار کے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان میں عمران کے علاوہ دو اور آدمی بھی غائب تھے۔ ڈاکٹر سائمن بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"میری عدم موجودگی میں کیا ہوا ہے"...... بوبی نے پوچھا۔

"مس ڈاکٹر سائمن باہر آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انہیں بازو سے پکڑا اور تیزی سے غار کے اندر دھکیلتا ہوا لے گیا۔ اس کے پیچھے دو آدمی اور اندر چلے گئے۔ باقی ایک عورت اور تین مرد باہر کھڑے ہیں"...... ایک آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں ان کا وہ حشر کروں گی کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی"...... بوبی نے غراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصے پر اب کھنڈرات اور عمران کے ساتھی نظر آ رہے تھے جب کہ دوسرا حصہ خالی تھا۔ بوبی نے ایک ناب کو گھمانا شروع کیا تو اس خالی حصے پر مختلف مناظر ابھرنے لگے۔ پھر اچانک دو جیپیں تیزی سے چلتی

ہوئی دکھائی دیں تو بوبی نے ناب سے ہاتھ ہٹا کر اس کے نیچے موجود ایک اور بٹن دبا دیا اور پیچھے ہٹ کر کرسی کی پشت سے لگ کر بیٹھ گئی اب سکرین کے دوسرے حصے پر جیپیں تیزی سے آگے بڑھتی مسلسل نظر آ رہی تھیں۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی جا رہی تھیں ویسے ویسے منظر بھی تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اس نے پہلے والا بٹن دبایا تو سکرین دوبارہ مکمل ہو گئی۔ لیکن اب اس کی رینج وسیع ہو گئی تھی اور پھر اسے دونوں جیپیں کھنڈرات سے کافی پیچھے ایک کھیت میں کھڑی نظر آنے لگ گئیں۔ اس نے جلدی سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور"......... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"لوتھر اٹنڈنگ اوور"......... فوراً ہی ٹرانسمیٹر سے لوتھر کی آواز سنائی دی۔

"لوتھر اپنے آدمیوں کو کہو کہ وہ کھنڈرات کے گرد احتیاط سے پھیل کر قریب ہوتے چلے جائیں۔ جیپوں میں ناکم گیس کے کیپسول فائرنگ پسٹل موجود ہیں۔ باقی اسلحے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ پسٹل بھی دے دینا۔ ہو سکتا ہے حالات کے تحت مجھے بے ہوش کر دینے والی یہ گیس استعمال کرانی پڑے اوور"......... بوبی نے تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مس اوور"......... لوتھر نے کہا اور بوبی نے بٹن آف کر دیا۔

اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے جیپوں

میں سے ایک ایک آدمی کو باہر نکلتے اور انتہائی محتاط انداز میں کھنڈرات کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہ سب لوگ چونکہ تربیت یافتہ افراد تھے اس لئے بوبی کو معلوم تھا کہ وہ اس کی ہدایات پر پورا پورا عمل کریں گے۔ ویسے بھی عمران کے ساتھی اس غار کے دہانے کے قریب موجود تھے اور وہ اس طرح مطمئن نظر آ رہے تھے جیسے انہیں کسی قسم کی کوئی فکر ہی نہ ہو۔ اس کے آدمی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے اور پھر واقعی انہوں نے کھنڈرات کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ دو آدمی تو بالکل عمران کے ساتھیوں کے قریب پہنچ گئے تھے۔ لیکن بوبی نے عمران کے ساتھیوں میں سے کسی کو چونکتے نہ دیکھا تھا۔ اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن ایک بار پھر آن کر دیا۔

"ہیلو بوبی کالنگ اوور"......... بوبی نے کہا۔

"یس مس میں لوتھر بول رہا ہوں اوور"......... دوسری طرف سے لوتھر کی آواز سنائی دی۔

"اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ اب جہاں تک پہنچ گئے ہیں اس سے آگے بھی نہ جائیں اور کسی قسم کی غیر ضروری حرکت بھی نہ کریں اوور"۔ بوبی نے کہا۔

"یس مس اوور"......... لوتھر نے کہا۔

"اور انہیں کہہ دو کہ وہ کیپسول پسٹل تیار رکھیں اوور اینڈ آل"۔ بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم میرے ہاتھوں نہ بچ سکو گے عمران اور میں تمہیں اچانک بھی نہیں مارنا چاہتی۔ میں تمہیں یہ جتا کر ماروں گی کہ تم بوبی کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے"....... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ چونک پڑی۔ جب اس نے عمران اور ڈاکٹر سائمن کو واپس غار سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"لوتھر اپنے آدمیوں کو کہو کہ بے ہوشی کے کیپسول فائر کر دیں فوراً۔ اوور اینڈ آل"....... بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ عمران اور ڈاکٹر سائمن کے پیچھے اس کے دو ساتھی بھی تھے اور ان کے درمیان ایک نوجوان ایشیائی بھی باہر آ گیا تھا جس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ابھی سب باہر ہی نکلے تھے کہ اچانک بوبی نے سکرین پر کھنڈرات کے چاروں طرف سے کیپسول اڑ اڑ کر ان کے قریب گرتے اور پھٹتے ہوئے دیکھے اور وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہرا۔ بوبی جیت گئی"......... یکلخت بوبی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ اس نے عمران سمیت اس کے سارے ساتھیوں ڈاکٹر سائمن اور اندر سے آنے والے نوجوان سب کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں وہاں ڈھیر ہوتے دیکھ لیا تھا۔

"ہیلو لوتھر مشن کامیاب رہا۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ سانس روک کر آگے بڑھیں اور ان سب کو اٹھا کر جیپوں میں لادیں اور

واپس لے آئیں دیر مت کریں۔ ایسا نہ ہو کہ لیبارٹری کے اندر سے لوگ آکر انہیں اٹھا کر لے جائیں اوور اینڈ آل"....... بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے آدمی واقعی انتہائی مہارت سے آگے بڑھ کر ایک ایک آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادتے ہوئے واپس دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپوں میں لاد دیئے گئے۔ اس کے آدمی بھی جیپوں میں سوار ہوئے اور اس کے ساتھ ہی جیپیں بجلی کی سی تیزی سے واپس روانہ ہو گئیں۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ویل ڈن لوتھر۔ اب تم انہیں لے کر وہیں ٹاور کے نیچے آ جاؤ اوور"........ بوبی نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مس اوور"........ لوتھر نے جواب دیا اور بوبی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اس کی ایک ناب گھمانی شروع کر دی۔ وہ اب سکرین پر ان واپس آتی ہوئی جیپوں کو مسلسل اپنی نظروں میں رکھنا چاہتی تھی۔

ڈاکٹر سائمن اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ڈاکٹر جیکسن اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا جیکسن"...... ڈاکٹر سائمن نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"سب کچھ پلاننگ کے مطابق اوکے ہو گیا ہے سر"...... جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اگر یہ سارے اندر نہ آئے تو پھر کیا ہو گا"۔ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"اوہ ہاں ایسا بھی تو ممکن ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں لامحالہ وہ بھی اپنے تحفظ کے بارے میں ضرور کوئی پلان بنائیں گے"...... جیکسن نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ زیڈ وی مشین کو بھی آن کر لو اور اس پر غار کے بیرونی دہانے کو فکس کر لو۔ اگر یہ سب لوگ اندر نہ آئیں گے تو پھر ہم

طریقہ کار بدل دیں گے ہم انہیں اندر کچھ بھی نہ کہیں گے اور خاموشی سے ڈاکٹر عالم رضا کو ان کے ساتھ بھیج دیں گے پھر جیسے ہی یہ غار سے باہر نکلیں گے ہم ان پر زیڈ وی ریز کا فائر کھول دیں گے اس طرح یہ سب بے حس ہو جائیں گے اور ہم انہیں وہیں باہر ہی ہلاک کر کے ڈاکٹر عالم رضا کو اندر لے آئیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن باس اس طرح تو ساری لیبارٹری ہی اوپن ہو جائے گی۔ پھر کیوں نہ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ہی براہ راست باہر بھیج دیں اور زیڈ وی ریز فائر کر دیں"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں میں یہی تو چاہتا ہوں کہ وہ اندر آئیں۔ تاکہ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بتا سکوں کہ بوبی کی نااہلی اور غفلت کی وجہ سے وہ اندر تک آ گئے تھے اور اگر ہم نے ڈاکٹر عالم رضا کو پہلے باہر بھیج دیا تو یہ بات چھپی نہ رہے گی اور جب یہ بات سامنے آ گئی تو پھر سارا نزلہ ہم پر گرے گا کہ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے مل کر غداری کر رہے تھے اس طرح بوبی بھی صاف بچ جائے گی اور ہم مارے جائیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر جیسے آپ حکم دیں"...... جیکسن نے الجھے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو وہ یہاں اس سیکشن میں کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اگر انہوں نے کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو میرے ایک اشارے پر وہ موت کے گھاٹ اتر جائیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے

جیکسن کو الجھے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے سر۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے ہم پر کوئی مصیبت ٹوٹنے والی ہو"...... جیکسن نے کہا۔

"فکر مت کرو سب اوکے ہو جائے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے آگے بڑھ کر جیکسن کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"سر ایسا کیوں نہ کر لیں کہ جو اندر آئیں انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے اور جو باہر رہ جائیں انہیں زیڈوی ریز کے ساتھ بے حس کر کے وہیں باہر ہلاک کر دیا جائے"...... جیکسن نے کہا۔

"ارے ہاں ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ اوکے اب ایسا ہی ہو گا۔ جاؤ زیڈوی مشین کو کام کرنے کے لئے تیار کرو اور اس کا ٹارگٹ بھی فکس کر دو"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور جیکسن اثبات میں سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔

"میں نے سب کچھ اوکے کر دیا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا آپ خود باہر جائیں گے یا کسی اور کو آپ کی جگہ بھیج دیا جائے"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں مجھے خود جانا پڑے گا۔ کیونکہ ان ایجنٹوں سے میری فون پر بات ہوئی ہے۔ اگر کوئی اور گیا تو ظاہر ہے اس کی آواز اور لہجہ مجھ سے مختلف ہو گا اور سارا کھیل بگڑ جائے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر آفس میں آ جائیں۔ تاکہ ان کی کال آتے ہی کارروائی شروع کر دی جائے"...... جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں آفس میں پہنچ گئے۔

"بس ہماری کامیابی یہی ہے کہ ہم اپنے اور تمہارے سیکشن سے ہٹ کر کسی کو اس ساری کارروائی کے بارے میں سرے سے معلوم ہی نہ ہونے دیں۔ خاص طور پر اس جوئی کو"...... ڈاکٹر سائمن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں"۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر عالم رضا کو بھی کچھ بتایا ہے یا نہیں"...... ڈاکٹر سائمن نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"نو سر۔ اسے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے"۔ جیکسن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر جیکسن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"ان کی طرف سے ہی کال ہو گی"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی وہی آواز

سنائی دی جو اس سے پہلے فون پر بات کرتا رہا تھا۔

"یس ڈاکٹر سائمن اسٹنڈنگ یو اوور"...... ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر سائمن ہم غار کے دہانے پر پہنچ رہے ہیں۔ آپ تشریف لے آئیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں لیکن خیال رکھنا یہ سب کچھ میں صرف انتقام کی خاطر کر رہا ہوں۔ اس لئے کوئی شرارت مت کرنا ورنہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی راکھ بھی نہ مل سکے گی اوور"۔ ڈاکٹر سائمن نے بڑے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ڈاکٹر سائمن ہم کیوں شرارت کریں گے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے میں آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب تم چارج سنبھالو اور سب کچھ انتہائی ہوش سے مکمل کرنا۔ ذرا سی غفلت ہم سب کو موت کے منہ میں دھکیل دے گی"۔ ڈاکٹر سائمن نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں سر تمام انتظامات فول پروف ہیں"۔ ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ بلا کڈ راستہ کھولو" ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس سر میں اسی کے لئے اپنے سیکشن میں جا رہا ہوں"...... ڈاکٹر

جیکسن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈاکٹر سائمن سے بھی پہلے دفتر سے باہر نکل گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے کھنڈرات کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ غار کے دہانے پر پہنچ کر یکلخت عمران غار کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹے سے آلے کو لگا ہوا دیکھ کر چونک پڑا۔ لیکن اس نے کوئی بات نہ کی بلکہ ساتھیوں سمیت وہ مڑ کر کھنڈرات کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سارے کھنڈرات میں گھومنے کے بعد عمران نے ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کی جڑ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا تو صفدر نے آہستہ سے سر ہلایا اور وہ اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ باقی ساتھی ادھر ادھر گھومنے کے بعد پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق واپس دہانے پر پہنچ کر رک گئے۔ چونکہ عمران کو خطرہ تھا کہ کھنڈرات میں ٹیلی ویو ریز کام کر رہی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی طاقتور ڈکٹا فون بھی نصب کیا گیا ہو۔ اس لئے یہ بات ان میں پہلے سے ہی طے کر لی گئی تھی کہ وہ آپس میں کوئی بات چیت نہ کریں گے۔ صفدر کو پہلے ہی

سمجھا دیا گیا تھا کہ وہ اس زوم گیس سپلائر کی نشاندہی کے بعد وہیں رکے گا اور جب وہ غار کے دہانے سے ڈاکٹر سائمن کو باہر آتے دیکھے گا تو فوراً ہی کوئی بڑا سا پتھر اٹھا کر گیس سپلائر پر رکھ دے گا۔ لیکن غار کے دہانے پر لگا ہوا آلہ دیکھ کر عمران کے دل میں تشویش کی لہر سی دوڑ گئی۔ کیونکہ یہ ایک ایسا آلہ تھا جس کے بارے میں عمران کو قطعی کوئی علم نہ تھا کہ یہ کس قسم کا آلہ ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا مستطیل شکل کا سیاہ رنگ کا ڈبہ سا تھا۔ عمران نے اشاروں سے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس ڈبے کے بارے میں کوئی بات نہ کریں۔ پھر سوائے صفدر اور خاور کے جو کھنڈرات میں ہی رک گئے تھے۔ باقی افراد عمران سمیت غار کے دہانے پر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے آئی کوڈ کی مدد سے انہیں سمجھا دیا کہ ڈاکٹر سائمن کے باہر آتے ہی وہ اسے دھکیلتا ہوا غار کے اندر لے جائے گا۔ اس کے پیچھے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اندر آئیں گے۔ جب کہ باقی ساتھی باہر رکیں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں غار کے اندر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی روشنی بھی نظر آنے لگی۔ چند لمحوں بعد ایک بوڑھا آدمی جو جوانوں جیسے جسم کا مالک تھا۔ غار سے باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید انداز کی ٹارچ تھی۔

"میرا نام ڈاکٹر سائمن ہے"........ اس نے باہر نکلتے ہی کہا تو عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور پھر دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"کیا۔ کیا کر رہے ہو"........ ڈاکٹر سائمن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ ٹارچ اس نے دوبارہ جلالی تھی۔

"گھبراؤ نہیں ڈاکٹر باہر خطرہ ہو سکتا ہے۔ احتیاط اچھی چیز ہے"۔ عمران نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا اور اسی طرح اسے ساتھ لئے ہوئے وہ غار کے اندر بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی عمران کے پیچھے اندر آگئے تھے۔

"تمہارے باقی ساتھی کیوں نہیں اندر آرہے"...... ڈاکٹر سائمن نے مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی آرہے ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ سرنگ کافی طویل تھی۔ عمران ڈاکٹر سائمن کو ساتھ لئے جب کافی اندر پہنچ گیا تو اس نے اچانک ڈاکٹر سائمن کے ہاتھ میں موجود ٹارچ جھپٹ لی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا کر رہے ہو"...... ڈاکٹر سائمن نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن عمران نے ٹارچ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے دی۔

"سنو ڈاکٹر سائمن اب شرافت سے بتا دو کہ غار کے دہانے پر جو آلہ تم نے فٹ کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے"...... اچانک عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"کون۔ کون سا آلہ۔ میں نے تو کوئی آلہ فٹ نہیں کیا"...... ڈاکٹر سائمن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے غار اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا عمران نے یکلخت اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر پشت کے بل نیچے غار کے فرش پر پٹخ دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا پیر اس کی گردن پر جم گیا۔ عمران نے پیر کو موڑا تو اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر سائمن کا جسم ایک

جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔ کیپٹن شکیل نے ٹارچ کا رخ ڈاکٹر سائمن کے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر سائمن کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے اس کی زندگی کے بس صرف چند لمحے ہی باقی ہیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا۔

"بتاؤ باہر آلہ کیوں لگایا ہے۔ کیا مقصد ہے اس کا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ پیر واپس کرنے کی وجہ سے ڈاکٹر کا رک رک آنے والا سانس قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کی تیزی سے تباہ ہوتی ہوئی حالت بھی قدرے سنبھلنے لگ گئی۔

"بولو کیوں لگایا ہے آلہ ورنہ اس سے بھی زیادہ خوفناک عذاب بھگتنا پڑے گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ آلہ اس لئے لگایا گیا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی باہر رہ جائے تو جیکسن ان کو بھی ہلاک کر سکے۔ اس میں سے نظر نہ آنے والی زیڈ وی شعاعیں نکلتی ہیں"...... ڈاکٹر سائمن نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ ہمارے خلاف تم نے انتظامات کر رکھے ہیں وہ سب بتا دو ورنہ ایک لمحے میں جسم کی ساری رگیں توڑ دوں گا"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ غضب ناک ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ پیر ہٹا دو۔ پلیز فار گاڈ سیک یہ پیر ہٹا لو۔ میں مر جاؤں گا۔ نجانے یہ کیسا عذاب ہے۔ پیر ہٹا لو"...... ڈاکٹر سائمن کی حالت ایک

بار پھر خراب ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے ذرا سا پیر کو واپس موڑ لیا۔

"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم اپنے سائنس دان کو لے جاؤ۔ میں کوئی حرکت نہ کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں ہلاک کر دوں گا لیکن اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں ڈاکٹر جیکسن کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو تمہارے حوالے کر دے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے رک رک کر اور انتہائی کرب آمیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کیا انتظامات کئے ہیں تم نے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے آہستہ آہستہ وہ سارے انتظامات دوہرا دیئے جو اس نے ڈاکٹر جیکسن کے ساتھ طے کئے تھے۔

"اب تم اس ڈاکٹر جیکسن کو کیسے یہاں بلاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ اندر انتظار کر رہا ہو گا۔ جب میں اسے اشارہ کروں گا۔ پھر وہ حرکت میں آئے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"یہاں بلانے کی بات کرو"...... عمران نے پیر کو آگے کی طرف موڑتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سائمن کے منہ سے ایک بار پھر خرخراہٹ سی نکلنے لگی۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

"یہاں۔ یہاں وہ کیسے آئے گا۔ وہیں جا کر اسے کہنا پڑے گا"۔

ڈاکٹر سائمن نے انتہائی کرب آمیز لہجے میں کہا تو عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے ڈاکٹر سائمن کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکا دے کر کھڑا کر دیا۔

"سنو ڈاکٹر سائمن اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو یہ سن لو کہ اگر میرا یا میرے ساتھیوں کا بال بھی بیکا ہوا تو دوسرے لمحے تمہاری گردن ٹوٹ چکی ہو گی۔ مجھے تمہاری لیبارٹری یا تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں صرف ڈاکٹر عالم رضا کو واپس اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اس لئے اب بتاؤ کہ تم ڈاکٹر جیکسن کو کیسے روکو گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر سائمن کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے مسلسل اپنی گردن مسلے چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"وہ۔ وہ بلاک راستہ جو اگلے موڑ کے بعد آئے گا۔ اسے کراس کر کے اس سے سپر فون پر بات ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"کہاں ہو گا سپر فون"...... عمران نے کہا۔

"موڑ کے بعد چھوٹا کمرہ ہے۔ اس میں ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"چلو پھر۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"م۔ م۔ میں وعدہ کرتا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور عمران اسے بازو سے پکڑے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران جانتا تھا کہ موڑ

کے بعد راستہ بلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلے بھی اس غار کو چیک کر چکا تھا۔ یہ راستہ ریڈ بلاکس سے بند کیا گیا تھا اس لئے عمران واپس چلا گیا تھا۔ موڑ کے فوراً بعد موجود ریڈ بلاکس کی یہ دیوار اب غائب ہو چکی تھی۔ آگے واقعی ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آرہا تھا۔

"رک جاؤ یہاں"...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر سائمن رک گیا۔

"کہاں ہے وہ سپر فون بتاؤ۔ میرا ساتھی اسے یہاں لے آئے گا تم یہیں رکو گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بائیں طرف دیوار میں ایک طاقچہ ہے اس میں رکھا ہوا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"اس کمرے میں کیسے انتظامات کیے گئے ہیں۔ کیا ہم کمرے میں پہنچتے ہی اس جیکسن کو نظر آجائیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں نے یہاں سے اسے فون کرنا تھا اور اشارہ یہ تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو جانے کے لئے تیار رکھو ہم آرہے ہیں۔ اس طرح وہ سمجھ جاتا کہ میں اسے اوکے کا اشارہ دے رہا ہوں۔ اس کے بعد آگے راہداری ہے۔ وہاں جیسے ہی ہم داخل ہوتے فائر ہو جاتا اور تم سب ختم ہو جاتے اور باہر بھی موجود تمہارے آدمی ختم کر دیئے جاتے"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل ڈاکٹر کا خیال رکھنا میں اندر سے فون لے آتا ہوں"...... عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

"آپ یہاں ٹھہریں میں لے آتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور

تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا کارڈلیس فون تھا۔

"جیکسن کو ڈاکٹر عالم رضا سمیت یہیں بلواؤ"...... عمران نے فون پیس کو غور سے دیکھ کر ڈاکٹر سائمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ پہلے وعدہ کرو مجھے نہیں مارو گے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"سنو ڈاکٹر سائمن میں سائنس دانوں کی عزت کرنے کا عادی ہوں لیکن مجھے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بھی عزیز ہے۔ اس لئے میرا وعدہ کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو اس ڈاکٹر جیکسن سمیت یہاں بلواؤ۔ اس کے بعد ہم سب باہر جائیں گے اور پھر تم دونوں کو واپس بھیج دیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون پر یکے بعد دیگرے کئی بٹن دبا دیئے۔

"ہیلو ڈاکٹر سائمن کالنگ"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس۔ یس۔ میں جیکسن بول رہا ہوں"...... رسیور میں سے ایک نوجوان آدمی کی آواز سنائی دی۔

"جیکسن سنو میں نے پلاننگ تبدیل کر دی ہے اور اس عمران سے مل کر بوبی سے انتقام لینے کا ایک اور منصوبہ بنا لیا ہے۔ جو زیادہ اچھا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر عالم رضا کو بلاؤ اور اسے ساتھ لے کر فوراً یہاں بلا کڈ راستے سے باہر آجاؤ۔ میں یہاں عمران کے ساتھ تمہارا منتظر

ہوں۔ پھر میں تمہیں تفصیل سے سب کچھ بتاؤں گا"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر سائمن اس طرح تو"...... جیکسن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میں تم سے بہتر سمجھتا ہوں حالات کو"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں لا رہا ہوں سر۔ ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"جلدی آؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن آف کر دیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ان کے سامنے کمرے کی عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹی اور اس سے پیدا ہونے والے خلا سے ایک دبلا پتلا اور خشک کھچڑی بالوں والا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے فریم کی عینک موجود تھی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے ایک پاکیشیائی نوجوان تھا جس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران اس نوجوان کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی ڈاکٹر عالم رضا ہے۔ کیونکہ اس کا حلیہ وہ پہلے ہی اس کی پرسنل فائل میں پڑھ چکا تھا۔

"آ جاؤ ادھر"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو دونوں قدم بڑھاتے ان کے قریب آ گئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے ڈاکٹر عالم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر عالم رضا۔ لیکن یہ سب کیا ہے۔ تم کون لوگ ہو۔ ڈاکٹر سائمن یہ سب کیا ہے"...... ڈاکٹر عالم رضا نے حیرت بھرے لہجے میں پہلے عمران سے اور پھر ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں کیا بتایا گیا ہے"...... عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"مجھے تو ڈاکٹر جیکسن نے جو ہمارے شعبے کے انچارج ہیں بلا کر کہا ہے کہ ڈاکٹر سائمن تم سے فوری ملنا چاہتے ہیں اور پھر ہم یہاں آ گئے مگر"...... ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ڈاکٹر عالم رضا۔ یہ لوگ تمہارے ہم وطن ہیں پاکیشیائی ہیں اور تمہیں واپس لینے کے لئے آئے ہیں۔ اب تم نے ان کے ساتھ جانا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ مگر۔ مگر"...... ڈاکٹر عالم رضا بے اختیار اچھل پڑا۔

"میرا نام عمران ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا۔ ہم میک اپ میں ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی...... کیا واقعی مجھے یہاں سے رہائی مل جائے گی۔ مم۔ مم میں نے تو اس بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا"...... ڈاکٹر عالم رضا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس سارے معاملے پر سرے سے یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ڈاکٹر جیکسن تم نے غار کے دہانے پر جو آلہ لگایا ہے اسے آف کیا ہے"...... عمران نے اس بار ڈاکٹر جیکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آف۔آف"...... ڈاکٹر جیکسن نے چونک کر کہا اور پھر رک کر وہ ڈاکٹر سائمن کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔میری بات عمران سے طے ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسے تو آپریشن روم سے ہی آف کیا جا سکتا ہے۔یہاں سے تو نہیں کیا جا سکتا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

"تو پھر تم میرے ساتھ آؤ تاکہ مجھے یقین آ جائے کہ تم نے واقعی اسے آف کر دیا ہے پھر تم وہیں رک جانا میں واپس آ جاؤں گا ڈاکٹر جیکسن اور ڈاکٹر عالم رضا دونوں اس دوران یہیں رہیں گے اور یہ سن لو کہ اب جب کہ ڈاکٹر سائمن کے ساتھ تمام معاملات طے ہو چکے ہیں اگر تم نے کسی قسم کی کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر تم اور ڈاکٹر سائمن دونوں ہی ایک لمحے میں گردنیں تڑوا بیٹھو گے"۔عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جیکسن کوئی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے"۔ڈاکٹر سائمن نے جیکسن سے کہا۔

"یس ڈاکٹر"...... جیکسن نے جواب دیا اور عمران اس کو ساتھ لئے تیز تیز چلتا ہوا اس چھوٹے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد ہی وہ خلا کراس کر کے دوسری طرف غائب ہو گئے۔پھر عمران کی واپسی

تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔اب وہ اکیلا تھا۔

"آؤ ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر عالم رضا۔اب باہر چلیں"...... عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ سب مڑ کر سرنگ کے بیرونی دہانے کی طرف بڑھ گئے۔دہانے کے باہر عمران کے ساتھی موجود تھے عمران جب باہر نکلا تو اس نے جولیا کے ساتھ صفدر اور خاور کو بھی دہانے کے باہر کھڑے ہوئے دیکھا۔وہ سمجھ گیا کہ زوم گیس سپلائر کو بیکار کرنے کے بعد وہ دونوں بھی وہاں دہانے پر پہنچ گئے تھے۔عمران ڈاکٹر سائمن، ڈاکٹر عالم رضا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازیں تینوں اطراف سے گونجیں اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہاں ہر طرف نیلگوں سا دھواں چھا گیا۔عمران نے آوازیں سنتے ہی لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا دوسرے لمحے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما۔اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن نجانے یہ گیس کس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے میں عمران کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے تمام حواس اس تاریکی میں جیسے ڈوب سے گئے۔

بوبی لوتھر سے بات ختم کرتے ہی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے ٹاور کی سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ گئی۔ اس کا دل مسرت کی شدت سے بلیوں اچھل رہا تھا۔ گو عمران نے اس کا زوم گیس والا حربہ ناکام بنا دیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی ذہانت اور فوری کارکردگی کی بنا پر اس پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اور اس بات پر اسے بے پناہ مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ جس عمران پر بلیک تھنڈر کے بڑے سے بڑے سپر ایجنٹ غلبہ نہ حاصل کر سکے۔ اس پر اس نے اپنی واضح برتری ثابت کر دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دور سے جیپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جیپوں کی ہیڈ لائٹیں بند تھیں اور وہ اندھیرے کا حصہ بنی ہوئی آ رہی تھیں۔

"یہ لوتھر بھی اول درجے کا احمق ہے۔ اب لائٹیں بند کرنے سے کیا حاصل"...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں

جیپیں اس کے قریب آ کر رک گئیں۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر لوتھر خود تھا۔

"ہم انہیں لے آئے ہیں مس"...... لوتھر نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"احمق آدمی اب جب کہ وہ قابو آ چکے ہیں اب لائٹیں آف کرنے کا کیا فائدہ"...... بوبی نے کہا۔

"آپ کا حکم تھا مس اس لئے میں حکم عدولی کیسے کر سکتا تھا"...... لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارے والی جیپ میں بے ہوش افراد کتنے ہیں"...... بوبی نے پوچھا۔

"دو مس"...... لوتھر نے جواب دیا۔

"انہیں اس جیپ سے اٹھوا کر دوسری جیپ میں رکھواؤ۔ دو چار مسلح افراد کو یہیں ڈراپ کر دو وہ پیدل چلے جائیں گے۔ تم انہیں لے جا کر زیرو روم میں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دو۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے وہیں آ جاؤں گی"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... لوتھر نے جواب دیا اور مڑ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹی جیپ سے بے ہوش افراد کو نکال کر بڑی جیپ میں ڈال دیا گیا اور چار مسلح افراد ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی جیپ سٹارٹ ہو کر مڑی اور اندرونی

طرف کو بڑھ گئی۔ اب اس کی لائٹیں جلا دی گئی تھیں۔ بوبی چھوٹی جیپ میں بیٹھی اور اپنے آفس کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ اپنے اس کارنامے سے جیکسن کو آگاہ کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اب ڈاکٹر سائمن کے ساتھ ساتھ پاکیشیائی سائنس دان بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اس کے قبضے میں آچکے تھے۔

دفتر میں پہنچ کر اس نے الماری سے مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ ہیڈ کوارٹر کے کمپیوٹر سے بات ہونے اور مخصوص کوڈ دوہرانے کے بعد جیکسن لائن پر آگیا۔

"یس جیکسن بول رہا ہوں اوور"...... جیکسن کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"بوبی بول رہی ہوں جیکسن ایرک فیلڈ سے اوور"...... بوبی نے بڑے فاتحانہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا بوبی عمران اور اس کے ساتھیوں نے دوبارہ تو لیبارٹری میں گھسنے کی کوشش نہیں کی اوور"...... جیکسن نے پوچھا۔

"نہ صرف گھسنے کی کوشش کی بلکہ وہ گھس بھی گئے اور وہاں سے ڈاکٹر سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ باہر نکال لائے ہیں اوور"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوور"...... جیکسن نے اس انداز میں کہا جیسے وہ حلق کے بل چیخ کر بات کر رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہی ہوں اوور"...... بوبی نے لطف لینے کے سے

انداز میں کہا۔

"اوہ اوہ...... ویری سیڈ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہوا۔ اوہ۔ اوہ۔ اوور"۔ جیکسن کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ اس خبر سے بری طرح بوکھلا گیا ہے اور اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ کا بھی بوبی کو علم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہونے کے بعد لامحالہ مین ہیڈ کوارٹر کا سارا نزلہ سیکشن ہیڈ کوارٹر پر ہی گرنا تھا۔

"ایسا اس لئے ممکن ہوا کہ ڈاکٹر سائمن نے مجھ سے انتقام لینے کے جوش میں اندھا ہو کر عمران سے ساز باز کر لی۔ ویسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ گولڈن ایجنٹ کی موجودگی میں وہ لوگ کس طرح کامیاب ہو سکتے تھے۔ اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت۔ ڈاکٹر سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان سب میرے قبضے میں ہیں اوور"۔ بوبی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ الفاظ کہہ کر تو تم نے مجھے نئی زندگی بخش دی ہے بوبی۔ ورنہ میرا تو حقیقتاً دل ہی ڈوب گیا تھا۔ مجھے تو اپنے سمیت سارا سیکشن ہیڈ کوارٹر قبر میں اترتا محسوس ہونے لگ گیا تھا۔ اب تفصیل بتاؤ کہ یہ سب کیسے ہوا۔ ڈاکٹر سائمن جیسا آدمی آخر کس طرح تنظیم سے غداری کر سکتا ہے۔ پلیز مجھے پوری تفصیل بتاؤ اوور"...... جیکسن نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بوبی نے اسے شروع سے لے کر اب تک کی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"کیا عمران اندر لیبارٹری میں بھی گیا تھا اوور"...... جیکسن کے

لہجے میں ایک بار پھر تشویش کی جھلک نمایاں ہو گئی تھی۔

"ظاہر ہے گیا ہو گا۔ غار کے اندر کیا ہوتا رہا۔ اس کا تو مجھے علم نہیں ہو سکا۔ بہرحال وہ کافی دیر اندر رہا۔ اس کے دو ساتھی بھی ساتھ تھے جب کہ باقی باہر دہانے پر ہی موجود رہے اور پھر جب وہ باہر نکلا تو اس کے ساتھ ڈاکٹر سائمن کے علاوہ وہ پاکیشیائی سائنس دان بھی تھا۔ اوور"...... بوبی نے جواب دیا۔

"یہ بہت برا ہوا بوبی بہت ہی برا۔ عمران جیسے آدمی کا لیبارٹری کے اندر داخل ہو جانا انتہائی خطرناک ہے۔ انتہائی خطرناک اوور"۔ جیکسن نے انتہائی پریشان کن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جیکسن۔ عمران اندر صرف اس پاکیشیائی سائنس دان کو لینے گیا تھا اور وہ اسے لے آیا۔ اگر میں وہاں موجود نہ ہوتی تو لازمی بات ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اب وہ میرے قبضے میں ہے۔ اس کی بات تو تم چھوڑو۔ اسے اور اس کے ساتھیوں کو تو میں گولیوں سے اڑا دوں گی لیکن ڈاکٹر سائمن کا کیا کرنا ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ میں ڈاکٹر سائمن کو بھی ان کے ساتھ ہی گولی سے اڑا دینا چاہتی ہوں اوور"۔ بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہرگز مت کرنا۔ ڈاکٹر سائمن بلیک تھنڈر کے ان چند گنے چنے سائنس دانوں میں سے ہے جس کی خدمات کا اعتراف مین ہیڈ کوارٹر کھل کر کرتا ہے۔ اس لئے تم اسے اور پاکیشیائی سائنس

دان کو واپس لیبارٹری میں بھجوا دو۔ میں مین ہیڈ کوارٹر کو تمہاری رپورٹ بھیج دوں گا۔ وہ خود اس کے بارے میں فیصلہ کر لیں گے۔ جہاں تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے۔ تم اس کے ساتھیوں کو بے شک بے ہوشی کے دوران گولیوں سے اڑا دو لیکن عمران کو ہوش میں لے آنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ انتہائی شیطان صفت آدمی ہے۔ وہ کسی پلاننگ کے تحت لیبارٹری کے اندر گیا ہو گا ورنہ وہ ڈاکٹر سائمن کو باہر روک کر بھی ڈاکٹر عالم رضا کو باہر منگوا سکتا تھا۔ اس نے لامحالہ وہاں کوئی ایسا سائنسی حربہ استعمال کر دیا ہو گا جس سے وہ لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہو اور یہ بتا دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر اس لیبارٹری کی تباہی کی اجازت کسی صورت بھی نہ دے گا وہ عمران اور اس پاکیشیائی سائنس دان کو تو رہا کر سکتا ہے لیکن لیبارٹری کی تباہی اس کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہو گی اوور"......... جیکسن نے کہا۔

"یہ سب تمہاری عمران سے ذہنی مرعوبیت کی باتیں ہیں۔ وہ احمق آدمی ہے۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ وہ تو اس وقت میرے رحم و کرم پر پڑا ہوا ہے اوور"........ بوبی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بوبی یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اسے غیر سنجیدہ انداز میں مت لو ورنہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا اوور"....... اس بار جیکسن کے لہجے میں تلخی نمایاں تھی۔

"کیا مطلب میں نے کون سی غیر سنجیدہ بات کی ہے۔ دیکھو جیکسن

میں محسوس کر رہی ہوں کہ تمہیں میرے کارنامے پر خوش ہونے کی بجائے حسد ہونے لگ گیا ہے اوور"...... بوبی نے بھی تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے بوبی بہرحال ٹھیک ہے۔ تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک مین ہیڈ کوارٹر تم سے خود رابطہ نہیں کر لیتا۔ میں اسے تفصیلی رپورٹ دے دیتا ہوں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا اور بوبی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ناخوشگواری کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"بوبی ہمیشہ فتح یاب رہے گی تم چاہے جس قدر بھی حسد کر لو جیکسن"۔ بوبی نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔

"قیدیوں کو زیرو روم میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا گیا ہے مس"۔ لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سٹور سے انٹی زوم گیس محلول لے آؤ اور ایک مشین پسٹل بھی اب میں خود اپنے ہاتھوں سے ان سب کو انجام تک پہنچاؤں گی"۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا تو لوتھر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ابھی اس کی واپسی نہ ہوئی تھی کہ سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ بوبی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ریجنل ہیڈ کوارٹر کالنگ گولڈن ایجنٹ بوبی اوور"۔ ایک مشینی سی آواز سنائی دی اور بوبی بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ

ریجنل ہیڈ کوارٹر کی کال اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھی۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کے درمیان رابطے کا کام کرتا تھا۔ وہ براہ راست ایجنٹوں سے بات نہ کرتا تھا۔ اس لئے اسے اس کال پر حیرت ہو رہی تھی۔

"یس گولڈن ایجنٹ بوبی اٹنڈنگ اوور"...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے کوڈ طلب کیے گئے تو بوبی نے تفصیل سے سارے کوڈ دوہرا دیئے۔

"ریجنل ہیڈ کوارٹر انچارج لارک بات کریں گے اوور"۔ مشینی آواز نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد گھمبیر اور سنجیدہ تھا۔

"یس سر بوبی بول رہی ہوں۔ فرمایئے"...... بوبی نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ایرک فیلڈ میں ہونے والے تمام واقعے کی تفصیلی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر کو دی ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے مجھے ہدایات دی ہیں کہ میں تم سے براہ راست رابطہ کر کے تمہیں آگاہ کر دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ ڈاکٹر سائمن کو البتہ اس کی غداری کے جرم میں موت کی سزا دے دی گئی ہے اور اس سزا پر عمل درآمد تم نے کرنا ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تمہارے لئے انعام ہے۔ جہاں تک پاکیشیائی ایجنٹوں کا تعلق ہے باقی ایجنٹوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا

دیا جائے۔ لیکن عمران کو ہلاک کرنے سے پہلے تم نے خود اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہوگی۔ اگر لیبارٹری تباہ ہونے کا خطرہ درپیش ہو تو پھر تمہیں ہر صورت میں لیبارٹری کو بچانا ہے۔ اس کے لئے چاہے تمہیں تمام پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیوں نہ چھوڑنا پڑے اوور"...... لارک نے اسی طرح گھمبیر لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اس پاکیشیائی سائنس دان کا کیا کرنا ہے اوور"۔ بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر نے تمام امور کا فیصلہ اس کی صوابدید پر چھوڑ کر اسے واقعی عزت بخشی تھی۔ اس لئے بوبی کے دل میں مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ باقی سب امور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی سن لو اگر لیبارٹری تباہ ہو گئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری براہ راست تم پر عائد ہو گی اور اس کا نتیجہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم گولڈن ایجنٹ ہو۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہو اوور"...... لارک نے جواب دیا۔

"یس سر ٹھیک ہے سر۔ میرا وعدہ کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی اور یہ سب لوگ بھی ختم کر دیئے جائیں گے۔ پاکیشیائی سائنس دان کو میں واپس لیبارٹری میں پہنچا دوں گی اوور"...... بوبی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی

لمحے دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل جب کہ دوسرے ہاتھ میں ایک لمبے منہ کی بند بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ جس کے اندر ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"آؤ لوتھر اب شکار گاہ کی طرف چلیں۔ آج دیکھنا کہ میں کیسے شکار کھیلتی ہوں"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یس مس"...... لوتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بوبی کے پیچھے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے ابھی تک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوم رہا ہو لیکن پھر اس گردش میں تیزی سے کمی آتی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ سارا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر عالم رضا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ غار کے دہانے سے باہر نکلا تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی آواز سے اس نے چاروں طرف سے کیپسول اڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے تھے اور پھر اس کا ذہن ایک بار تیزی سے گھوما اور پھر تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔ اس منظر کے سامنے آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اب غار کے

دہانے کے باہر اور کھنڈرات کے سامنے نہیں بلکہ ایک خاصے بڑے کمرے میں راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھی اس کے دائیں بائیں اسی کی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ڈاکٹر سائمن اس کے بالکل ساتھ والی کرسی پر تھا جب کہ دوسری طرف صفدر تھا۔ یہ کرسیاں کمرے کی عقبی دیوار سے ذرا ہٹ کر ایک قطار کی صورت میں موجود تھیں۔ دائیں طرف سب سے پہلے جولیا اس کے بعد صفدر پھر وہ خود اور اس کے بائیں ہاتھ پر اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر سائمن، ڈاکٹر سائمن کے ساتھ ڈاکٹر عالم رضا۔ اس کے بعد تنویر پھر کیپٹن شکیل اور بائیں ہاتھ پر سب سے آخر میں خاور بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی اس وقت خاور کی ناک سے ایک بوتل لگائے ہوئے تھا جس میں ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ آلات تشدد لٹکے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں ٹارچنگ کی انتہائی جدید ترین مشین بھی موجود تھی۔ جب کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ عمران کے بالکل سامنے دیوار میں تھا۔ اس سے تھوڑا آگے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو خالی تھیں۔ ابھی تک اس کا کوئی ساتھی بھی ہوش میں نہ آیا تھا۔ حالانکہ ترتیب کے لحاظ سے عمران جانتا تھا کہ اس کا نمبر بعد میں آیا ہو گا پہلے جولیا اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کو انٹی گیس محلول سنگھایا گیا ہو گا۔ لیکن وہ دونوں ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ کارنامہ اس کی ذہنی ورزشوں کا ہے جن کی وجہ سے اس کا ذہن خود بے ہوشی کے خلاف کام کرتا رہتا ہے اور اب انٹی گیس محلول کی

مدد سے وہ فوراً ہوش میں آگیا تھا جب کہ باقی افراد مقررہ وقفے کے بعد ہی ہوش میں آئیں گے۔ اسی لمحے آخر میں بیٹھے ہوئے خاور کی ناک سے بوتل لگا کر وہ آدمی مڑا۔ اب وہ بوتل کا ڈھکن بند کر رہا تھا۔

"اتنی بڑی بوتل سے تو لگتا ہے کہ آج سارا ایرک فیلڈ ہی ہماری طرح بے ہوش ہو چکا ہے"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی عمران کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم اتنی جلدی کیسے ہوش میں آگئے۔ تمہیں تو پندرہ منٹ بعد ہوش میں آنا چاہئے تھا"......... اس آدمی نے بوتل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اصل میں میرے اور تمہارے درمیان وقت کی گنتی کا فرق ہے۔ تمہارا منٹ ساٹھ سیکنڈوں کا ہوتا ہے۔ ہوتا ہے ناں"......... عمران نے کہا۔

"ہاں مگر"......... اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب کہ میرا منٹ صرف دس سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ میں نے اعشاریہ نظام اپنے اوپر ہی لاگو کر رکھا ہے سنا ہے یہ جدید نظام ہے اور آج تو یہ بات ثابت بھی ہو گئی ہے کہ اس کی جدیدیت کی وجہ سے میں سب سے پہلے ہوش میں آگیا ہوں اور یہ پرانے نظام والے ابھی تک بیمار مرغوں کی طرح گردنیں ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں"......... عمران کی زبان چل پڑی تو وہ شخص بے اختیار ہنس پڑا۔

"باتیں تو تم دلچسپ کرتے ہو۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اب تمہاری زندگی تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے۔ عمران ہے ناں تمہارا نام"۔ اس آدمی نے کہا۔

"ہاں لیکن میرے متعلق تم نے غلط زائچہ بتا دیا ہے۔ تم نے عمران ولد عبدالرحمن سے زائچہ بنایا ہو گا۔ اس لحاظ سے تو واقعی میری زندگی تھوڑی رہ گئی ہو گی کیونکہ ڈیڈی کا بس چلے تو مجھے زندہ ہی زمین میں دفن کر دیں۔ وہاں البتہ اگر تم عمران پسر اماں بی کے ناموں سے زائچہ بناتے تو پھر میری زندگی کو کوئی خطرہ نہ ہوتا۔ کیونکہ ماں اولاد کی زندگی کی ہی دعائیں مانگتی رہتی ہے اور ماں کی دعا سب سے زیادہ قبول کی جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی ہنس پڑا

"ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا تمہیں کہ تمہاری ماں کی دعا قبول ہوئی ہے یا باپ کی"......... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے یہ تو بتاتے جاؤ کہ تمہیں میرا زائچہ بنانے کی فیس کس شریف آدمی یا خاتون نے ادا کی ہے۔ تاکہ میں بھی اپنے لئے اس سے کچھ رقم ادھار مانگ لوں۔ ایسی مخیر شخصیت روز روز تھوڑا ملتی ہے"......... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"......... اس آدمی نے دروازے کے قریب جا کر مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ظاہر ہے وہ عمران کی اس گہری بات کا سرے سے مطلب ہی نہ سمجھ سکا تھا۔

"اچھا بس یہیں تک تمہاری ذہنی اپروچ ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے میرا مطلب تھا کہ ہم کس کی قید میں ہیں مس بوبی کی یا ڈاکٹر سائمن کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس آدمی کی ذہنی کم مائیگی پر افسوس ہو رہا ہو۔

"مس بوبی کی۔ ڈاکٹر سائمن تو آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"اسے کہتے ہیں غرور کا سر نیچا۔ اس پر میں طنز کر رہا تھا کہ اس کی ذہنی سطح کم ہے اور خود میرے ذہن سے بات کرتے ہوئے یکسر یہ بات غائب ہو گئی کہ ڈاکٹر سائمن تو میرے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس کی قید میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی رہائی کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ لیکن کرسی میں اسے اس طرح جکڑا گیا تھا کہ اس کے دونوں بازو کرسیوں کے بازوؤں پر اور دونوں ٹانگیں کرسی کے اگلے دونوں پایوں کے ساتھ کلپ کر دی گئی تھیں۔ اس طرح اب وہ صرف اپنے سر اور گردن کو حرکت دے سکتا تھا یا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اور ظاہر ہے اس حالت میں جکڑے جانے کے بعد اس سے کسی طور بھی رہائی ناممکن تھی۔ عمران نے گردن جھکا کر نیچے دیکھا تو کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان فولادی پلیٹ موجود تھی اور اس پلیٹ کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس کرسی کا آپریشنل سسٹم کرسی کے عقبی پائے میں رکھا گیا ہے تاکہ

اگر پیر جکڑے جانے سے رہ بھی جائیں تب بھی کرسی کے نیچے سے پیر لے جا کر عقبی پائے پر موجود بٹن کو پریس نہ کیا جا سکے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ بظاہر رہائی ملنے کا کوئی سکوپ نظر نہ آ رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن مسلسل رہائی کی ترکیبیں سوچنے میں مصروف تھا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی ترکیب سوچتا اچانک جولیا کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہوش میں آ رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میں کہاں ہوں"...... جولیا کے منہ سے الفاظ نکلے۔

"گولڈن ہاؤس میں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک جھٹکے سے گردن عمران کی طرف موڑی۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران سمجھ گیا کہ وہ اب پوری طرح شعور میں آ چکی ہے۔

"اوہ یہ سب کیسے ہوا عمران۔ یہ گولڈن ہاؤس کیا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"گولڈن ایجنٹ تو گولڈن ہاؤس میں ہی رہ سکتی ہے۔ اب وہ آئرن ہاؤس میں تو رہنے سے رہی۔ ویسے یہ بات دوسری ہے کہ اس پورے کمرے میں مجھے سوائے تمہارے اور کوئی بھی چیز گولڈن نظر نہیں آ رہی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ صفدر بھی کراہ کر ہوش میں آنے لگ گیا اور اس کے بعد تو جیسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے باری باری

سب ہوش میں آتے چلے گئے۔

"یہ کس نے باندھا ہے ہمیں۔یہ کیا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس جیسی شخصیت کو تو کوئی اس طرح کرسی میں جکڑنے کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

"شکر کریں آپ کو کرسی پر بٹھا کر جکڑا گیا ہے۔اگر وہ آپ کو الٹا لٹکا دیتے تو آپ کیا کر لیتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کسی میں جرأت ہے کہ ڈاکٹر سائمن کو الٹا لٹکائے۔مگر۔مگر۔یہ سب کیا ہے۔کیا یہ حرکت تم نے کی ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو خود آپ کی طرح بے حرکت ہوا بیٹھا ہوں۔آپ کی یہ عزت افزائی مس بوبی نے کی ہے۔آپ کو اس کا شکر گزار ہونا چاہئے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر سائمن کوئی بات کرتا۔کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بوبی اندر داخل ہوئی۔اس کے چہرے پر ایسی فاتحانہ مسکراہٹ تھی جیسے کوئی ملکہ مفتوحہ علاقے میں قیدیوں کا معائنہ کرنے آ رہی ہو۔

"ارے ارے اس قدر زور سے دروازہ کھولنے کی کیا ضرورت تھی۔یہ دروازے تو رعب حسن سے خود بخود کھل جایا کرتے ہیں"۔عمران نے اونچی آواز میں کہا تو مس بوبی بے اختیار ہنس دی۔

"تم دروازے کے دھماکے پر بات کر رہے ہو۔ابھی تم کو یوں

کے دھماکے سنو گے اور ان دھماکوں میں جب تمہاری چیخیں شامل ہوں گی تو یہ دھماکے اور زیادہ دلکش ہو جائیں گے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بڑے فخریہ انداز میں بیٹھ گئی جب کہ اس کے پیچھے آنے والا آدمی جسے عمران نے پہچان لیا تھا کہ وہ شیرف لوتھر تھا اس کی کرسی کے عقب میں مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاؤ لوتھر۔ابھی تو ان سے کچھ دیر باتیں ہوں گی اس کے بعد کارروائی کا آغاز ہو گا"...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... لوتھر نے کہا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے مجھے یہاں کیوں قید کر رکھا ہے۔تمہیں معلوم ہے کہ میری کیا حیثیت ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے ڈاکٹر سائمن کہ تم غدار ہو۔تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر صرف مجھ سے انتقام لینے کے لئے تنظیم سے غداری کی ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہیڈ کوارٹر بھی تمہیں غدار قرار دے چکا ہے اور اس نے تمہاری موت کا حکم بھی جاری کر دیا ہے"۔بوبی نے تیز لہجے میں کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"تم غلط کہہ رہی ہو۔میں کیسے غدار ہو سکتا ہوں۔میں تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑنے کے لئے کام کر رہا تھا کہ تم درمیان میں

ٹھیک پڑیں۔ تم میری بات کراؤ ہیڈ کوارٹر سے میں خود ان سے بات
کرتا ہوں"....... ڈاکٹر سائمن نے چیختے ہوئے کہا۔
"اب بات کرنے کا وقت گزر چکا ہے ڈاکٹر سائمن۔ تم نے جو کچھ
کرنا تھا وہ تم نے کر لیا۔ تمہاری غداری کا ثبوت اس پاکیشیائی سائنس
دان کی صورت میں تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ تم نے تو مجھ سے
انتقام لینے کے لئے یہ ساری سازش کی تھی۔ تم مجھے نااہل اور ناکارہ
ثابت کرا کر ہیڈ کوارٹر سے مجھے موت کی سزا دلانا چاہتے تھے لیکن اب
دیکھو آج میری وجہ سے یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی پکڑے گئے ہیں اور
تمہاری سازش بھی سامنے آ گئی ہے۔ اگر میں یہاں نہ ہوتی تو یہ عمران
پاکیشیائی سائنس دان کو بھی لے جاتا اور لیبارٹری بھی تباہ کر دیتا"۔
بوبی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"نہیں یہ غلط ہے۔ یہ مجھ پر الزام ہے"....... ڈاکٹر سائمن نے غصے
سے چیختے ہوئے کہا۔
"تم نے ہوٹل مارڈی میں عمران کے ساتھ فون پر جو گفتگو کی تھی
اس کا ٹیپ مجھ تک پہنچ گیا تھا ڈاکٹر سائمن۔ تم سے حماقت یہ ہوئی کہ
تم نے اس کال کے دوران میرا نام لے دیا اور تمہیں یہ معلوم نہیں تھا
کہ یہ ہوٹل میری ملکیت ہے اور یہ ٹیپ ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے"۔ بوبی
نے کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یکلخت مایوسی کی وجہ سے لٹک سا گیا۔
"اوہ۔ اوہ۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔
میں تم سے معافی مانگ لوں گا پلیز"....... ڈاکٹر سائمن کی حالت اس

قدر تباہ ہو گئی تھی کہ عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔
"تو تم نے اس ٹیپ کی وجہ سے سب کچھ معلوم کر لیا تھا۔ لیکن پھر
تم نے ہمیں لیبارٹری تک پہنچنے میں رکاوٹ کیوں نہ ڈالی تھی"۔ اس
بار عمران نے بوبی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں ڈاکٹر سائمن کو بھی تو سامنے لے آنا چاہتی تھی اور تم نے
دیکھا کہ سب کچھ میری مرضی کے مطابق ہوا ہے اور اس وقت تم سب
میرے رحم و کرم پر ہو"....... بوبی نے کہا۔
"تمہاری مرضی کے مطابق ہوتا مس بوبی تو تم ہمیں لیبارٹری میں
داخل ہونے سے پہلے ہی بے ہوش کر لینے میں کامیاب ہو جاتیں۔ لیکن
مجھے افسوس ہے کہ سب کچھ تمہاری مرضی کے مطابق نہیں ہو سکا اور
اس وقت تمہاری یہ لیبارٹری سلگتے ہوئے بارود کے ڈھیر پر قائم ہے۔
جب یہ ڈھیر پھٹے گا تو تمہاری یہ لیبارٹری تنکوں کی طرح بکھر جائے
گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ لیبارٹری کیسے
تباہ ہو سکتی ہے۔ نہیں ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے"....... ساتھ بیٹھے
ہوئے ڈاکٹر سائمن نے چونک کر کہا۔
"تم تو غار میں تھے ڈاکٹر سائمن جب میں تمہارے نائب ڈاکٹر
جیکسن کو ساتھ لے کر اندر گیا تھا تاکہ غار کے دہانے کے باہر لگا ہوا آلہ
آف کر دیا جائے اور اب تمہیں تو علم ہی نہیں ہے کہ ڈاکٹر جیکسن کو
میں نے ہلاک کر دیا تھا تاکہ وہ ہمارے جاتے ہی کوئی شرارت نہ کر

سکے اور چونکہ لیبارٹری کی تباہی میرے مشن میں شامل تھی اس لئے میں نے واپس مڑتے ہوئے ڈاکٹر جیکسن کے آپریشن روم کی مین مشین میں "ٹی ایکس سپر" چھپا دی تھی اور یقیناً تم "ٹی ایکس سپر" کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو گے کہ وہ کس قدر طاقتور ہوتی ہے اور چونکہ تم بلیک تھنڈر سے منسلک ہو۔ جو کہ خود انتہائی جدید ترین سائنسی ایجادات کو عملی میدان میں بھی استعمال کرتی رہتی ہے اس لئے تمہیں یقیناً معلوم ہو گا کہ "ٹی ایکس سپر" کس طرح کام کرتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ۔ ٹی۔ ایکس سپر تم نے وہاں فٹ کر دی ہے۔ اوہ کاش۔ کاش مجھے ذرا سا بھی خیال آجاتا کہ تمہارے پاس ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے تو مم۔ مم۔ میں"...... ڈاکٹر سائمن کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

" یہ کیا چیز ہوتی ہے ڈاکٹر سائمن یہ ٹی ایکس سپر"...... بوبی نے ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ دنیا کی سب سے طاقتور ریز ہیں۔ یہ لیبارٹری تو کیا ان ساری پہاڑیوں کو تباہ و برباد کر سکتی ہیں۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک شعاعیں ہیں۔ انتہائی خطرناک اور انتہائی طاقتور"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

" لیکن یہ اسی وقت ہی کام کریں گی جب کوئی انہیں فائر کرے گا۔ اس لئے تم کیوں گھبرا رہے ہو"...... بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر یہ بات ہوتی تو مجھے کیا ضرورت تھی اسے وہاں چھوڑ کر آنے کی ظاہر ہے میں دوبارہ تو لیبارٹری کے اندر نہ جا سکتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ یہ وائرلیس چارجر سے بھی فائر ہو سکتی ہیں"۔ بوبی نے کہا۔

" اسے چھوڑو کہ یہ کس طرح فائر ہو سکتی ہے اور کس طرح نہیں۔ تم جیسی خوبصورت عورتوں کو ایسی پیچیدہ باتوں میں سر نہیں کھپانا چاہئے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" اگر ایک لیبارٹری تباہ بھی ہو جاتی ہے تو اس سے بلیک تھنڈر کو کیا فرق پڑتا ہے عمران۔ اس جیسی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں نجانے کہاں کہاں کام کر رہی ہوں گی"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بالکل کر رہی ہوں گی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ہر لیبارٹری کی اپنی جگہ علیحدہ اہمیت ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کو بچانے کے لئے تمہیں چھوڑ دیا جائے۔ نہیں علی عمران اب ایسا کرنا ممکن نہیں رہا۔ میں نے صرف ایک بار تمہیں چھوڑا تھا دوسری بار نہیں۔ اب موت تمہارا مقدر بن چکی ہے"...... بوبی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" موت تو بہرحال ہر ایک کا مقدر ہے مس بوبی۔ لیکن تم جیسی عورتوں میں بس یہی کمزوری ہے کہ تم اپنے آپ کو نجانے کیا سمجھنے

لگ جاتی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تم نے پہلے مجھے چھوڑ کر مجھ پر احسان کیا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ میں نے تمہیں خود نظر انداز کر دیا تھا۔ کیونکہ میں بغیر اشد ضرورت کے قتل وغارت سے گریز کرتا ہوں اور اب بھی سن لو اگر تم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر عالم رضا کے خلاف انگلی بھی ہلائی تو نہ تم زندہ رہو گی اور نہ تمہاری یہ لیبارٹری رہے گی۔ باقی رہا ڈاکٹر سائمن تو یہ تمہارا آدمی ہے۔ تم جو چاہو اس سے سلوک کرو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور تم کیا کر سکتے ہو۔ پہلے میں اس بوڑھے شیطان کو تو کیفر کردار تک پہنچا دوں"...... بوبی نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی اور سرد مہری نمایاں ہو گئی تھی۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے معاف کر دو"...... ڈاکٹر سائمن نے یکلخت گڑگڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل کے مخصوص دھماکوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر سائمن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم کرسی پر ہی تڑپنے لگا۔ گولیاں بارش کی طرح عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر سائمن پر پڑ رہی تھیں اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کے زخموں سے نکلنے والے خون نے عمران کے لباس چہرے اور ہاتھوں کو بھی رنگین کر دیا تھا۔

"دیکھا تم نے عمران کہ میں کیا کر سکتی ہوں"...... بوبی نے ٹریگر سے انگلی ہٹا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اسی طرح سفاکی اور سرد مہری موجود تھی۔ ڈاکٹر سائمن کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ڈاکٹر عالم رضا کی گردن ڈھلک گئی تھی وہ شاید خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

"ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ میں چاہتا تو تم یہ کچھ بھی نہ کر سکتیں۔ لیکن میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے۔ اگر بلیک تھنڈر اپنے بڑے سائنس دانوں کو اس طرح تم جیسے احمقوں کے ہاتھوں مروانا چاہتی ہے تو مجھے مداخلت کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لوتھر"...... بوبی نے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"...... لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے جس سے تم لیبارٹری میں ڈاکٹر سائمن سے بات کرتے تھے"...... بوبی نے کہا۔

"میرے دفتر میں ہے مس"...... لوتھر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"وہ لے آؤ تاکہ میں عمران کو بتا سکوں کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور کیا نہیں۔ میں ابھی اس کے سامنے جونی کو کہہ کر اس کی یہ "ٹی ایکس سپر" وغیرہ بیکار کرا دیتی ہوں"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس"....... لوتھر نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو تم واقعی لیبارٹری تباہ کروانا چاہتی ہو"....... عمران نے کہا۔

"کر دو تباہ میں نے تمہیں روکا ہے"....... بوبی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم پہلے اپنی کوشش کر لو۔ جب تم اپنی ناکامی کا اعتراف کر لوگی پھر یہ لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"علی عمران میں جانتی ہوں کہ تم بڑے ذہین، چالاک، عیار، شاطر اور خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہو گے۔ لیکن اس بار تمہاری بد قسمتی یہ ہے کہ تمہارے مقابل بوبی ہے۔ بوبی۔ میں تمہیں سچ کہہ رہی ہوں کہ تم مجھے اچھے لگے تھے اس لئے میں نے سوچا تھا کہ تمہیں معاف کر دوں لیکن تم نے لیبارٹری میں داخل ہو کر اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں"....... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ویری گڈ۔ تم نے یہ فقرے کہہ کر میرے دل میں امید کا چراغ جلا دیا ہے۔ چلو اس دنیا میں کوئی ایک خاتون تو ایسی بھی ہے جسے میں اچھا لگنے لگ گیا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ اب اس چراغ میں مزید تیل نہیں پڑ سکے گا"....... بوبی نے جواب دیا۔

"یہ تو وقت بتائے گا"....... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ

کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا جو اس نے بوبی کی طرف بڑھا دیا۔ بوبی نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ جونی اوور"....... بوبی نے بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔ جبکہ ادھر عمران نے اسے ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ پا کر اپنی رہائی کے لئے کارروائی کا دوبارہ آغاز کر دیا۔ کیونکہ اب اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی تھی۔ گو یہ ترکیب بظاہر ناممکن نظر آ رہی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ انسانی نفسیات کو مدنظر رکھ کر کام کیا جائے تو بعض اوقات ناممکن بھی ممکن میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔ بوبی سے گفتگو کے دوران اس نے اپنی انگلیوں کو مختلف انداز میں موڑ کر یہ چیک کر لیا تھا کہ اس کی کلائی کے گرد موجود کڑا کرسی کے بازو کی بیرونی سائیڈ کی طرف سے نکل کر اندرونی سائیڈ میں جا کر غائب ہو رہا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جس جگہ سے کڑا گھوم کر باہر آیا ہے۔ وہاں لامحالہ خلا بن جاتا ہے اور کڑے کا وہ حصہ جو اس خلا میں موجود تھا اس میں جوڑ لگا ہوا ہو گا تب ہی فولادی کڑا حرکت کر سکے گا اور اس کی صرف دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اس جوڑ تک پہنچ رہی تھی اور ایسے جوڑ جو گھومتے ہیں۔ ان کی تکنیک کا بھی اسے علم تھا کہ اس کے کنڈوں کے اندر ایک سیدھی گول پن ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ یہ آسانی سے گھوم سکے اور اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ اس سرے کو کسی سکریو ڈرائیور کی طرح اس پن کے سرے کو گھما کر باہر نکال سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس کا صرف دایاں ہاتھ ہی آزاد ہو

سکے گا۔اس کا دوسرا ہاتھ دونوں ٹانگیں اور جسم جو راڈز میں جکڑے ہوئے تھے ویسے ہی جکڑے رہ جانے تھے اور ایک ہاتھ آزاد ہو جانے سے وہ بظاہر اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران رہائی کی ایک ترکیب سوچ چکا تھا اور اب بوبی کو ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔اس کے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔اس انگلی کے ناخن میں لگا ہوا بلیڈ جوڑ کے درمیان پن کے سرے پر صحیح کام کر رہا تھا اور عمران اپنی انگلی کو دائرے میں حرکت دے کر بالکل سکرو ڈرائیور کی طرف اس پن کو کھولتا چلا جا رہا تھا۔جب کہ اس کی نظریں بوبی پر ہی جمی ہوئی تھیں جو کسی جونی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لیبارٹری میں جانے۔ڈاکٹر سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان کو باہر لانے اور عمران کے بقول ڈاکٹر جیکسن کی ہلاکت اور "ٹی ایکس" سپر وہاں نصب کرنے کی تفصیل بتا رہی تھی۔

"اوہ اوہ یہ یہ۔سب کیسے ہو سکتا ہے مس بوبی اوور"......جونی کی حیرت کی شدت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ڈاکٹر سائمن کو ہیڈ کوارٹر کے حکم کے مطابق غداری کی سزا میں موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر سائمن کے بعد اب اس لیبارٹری کے انچارج تم ہی ہو۔اس لئے اب تم لیبارٹری کا چارج سنبھالو اور اس "ٹی ایکس سپر" کو تلاش کر کے اسے بیکار کر دو اوور"......بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس میں تو کافی وقت لگے گا مس بوبی۔کیونکہ "ٹی ایکس سپر" کی تلاش کے لئے پورا سیکشن آف کرنا پڑے گا۔جب تک تمام مشینیں بند نہ ہو جائیں "ٹی ایکس سپر" کو تلاش ہی نہیں کیا جا سکتا اوور"۔جونی نے جواب دیا۔

"یہ ٹی ایکس سپر کیسی ہوتی ہے۔اس کی تفصیل بتاؤ اوور"۔بوبی نے کہا۔

"ٹی ایکس سپر بٹن سے لے کر باکس کی شکل میں بنائی جاتی ہے۔لیکن اس میں موجود ریز اس وقت چیک ہو سکتی ہیں جب اس جگہ معمولی سے معمولی لرزش بھی موجود نہ ہو۔ورنہ یہ چیک نہیں کی جا سکتی۔اس لئے پورے سیکشن کو آف کرنا پڑے گا اوور"......جونی نے جواب دیا۔

"کیا ایک آدمی جو بندھا ہوا ہو۔بندھے بندھے اس ٹی ایکس سپر کو فائر کر سکتا ہے۔اوور"......بوبی نے پوچھا۔

"مس اس کا باقاعدہ ڈی چارجر ہوتا ہے۔جس کا بٹن پریس کرنا پڑتا ہے۔تب ہی یہ فائر ہو سکتا ہے۔اس لئے بندھا ہوا آدمی کیسے اسے فائر کر سکتا ہے اوور"......دوسری طرف سے جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے پھر جس قدر وقت چاہے خرچ کرو۔اب میں مطمئن ہوں اوور اینڈ آل"......بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے لوتھ کی طرف بڑھا دیا۔جب کہ

عمران اس دوران اپنا کام کر چکا تھا۔ وہ پن کو اس کی آخری حد تک باہر
نکال چکا تھا۔ اب صرف ایک بار اس نے انگلی کو گھمانا تھا اور پن باہر آ
جاتی جوڑ کھل جاتا اور اس کا دایاں بازو گرپ سے آزاد ہو جاتا تھا۔ لیکن
ظاہر ہے صرف دائیں بازو کے آزاد ہو جانے سے تو وہ مکمل طور پر آزاد نہ
ہو سکتا تھا۔ راڈز اس کے سینے پنڈلیوں اور دوسرے بازو کے گرد موجود
تھے اور یہ راڈز اسی صورت میں کھل سکتے تھے جب کہ کرسی کے عقبی
پائے میں موجود بٹن کو نہ پریس کیا جاسکے۔

"تم نے سن لیا عمران۔ تم اس بندھی ہوئی حالت میں اس ٹی
ایکس سپر کو فائر ہی نہیں کر سکتے اور رہائی سے پہلے ہی تمہاری روح
تمہارا جسم چھوڑ جائے گی۔ اس کے بعد تو تم ویسے ہی حرکت کرنے کے
قابل نہ رہو گے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں جونی کی بات پر اس قدر اعتماد ہے تو پھر لامحالہ میرے
پاس اس کا ڈی چارجر موجود ہونا چاہئے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔
بے شک تم میری تلاشی لے سکتی ہو"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ارے ہاں تم سے وہ ڈی چارجر بھی تو لیا جا سکتا ہے۔ لوتھر جا کر
عمران کی تلاشی لو اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہو وہ نکال لو"...... بوبی
نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک دل ہے میرے پاس کم از کم اسے نکالنے کا کام تو صنف
کرخت کے سپرد نہ کرو خود ہی کوشش کر لو"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا جب کہ لوتھر اس دوران تیزی سے عمران کی
طرف بڑھا اور اس نے عمران کے سامنے آ کر اس کی تلاشی لینا شروع کر
دی۔ عمران نے کوئی حرکت نہ کی۔ وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"اس کے پاس تو کچھ نہیں ہے مس"...... تھوڑی دیر بعد لوتھر نے
پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس جو کچھ ہے۔ اسے صرف گولڈن ایجنٹ ہی تلاش کر
سکتی ہے مسٹر لوتھر۔ تم اگر اسے تلاش کر لینے کے قابل ہوتے تو پھر
ایسی چیز چھپانے کا فائدہ ہی کیا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں خود تمہاری تلاشی لوں۔ کیوں تم کیوں
ایسا چاہتے ہو تم ضرور کوئی کھیل کھیلنا چاہتے ہو"...... بوبی نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"راڈز میں جکڑا ہوا آدمی کیا کھیل کھیل سکتا ہے مس بوبی۔ البتہ یہ
دوسری بات ہے کہ تمہیں لاشعوری طور پر میرے قریب آنے سے
خوف محسوس ہو رہا ہو"...... عمران نے چیلنج دینے والے انداز میں کہا۔

"میں اور خوف محسوس کروں گی۔ نہیں بوبی آج تک کسی سے
خوف زدہ نہیں ہوئی"...... بوبی نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر
کھڑی ہو گئی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی عمران کے قریب آ گئی لیکن پہلے
کچھ فاصلے پر رک کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور عمران کی کلائیوں کے گرد
راڈ کو ہاتھ سے پکڑ کر چیک کیا پھر اس کے سینے کے گرد موجود راڈز کو

لیکن ظاہر ہے جب تک وہ پن سالم باہر نہ آجاتی راڈز اپنی جگہ مضبوطی سے جمے ہوئے تھے۔

"ارے ارے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں یہ فولادی کڑے ہیں گولڈن نہیں ہیں کہ صرف سانس لینے سے ہی ٹوٹ جائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر اس نے عمران کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسی لمحے عمران کی دائیں ہاتھ کی انگلی گھومی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی ہلکی سی آواز ابھری اور عمران کا دایاں بازو گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران پر جھکی ہوئی بوبی یکلخت چیختی ہوئی مڑی اور پھر عمران کے سامنے ہی اس طرح بیٹھ گئی جیسے گروپ فوٹو کے لئے لوگ کھڑے ہوئے افراد کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ عمران کا دایاں بازو پوری قوت سے اس کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح بوبی اچھلی۔ اس کا جسم الٹی قلا بازی کھا کر قوس کی صورت میں گھومتا ہوا عمران کے سر کے اوپر سے گزر کر کرسی کی عقبی سمت جا گرا اور عمران کی ایک بازو کی گرفت اس کی گردن کے گرد خود بخود ختم ہو گئی۔ کیونکہ الٹی قلا بازی کھا جانے کی وجہ سے اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف ہوتا چلا گیا اور وہ واقعی ہوا کے جھونکے کی طرح عمران کی گرفت سے آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گئی۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا۔ لیکن دوسری پلک جھپکنے سے بھی پہلے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ایک بار پھر کمرے میں گونجیں اور عمران یکلخت اچھل کر کھڑا

ہو گیا۔ وہ راڈز کی گرفت سے نکل [illegible] تھا۔ عمران کے دوسرے بازو اس کے سینے کے گرد اور اس کی دونوں پنڈلیوں کے گرد موجود راڈز کھل کر غائب ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں لوتھر کی چیخ گونجی اور وہ ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے کرسی کے عقب سے اٹھتی ہوئی بوبی کے جسم سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران کا جسم فضا میں بلند ہوا اور وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کرسی کے عقب میں لوتھر اور بوبی کے ساتھ جا کھڑا ہوا وہ دونوں نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ عمران کے دونوں بازو یکلخت پھیل کر سمٹے اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے لوتھر اور بوبی دونوں کے سر پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ یہ ٹکر اس قدر شدید تھی کہ دونوں کے جسم بے جان سے ہو کر عمران کے بازوؤں میں ہی لٹک کر رہ گئے۔ عمران نے دونوں کو بیک وقت کور کرنے کے لئے بالکل منفرد اقدام کیا تھا۔ دونوں جیسے ہی اٹھے تھے عمران نے جھپٹ کر ان کی گردنوں کو دونوں بازوؤں میں جکڑا تھا اور پھر بازوؤں کو جھٹکا دے کر دونوں کے سروں کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا تھا۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ لوتھر اور بوبی دونوں سے وہ بیک وقت نہ نپٹ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے دونوں کو بیک وقت ناکارہ کرنے کے لئے یہ انداز اپنایا تھا۔ پہلی ٹکر کے بعد بوبی نے اچھل کر اس کی گرفت سے نکلنے کی ہلکی سی لاشعوری کوشش کی لیکن عمران کے بازو ایک بار پھر حرکت میں آئے اور دونوں کے سر

ایک بار پھر زور سے ٹکرائے اور دوسرے لمحے ان دونوں کے جسم مکمل طور پر بے جان ہو گئے۔ عمران نے بازو کھولے تو دونوں ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوریوں کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس نے باری باری اپنے سب ساتھیوں کی کرسیوں کے عقبی پایوں میں موجود بٹن پریس کر کے راڈز کی گرفت سے آزادی ولا دی۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا عمران صاحب"...... صفدر نے رہا ہوتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ صرف انسانی نفسیات کے مطابق سوچنے کا اثر ہے صفدر"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے بازو کی رہائی کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایک بازو کی رہائی سے مکمل رہائی نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے میں نے بوبی کی مارشل آرٹ میں مہارت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور میری کوشش کامیاب ہو گئی۔ بوبی مجھ پر جھک کر میری تلاشی لے رہی تھی۔ میں نے وایاں بازو آزاد ہوتے ہی اس ایک ہاتھ کی مدد سے اسے جھٹکا دے کر گھمایا اور اپنے آگے فرش پر بیٹھنے پر مجبور کر دیا اور اس کی گردن بازو سے اس طرح جکڑ دی کہ وہ آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ بوبی جب آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے گی تو لامحالہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے الٹی قلابازی کھا کر میرے عقب میں جائے گی اور وہی ہوا اس نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کا جسم میرے سر کے اوپر

سے ہوتا ہوا کرسی کے عقب میں گیا۔ لیکن میں نے بازو اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے اپنے بازو کو آگے کی طرف زوردار جھٹکا دیا تھا جس کی وجہ سے قلابازی کھا کر عقب میں جاتا ہوا اس کا جسم جھٹکا لگنے کی وجہ سے میری کرسی کے عقبی حصے سے پوری قوت سے ٹکرایا اور کرسی کے عقبی پائے میں موجود اپریشنل بٹن دب گیا اور راڈز میرے جسم سے ہٹ گئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے معلوم تھا کہ بوبی سپر ایجنٹ ہے اور اس کی جیکٹ کی جیب میں مشین پسٹل بھی ہے۔ اسی طرح لوتھر کے پاس بھی ظاہر ہے کچھ نہ کچھ ہو گا۔ اگر ان دونوں کو ذرا سی بھی مہلت مل گئی تو میں تو میں تم سب کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے تھے اور ڈاکٹر سائمن کے علاوہ میں اور کسی کی ہلاکت یا اس کے زخمی ہونے کو برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے آزاد ہوتے ہی میں نے آگے بڑھ کر حیرت سے سکتے کی حالت میں کھڑے ہوئے لوتھر کو اٹھا کر کرسی کے عقب سے اٹھتی ہوئی بوبی پر دے مارا اور پھر خود بھی وہاں پہنچا۔ اس کے بعد ان دونوں کو بیک وقت بے کار کرنے کی صرف ایک ہی ترکیب تھی کہ ان دونوں کے سروں کو پوری قوت سے ٹکرا دیا جائے اور وہی ہوا نتیجہ تمہارے سامنے ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم بعض اوقات مجھے واقعی جادوگر لگنے لگ جاتے ہو"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب سے بڑا جادو عقل ہے اور یہی جادو تم استعمال کرنے سے ہر

جگہ انکار کر دیتے ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور
تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں باہر کی چیکنگ کر آیا ہوں۔ اس عمارت میں اور کوئی آدمی
موجود نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے واپس آتے ہوئے کہا
تو وہ سب چونک پڑے۔ کیونکہ وہ سب تو باتوں میں مصروف ہو گئے
تھے لیکن کیپٹن شکیل رہائی پاتے ہی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"لیکن اس عمارت کے باہر تو ہر طرف ظاہر ہے بلیک تھنڈر کے
ہی آدمی ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو لوتھر اور بوبی ابھی زندہ ہیں۔ اس لئے ہمیں یہاں
سے نکلنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ ان دونوں کو اٹھا کر
کرسیوں پر جکڑ دو۔ تاکہ اب ان سے باقاعدہ واپسی کے مذاکرات کیے جا
سکیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے مذاکرات کی۔ ان کا خاتمہ کرو اور یہاں سے نکلو
جو راستے میں آئے اڑاتے چلے جاؤ"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا

"نہیں تنویر ان حالات میں ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہوگا۔
ہم پاکیشیا میں نہیں ایکریمیا میں ہیں اور بلیک تھنڈر کے ہاتھ بے حد
لمبے ہیں۔ ہم پر پاکیشیا پہنچنے سے پہلے سینکڑوں نہیں بلکہ بلا مبالغہ
ہزاروں بار حملے کرائے جا سکتے ہیں اس کے علاوہ میں نے ڈاکٹر عالم رضا
کو بھی زندہ ساتھ لے جانا ہے اور اس لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا ہے
تاکہ بلیک تھنڈر دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کر کے یہاں لے آنے کا

منصوبہ بندی نہ کر سکے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا تو عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد فرش پر بے
ہوش پڑی ہوئی بوبی اور لوتھر دونوں کو کرسیوں پر راڈز سے جکڑ دیا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہو رہا ہے۔ کس طرح ہو رہا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو
بتاؤ۔ تم کون لوگ ہو اور کس قسم کے لوگ ہو۔ تم لوگوں نے تو
میری عقل ماؤف کر کے رکھ دی ہے"۔۔۔۔۔۔ اچانک سکتے کے سے عالم
میں خاموش کھڑا ہوا ڈاکٹر عالم رضا بول پڑا اور اس کی بات سن کر سب
ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں تو یہاں بہت سی کرسیاں
موجود ہیں تشریف رکھیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

"لیکن"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کو بتایا تو ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے
اور ہم سرکاری طور پر آپ کو بلیک تھنڈر سے رہائی دلانے کے لئے آئے
ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر اس
سائنس کانفرنس کے بعد اس کے ایکسیڈنٹ اور اس کی لاش کا پاکیشیا
لے جا کر شناخت ہونا اور دفن ہونے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

"اوہ اوہ تو مجھے وہاں باقاعدہ مردہ قرار دے دیا گیا تھا۔ مگر۔ مگر۔ پھر
آپ کو کس طرح علم ہوا کہ میں زندہ ہوں اور یہاں موجود ہوں"۔
ڈاکٹر عالم رضا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا وہ فارمولا۔ جس پر آپ کام کر رہے تھے۔ اس کی کاپی چرائی گئی تو کیس سیکرٹ سروس کو دے دیا گیا اور پھر سیکرٹ سروس نے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کر لیں کہ آپ کی موت ڈرامہ تھی۔ اس کے بعد ہم سب کو یہ مشن دیا گیا کہ ہم آپ کو چھڑوا کر واپس لے آئیں کیونکہ آپ بہرحال پاکیشیا کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ باقی ہم یہاں تک کیسے پہنچے۔ یہ لمبی کہانی ہے اور اس کا آپ سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مم۔ مم۔ آپ کا مشکور ہوں اور مجھے اب اپنے ملک پر فخر ہو رہا ہے کہ اس نے صرف میری ذات کی خاطر آپ جیسے لوگوں کو یہاں بھجوایا ہے۔ ورنہ یقین کیجئے۔ میں پاکیشیا تو پاکیشیا اپنی ذات سے بھی مایوس ہو چکا تھا"...... ڈاکٹر عالم رضا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"سوائے جولیا کے باقی تم سب باہر رہو گے۔ اسلحہ یقیناً اس عمارت میں موجود ہو گا وہ تم تلاش کر لینا۔ میں جولیا کے ساتھ مل کر اس دوران مس بوبی سے مذاکرات کروں گا۔ تاکہ یہاں سے نکلنے اور بحفاظت پاکیشیا پہنچنے کی کوئی ٹھوس منصوبہ بندی ہو جائے"۔ عمران نے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کو البتہ ایک راڈز والی کرسی پر بٹھا دیا تھا۔

"بوبی کو ہوش میں لے آؤ جولیا"...... عمران نے اس کرسی پر بیٹھتے

ہوئے کہا جس پر پہلے بوبی بیٹھی تھی اور جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے راڈز میں جکڑی ہوئی بوبی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی بوبی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے تو جولیا پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد بوبی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ لیکن پھر جیسے ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری۔ اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے جانے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ اس نے بے اختیار نظریں گھما کر سائیڈوں پر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور جولیا پر جیسے جم سی گئیں۔

"تم۔ تم۔ آخر کس طرح رہا ہو گئے۔ کیا تم جادوگر ہو"...... بوبی کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"کاش جادوگر ہوتا تو تمہیں جادو کی مدد سے قید کر کے اپنے پاس اس طرح رکھ لیتا کہ تم ہر وقت نظروں کے سامنے ہی رہتیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے کن انکھیوں سے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بھی دیکھا جس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"تم نے واقعی مجھے حیرت زدہ کر دیا ہے۔ میں نے تو باقاعدہ چیک

کیا تھا۔ تمہارے جسم کے گرد راڈز درست حالت میں تھے اور تمہیں
اس انداز میں جکڑا گیا تھا کہ تم صرف سر اور گردن ہی ہلا سکتے تھے۔ اس
کے باوجود تمہارا بازو بھی آزاد ہو گیا اور پھر تمہارا جسم بھی آخر یہ سب
کس طرح ہو گیا"...... بوبی نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس سے پہلے
اس نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا۔

"حیرت انگیز۔ ناممکن۔ اگر یہ سب کچھ میرے سامنے نہ ہوا ہوتا تو
میں مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب مجھے پہلی
بار اندازہ ہوا ہے کہ تم سے بلیک تھنڈر کا مین ہیڈ کوارٹر کیوں
مرعوب ہو گیا ہے"...... بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اتنی بڑی تنظیم کی بات کر رہی ہو۔ مجھ سے آج تک مس جولیا
مرعوب نہیں ہو سکی ذرا سی بات کرو تو جوتی اتار لیتی ہے"۔ عمران نے
ایک بار پھر جولیا کو کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا کے ستے
ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ عمران نے جان
بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا کیونکہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ بوبی کا اس سے اور
اس کا بوبی سے رویہ دیکھ کر جولیا کے دل میں غصے کا لاوا کھول رہا ہے
اور وہ کسی بھی لمحے آتش فشاں کی طرح پھٹ سکتی ہے۔

"اوہ تو مس جولیا تمہاری"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری چیف ہے اور بس"...... عمران نے اس کی بات درمیان
میں ہی کاٹتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بوبی مغربی لڑکی ہے۔

اس نے بلاتکلف وہ الفاظ کہہ دینے ہیں جو نہ عمران پسند کرتا تھا اور نہ
جولیا پسند کر سکتی تھی۔

"اوکے۔ اب تم نے مجھے اس کرسی میں جکڑ دیا ہے۔ اب تم کیا
چاہتے ہو"...... بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم عام سپر ایجنٹوں سے مختلف ہو۔ تم نے کنساٹا میں جو رویہ
اختیار کیا تھا اور یہاں بھی تمہارے کردار کا جو پہلو سامنے آیا تھا۔ اس
کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری موت اچھے اور صاف دل و ذہن
کی موت ہو گی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم خود کوئی ایسی ترکیب بتا
دو کہ ہم بھی خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں اور تم بھی موت کے منہ
میں جانے سے بچ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس میں ترکیب کی کیا بات ہے۔ تم چلے جاؤ۔ بس۔ اب تمہیں
کون روک سکتا ہے۔ میں تمہیں روک سکتی تھی۔ میں بے بس ہو چکی
ہوں"...... بوبی نے جواب دیا۔

"کیا لیبارٹری تباہ ہونے کے بعد تمہیں تمہاری تنظیم کوئی سزا تو نہ
دے گی"...... عمران نے پوچھا تو بوبی چونک پڑی۔

"لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ جونی کو میں نے آگاہ کر دیا ہے وہ
ٹی ایکس سپر کو خود ہی تلاش کر لے گا۔ بلکہ کر بھی چکا ہو گا"...... بوبی
نے چونک کر کہا۔

"اسے تلاش کرنا تمہارے جونی کے بس میں ہی نہیں ہے کیونکہ
وہاں میں نے کوئی ٹی ایکس سپر نصب ہی نہیں کی۔ اگر میں ایسا کرتا تو

لامحالہ تو تم کو میرے پاس سے تلاشی کے دوران اس کا ڈی چارجر دستیاب ہو چکا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔ تو پھر لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے"...... بوبی نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے باوجود میں جب چاہوں گا لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ چاہے میں پاکیشیا میں بیٹھ کر کیوں نہ چاہوں۔ لیبارٹری بہرحال تباہ ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو حیرت انگیز کارکردگی اس رہائی کے سلسلے میں دکھائی ہے۔ اس کے بعد تو مجھے اب یقین آتا جا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہی ہو گا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر لیبارٹری تباہ ہوئی تو پھر مجھے لامحالہ موت کی سزا دے دی جائے گی"...... بوبی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری ہیڈ کوارٹر سے کوئی بات ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں"...... بوبی نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور پھر بعد میں ریجنل ہیڈ کوارٹر سے جو گفتگو ہوئی تھی اس نے وہ ساری تفصیل بتا دی۔

"لیکن تم نے پہلے تو لیبارٹری کی تباہی سے بڑی بے نیازی دکھائی تھی اور کہا تھا کہ بلیک تھنڈر کی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں ہیں ایک تباہ ہو گئی تو کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس وقت مجھے یقین تھا کہ تم کسی صورت بھی لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے۔ پھر جب تم نے اس ٹی ایکس سر کا ذکر کیا اور ڈاکٹر سائمن نے تمہاری تائید کی تو میں نے جونی کو کال کر کے اس سے آگاہ کر دیا۔ اس طرح میں مطمئن ہو گئی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے ٹی ایکس سر وہاں نصب ہی نہیں کی اور اب تمہاری اس دلیل سے مجھے تمہاری یہ بات سچ لگ رہی ہے۔ کیونکہ جونی کے مطابق یہ ڈی چارجر کے بغیر تو تباہ ہی نہیں ہو سکتی اور ڈی چارجر تمہارے پاس نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارے کسی ساتھی کے پاس ہو"...... بوبی نے جواب دیا۔

"نہیں کسی کے پاس نہیں ہے۔ بہرحال اب یہ بات طے ہو گئی کہ لیبارٹری تباہ ہونے پر تمہیں تنظیم موت کی سزا دے سکتی ہے لیکن اگر ہم خاموشی سے واپس پاکیشیا چلے جائیں اور اس دوران لیبارٹری بھی تباہ نہ ہو اور پھر بعد میں اگر تباہ ہو تو تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"اتنے فاصلے سے لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ کس طرح کرو گے تباہ"۔ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو بوبی۔ یہ درست ہے کہ لیبارٹری کے اندر میں نے کوئی آلہ وغیرہ نصب نہیں کیا۔ لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ میں اس لیبارٹری کو پاکیشیا میں بیٹھ کر بھی تباہ کر سکتا ہوں۔ کس طرح کر سکتا ہوں یہ تباہی کے بعد تو بتا سکتا ہوں فی الحال نہیں۔ لیکن میں

نہیں چاہتا کہ تمہیں موت کی سزا دی جائے ۔ اسلئے اگر تم اپنے ہیڈ کوارٹر سے بات کرو اور اسے کہہ دو کہ عمران کو واپس جانے دیا جائے تو لیبارٹری تباہ نہ ہو گی۔ کیا تم ایسا کر سکتی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"سوری میں جھوٹ نہیں بولوں گی ۔ میں اب تک ہونے والی ساری بات بتا دوں گی۔ نتائج چاہے کچھ ہی کیوں نہ نکلیں ۔ یہ میری فطرت ہے"........ بوبی نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اس لئے میں نے تمہیں ٹرومین جیسا ایجنٹ کہا تھا۔ وہ اگر ٹرومین ہے تو تم ٹرو وومن ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا مس بوبی کو رہا کر دو۔ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے جا رہے ہیں ۔ فی الحال یہی کافی ہے ۔ اگر بلیک تھنڈر نے دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کیا تو پھر نہ صرف اس کی لیبارٹری تباہ ہو گی بلکہ ساتھ ہی نجانے کیا کیا تباہ ہو جائے"........ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن بوبی رہائی کے بعد ہمارے خلاف کارروائی کرے گی"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران لیبارٹری تباہ نہ کرنے کا وعدہ کرے تو میں کوئی کارروائی نہ کروں گی"........ بوبی نے کہا۔

"میں نے کہہ دیا ہے کہ فی الحال ایسا نہیں کروں گا ۔ لیکن اگر

بلیک تھنڈر نے ہماری واپسی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی یا ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا کرنے کی کوشش کی تو پھر لازماً ایسا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے میں تمہارے سامنے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کر لیتی ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر لیبارٹری کی قیمت پر تمہاری شرائط تسلیم کر لے گا ۔ اس طرح میں ہر ذمہ داری سے بچ جاؤں گی"........ بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کر لو بات مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا آگے بڑھ کر اس کی کرسی کے عقب میں آئی اور پھر اس نے عقبی جانب پر موجود آپریشنل بٹن دبا دیا ۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی بوبی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔

"میں لوتھر کو بھی رہا کرتا ہوں ۔ یہ بے چارہ کیوں جکڑا رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے لوتھر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹا اور پھر گھوم کر وہ اس کی کرسی کے عقبی طرف گیا اور پیر سے ٹھوکر مار کر اس نے بٹن آف کر دیا

"آؤ میرے ساتھ"........ بوبی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران اور جولیا سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں اس وقت بوبی کے ساتھ عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ لوتھر بھی ایک طرف مؤدبانہ انداز میں سر جھکائے خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"میں پہلے جونی سے رپورٹ لے لوں"...... بوبی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں بے شک لے لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی نے وہ باکس نما ٹرانسمیٹر جو لوتھر زیرو روم میں لے آیا تھا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد وہ خود ہی اسے اٹھا کر ساتھ لے آیا تھا اور اس وقت میز پر موجود تھا۔ اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور"...... بوبی نے تیز لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"یس جونی اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد جونی کی آواز سنائی

دی۔

"کیا رپورٹ ہے جونی کیا وہ ٹی ایکس سر مل گئی ہے اوور"۔ بوبی نے پوچھا۔

"نہیں مس۔ میں نے پورے سیکشن کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے وہاں کوئی ٹی ایکس سر موجود نہیں ہے۔ میں آپ کو رپورٹ دینے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آگئی اوور"...... جونی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم حتمی طور پر کہہ رہے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ وہاں موجود ہو اور تم اسے چیک نہ کر سکے ہو اوور"...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔ سپیشل سکریننگ مشین سے فائنل چیکنگ بھی کر لی ہے۔ اگر ٹی ایکس سر وہاں نصب ہوتی تو ہر صورت میں اس چیکنگ سے معلوم ہو جاتا اوور"۔ جونی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے تمہاری طرف سے یہ رپورٹ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو دے دوں اوور"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس اوور"...... جونی نے جواب دیا تو بوبی نے اوکے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو تمہارا اطمینان ہو گیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اس کے باوجود بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے"...... بوبی نے کہا۔

"ہاں بالکل ممکن ہے۔ اگر تم اس بات کو پرکھنا چاہتی ہو تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ایسا تجربہ نہیں کر سکتی۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کرتی ہوں"...... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ پھر مختلف کوڈ دوہرانے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔ جب کہ عمران خاموش بیٹھا یہ سب کچھ سن بھی رہا تھا اور اس کی تیز نظریں اس ٹرانسمیٹر کا بھی گہری نظروں سے جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ گو یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ لیکن اس کے باوجود عمران کی پوری توجہ اس ٹرانسمیٹر کی ساخت پر تھی۔

"یس جیکسن اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں جیکسن اوور"...... بوبی نے کہا۔

"ہاں کیا ہوا۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کی کال تو تم نے اٹنڈ کر ہی لی ہو گی اوور"...... جیکسن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انچارج اور بوبی کے درمیان بے تکلفانہ تعلقات ہیں۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔ نتیجہ تم خود اخذ کر لینا"۔ بوبی نے جواب دیا اور پھر اس نے واقعی بغیر کچھ چھپائے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

"جونی سے بات ہوئی ہے۔ وہ کیا کہتا ہے اوور"...... جیکسن کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی اور بوبی نے ابھی چند لمحے پہلے جونی سے ہونے والی گفتگو سب لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"عمران اس وقت کہاں ہے اوور"...... جیکسن نے پوچھا۔

"میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اوور"...... بوبی نے جواب دیا۔

"مسٹر علی عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جھوٹ بولنے کے عادی نہیں ہو۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم اب بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ اوور"...... جیکسن کی آواز سنائی دی وہ عمران سے مخاطب تھا۔

"بالکل کر سکتا ہوں اور نہ صرف لیبارٹری بلکہ تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر سکتا ہوں اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا تمہیں معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اوور"...... جیکسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ابھی تک تو معلوم نہیں ہے۔ لیکن معلوم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جس ٹرانسمیٹر سے تمہارے ساتھ بات ہو رہی ہے۔ گو وہ انتہائی خصوصی ساخت کا ہے اور یقیناً کوئی سائنس دان بھی اس سے

تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود اس ٹرانسمیٹر اور تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور بوبی کے درمیان بولے جانے والے کوڈز کی مدد سے میں محل وقوع تلاش کر سکتا ہوں اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے اوور"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے چیلنج کر رہے ہو اوور"...... عمران کا لہجہ ناخوشگوار تھا

"ٹھیک ہے میں چیلنج نہیں کرتا۔ تم لیبارٹری کی بات کرو اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"میں نے بتا دیا ہے کہ میں جب چاہوں اور جہاں بیٹھ کر چاہوں تمہاری یہ لیبارٹری تنکوں کی طرح بکھر سکتی ہے اور میں اپنی بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں تاکہ میں اس چکر میں ڈاکٹر عالم رضا کو بھی نکال کر لے جاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی۔ یہ تو بات اپنے ذہن سے نکال دو۔ میں نے لیبارٹری کو مشروط طور پر تباہ نہ کرنے کی بات اس لئے کی ہے کہ بوبی صاف دل اور صاف گو ایجنٹ ہے اور میں اسے موت کے منہ میں دھکیلنا نہیں چاہتا۔ اگر تم صرف اتنا کہہ دو کہ لیبارٹری کی تباہی کی سزا بوبی کو نہ دی جائے گی تو پھر لیبارٹری صرف چند منٹ بعد بھی تباہ ہو سکتی ہے اور تم اور تمہاری ساری تنظیم بوبی سمیت اگر ہمیں روکنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن کیا تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کہ اگر بلیک تھنڈر ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا نہ کرے تو تم لیبارٹری کو تباہ نہ کرو گے اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"میرے الفاظ ہی گارنٹی ہوتے ہیں مسٹر جیکسن۔ اگر تمہیں یہ گارنٹی قبول ہو تو ٹھیک نہ ہو تو تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اوور"۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"سوری مسٹر علی عمران ہم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا واپس لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتے اور مس بوبی تم بھی سن لو کہ تم چونکہ عمران سے ذہنی طور پر مرعوب ہو چکی ہو اس لئے تمہیں اس مشن سے آف کیا جاتا ہے۔ اب بلیک تھنڈر تنظیم کے دوسرے سیکشن ان کے خلاف کام کریں گے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے اچانک کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ جیکسن کو اچانک کیا ہو گیا ہے"...... بوبی نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر بھی آف کر دیا۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی وہ خود ہی بھگت لے گا۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ اب تمہاری ذمہ داری ختم ہو گئی ہے اور اب میں آزاد ہو گیا ہوں کہ جو چاہوں کروں۔ البتہ اب تم خود بتاؤ کہ تمہارے کیا ارادے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب مجھے اس مشن سے ہی آف کر دیا گیا ہے تو پھر مجھے اس سے کیا غرض کہ کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں۔ میں اب تمہیں یہاں سے جانے سے

نہیں روکوں گی۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اب تمہارا پاکیشیا واپس
زندہ پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے اور مجھے ذاتی طور پر تمہاری موت پر ہمیشہ
افسوس رہے گا"...... بوبی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ اب ہمیں اجازت۔ ارے ہاں ہماری جیپ تو شاید اب
تک وہیں کھنڈرات کے قریب ہی موجود ہو گی۔ کیا تم ہمیں وہاں تک
پہنچانے کے لئے کسی سواری کا بندوبست کر سکتی ہو"...... عمران۔
بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس جیپ کو منگوانے کی میں تمہیں ایک جیپ
دے دیتی ہوں۔ تم نے کنساٹا ہی جانا ہو گا۔ وہاں جا کر جیپ کو کسی
بھی جگہ چھوڑ دینا وہ مجھے واپس مل جائے گی"...... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ شکریہ"...... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا اور بوبی نے باہر کھڑے ہوئے لوتھر کو جیپ لے آنے
ہدایت دینی شروع کر دی۔

"تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا
ساتھ جیپ میں سوار ایئر فیلڈ سے نکل کر کنساٹا کی طرف بڑھا
رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر
بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عالم رضا اور باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر
تھے۔

"عمران صاحب اب آپ نے کیا سوچا ہے۔ جیکسن نے تو واضح
پر دھمکی دے دی ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے

کرتے ہوئے کہا۔

"سوچنا کیا ہے۔ کنساٹا سے ولنگٹن جائیں گے اور پھر ولنگٹن سے
پاکیشیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن جیکسن نے تو کہا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا"۔ جولیا
نے کہا۔

"اس کے کہنے یا نہ کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ
کنساٹا پہنچ گئے۔ عمران نے جیپ شہر کی ایک سڑک پر چھوڑی اور جیپ
سے اتر کر وہ اپنے ساتھیوں کو لئے پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔ مختلف
سڑکوں پر گھومنے کے بعد وہ ایک تنگ سی گلی کی طرف گھوم گیا۔

"ادھر کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ گلی آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔
جہاں گلی بند ہوتی تھی۔ وہاں ایک دروازہ تھا۔ عمران نے دروازے
کے ساتھ دیوار پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ
کھلا تو دروازے پر ایک مقامی نوجوان کھڑا حیرت سے انہیں دیکھ رہا
تھا۔

"کلارنٹ سے کہو پاکیشیا سے عمران آیا ہے"...... عمران نے اس
نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس سر۔ آیئے۔ باس تو کافی دنوں سے آپ کے منتظر
ہیں"...... نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک

طرف ہٹ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو اندر آنے کا کہہ کر دروازہ کراس کر کے دوسری طرف موجود صحن سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے برآمدے میں پہنچ گیا۔ اس برآمدے کے پیچھے صرف دو کمرے تھے۔ دونوں کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ لیکن دونوں کمرے ہی خالی تھے۔ وہ نوجوان دروازہ بند کر کے تیزی سے واپس آیا۔

"آجایئے"...... اس نے ایک کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی وہ اس کمرے میں پہنچے۔ نوجوان نے دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود سوئچ پینل کے نچلے حصے کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں دبایا تو کمرے کی ایک دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری نظر آ رہی تھی۔ وہ نوجوان عمران اور دوسرے ساتھیوں کو لئے اس راہداری سے گزر کر ایک اور چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سائیڈ پر موجود سوئچ پینل پر سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ کی حالت ساکت ہوئی تو نوجوان نے دروازہ کھولا اور وہ ایک بار پھر ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ عمران کے سارے ساتھی حیرت سے اس سارے طلسم ہوشربا کو دیکھ رہے تھے۔ راہداری کا اختتام ایک بڑے سے کمرے میں ہوا۔ جہاں صوفے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"باس پاکیشیا سے عمران صاحب"...... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کہاں ہے عمران"...... اس آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کلارنٹ تو کہتے ہیں بڑا سریلا ساز ہوتا ہے۔ لیکن تمہاری آواز تو پھٹے ہوئے ڈھول سے بھی زیادہ کرخت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو عمران۔ میں تو سمجھا تھا کوئی دیو ہیکل، سرخ آنکھوں، بڑی بڑی مونچھوں اور سر سے گنجا آدمی ہو گا۔ لیکن تم تو واقعی کسی مکتب میں پڑھنے والے نوجوان لگتے ہو"...... اس آدمی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کاش مکتب کا نام بھی بتا دیتے تو اچھا تھا۔ ایک تو وہ مکتب ہوتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں پڑھنے والے اپنے باپ کو بھی خبطی سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ایک مکتب وہ ہوتا ہے جس میں پڑھنے والے ڈگری لینے کے بعد ویرانوں، صحراؤں میں لیلیٰ لیلیٰ پکارتے پھرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے مکتب عشق"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلارنٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ اس نے باری باری سوائے جولیا کے سب سے مصافحہ کیا جب کہ جولیا نے اس کی طرف سے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر کے صرف سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ کلارنٹ کے چہرے پر صرف ایک لمحے

کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے تھے۔ لیکن پھر وہ دوسری طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"آپ کے چیف نے تو مجھے کئی روز ہوئے حکم دے دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آئیں گے اور تب سے میں سارا کام چھوڑ کر یہاں بیٹھا ہوا ہوں"...... کلارنٹ نے رسمی فقروں کے بعد کہا۔

"جب تک مشن کا ایک حصہ حل نہ ہو جاتا۔ ہم کیسے یہاں آسکتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشن کا ایک حصہ کیا مطلب"...... کلارنٹ نے چونک کر کہا۔

"یہ ڈاکٹر عالم رضا وہ سائنس دان ہیں جنہیں بلیک تھنڈر نے اغوا کر لیا تھا۔ ہم انہیں لیبارٹری سے نکال لائے ہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے چیلنج دے دیا ہے کہ وہ انہیں واپس نہ جانے دے گا۔ اس لئے اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ انہیں بحفاظت پاکیشیا پہنچاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں تک پہنچ جانے کے بعد اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بحفاظت اور بخیریت پاکیشیا پہنچ جائیں گے"۔ کلارنٹ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"جب یہ پاکیشیا پہنچیں گے اور ہمیں ان کے پہنچنے کی اطلاع مل جائے گی۔ اس کے بعد مشن کا دوسرا حصہ شروع ہوگا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کلارنٹ اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور عمران

کے ساتھ ساتھ سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھی۔ عمران نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور"...... بٹن دبتے ہی بوبی کی آواز سنائی دی اور بوبی کی آواز سن کر عمران کے ساتھ ساتھ کلارنٹ بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے ان دونوں نے تمہاری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کو عزت اور انا کا مسئلہ بنا لیا ہے اور ساتھ ہی مجھے بھی انتہائی سخت آرڈر مل گیا ہے کہ میں تمہیں تلاش کر کے فوری موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کے علاوہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ولنگٹن اور کنساٹا میں موجود اپنے دوسرے گروپوں کو بھی حرکت میں آنے کا حکم دے دیا ہے اور کنساٹا سے لے کر پاکیشیا تک تمہاری ہلاکت کے لئے احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ اب چونکہ میری مجبوری ہے اس لئے میں تمہارے خلاف کام کروں گی اور اس بار کوئی نرمی نہیں ہوگی۔ میں نے تمہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے۔ کیونکہ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے حکم دے دیا ہے کہ اس

بار اگر میں نے تمہارے بارے میں نرمی دکھائی تو وہ میری موت کے
احکامات جاری کر دیں گے اور تم جانتے ہو کہ موت سے تو آدمی بچ سکتا
ہے لیکن تنظیم کے قاتلوں سے نہیں بچ سکتا اوور"......... بوبی نے اپنی
فطرت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن میرا وعدہ کہ میں بہرحال تم سے نرمی کا ہی سلوک کروں گا۔
کیونکہ تم واقعی ٹرو مین ہو اور مجھے سچے افراد بے حد پسند ہیں۔ باقی
جہاں تک تمہارے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر اور ریجنل ہیڈ کوارٹر کا تعلق
ہے۔ ان کے متعلق میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ چیونٹی کی جب موت آتی
ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں اور تمہیں بھی پوری اجازت ہے کہ تم
بھی بحیثیت گولڈن ایجنٹ جس قدر کوشش چاہے کر لو۔ گڈ بائی اوور
اینڈ آل"........ عمران نے مطمئن سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف
کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ٹرانسمیٹر کو ہاتھ گھما کر پوری قوت سے
سامنے کی دیوار پر دے مارا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ٹرانسمیٹر پرزے ہو کر
فرش پر بکھر گیا۔

"ہاں تو جناب کلارنٹ صاحب اب آپ کون سا راگ سناتے ہیں
آپ نے بوبی کی کال سن لی ہے اور میں نے آپ کے چہرے پر تشویش
کے تاثرات بھی دیکھ لئے ہیں"......... عمران نے مسکراتے ہوئے
کلارنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے۔ لیکن آپ اپنے
چیف سے پوچھ سکتے ہیں کہ کلارنٹ ہمیشہ اعتماد پر پورا اترا ہے۔ میں

صرف اس لئے پریشان ہو گیا تھا کہ بوبی اس ٹرانسمیٹر کال کی مدد سے
یہاں کا کھوج نہ لگا لے۔ لیکن آپ نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر توڑ کر ایک
تو میرا یہ خدشہ دور کر دیا ہے اور دوسرا آپ کی طرف سے ٹرانسمیٹر
توڑنے کا مطلب بوبی، سیکشن ہیڈ کوارٹر اور ریجنل ہیڈ کوارٹر کے
خلاف اعلان جنگ ہے اور اس جنگ میں آپ کلارنٹ کو ہمیشہ اپنے
ساتھ پائیں گے"........ کلارنٹ نے بڑے بااعتماد اور مضبوط لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے چیف نے بتا دیا ہے۔ اسی لئے تو میں یہ اہم ترین ذمہ داری
تم پر ڈال رہا ہوں کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا پہنچا دو تاکہ میں آزاد
ہو کر ان کے خلاف کام کر سکوں"........ عمران نے کہا۔

"میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ ان حالات میں یہ واقعی ضروری
ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کو جلد از جلد یہاں سے نکال کر پاکیشیا پہنچا دیا
جائے"........ کلارنٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر
عقبی دروازے میں غائب ہو گیا۔

"کیا یہ سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے"........ کلارنٹ کے
جاتے ہی جولیا نے عمران سے پوچھا۔

"یہ فارن ایجنٹ نہیں۔ بلکہ فارن گروپ ہے۔ یہ آدمی ایکریمیا کی
ایک ریاست کنارڈے کا کنگ کہلاتا ہے۔ ویسے یہ بنیادی طور پر رہنے
والا کنساٹا کا ہی ہے۔ تمہارے چیف کو علم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کی
برآمدگی کے بعد بلیک تھنڈر نے ہر حالت میں اسے روکنے کے لئے اپنی

پوری قوت استعمال کرنی ہے۔اس لئے اس نے مجھے کہا تھا کہ جب
اس بات کا علم ہو جائے کہ ڈاکٹر عالم رضا کہاں ہے تو میں اسے مطلع
کر دوں چنانچہ کنسانا میں جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ لیبارٹری کنسانا
کے قریب ایرک فیلڈ میں ہے میں نے چیف کو اطلاع دے دی۔اس
پر چیف نے اسے کال کیا اور پھر جوابی طور پر اس نے یہاں کا پتہ بتا دیا
کہ وہ یہاں ہمارا انتظار کرے گا۔ چنانچہ چیف نے یہاں کے پتے سے
مجھے مطلع کر دیا۔اب یہ کلارنٹ ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست لے
جائے گا۔یہ ریاست ایسی ہے جو انتہائی دور دراز واقع ہوئی ہے اور اس
قدر ڈویلپیڈ بھی نہیں ہے جتنی ایکریمیا کی دوسری مشہور ریاستیں ہیں۔
اس کے علاوہ یہ ریاست ایکریمیا کی سرحد پر واقع ہے۔اس لئے کلارنٹ
ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست کنارڈے لے جائے گا اور پھر کنارڈے
سے ڈاکٹر صاحب اطمینان سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے جب کہ بلیک
تھنڈر ولنگٹن ناراک اور وہاں سے پاکیشیا جانے والی فلائیٹس اور
راستوں کو ہی چیک کرتی رہے گی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا
اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے پہلے ہی یہ سارا سیٹ اپ کر رکھ
تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لیبارٹری سے باہر
نکالنا اگر مشن کا پہلا مرحلہ ہے تو دوسرا مرحلہ انہیں پاکیشیا پہنچانا ہو
اور اگر ہم خود اس دوسرے مرحلے میں ملوث ہو گئے تو پھر لیبارٹری

تباہ کرنے والا مشن ادھورا رہ جائے گا اور میں نے بہرحال اس
لیبارٹری کو ہر صورت میں تباہ کرنا ہے تاکہ ڈاکٹر عالم رضا کے دوبارہ
اغوا ہونے کا سکوپ ختم ہو جائے اور فارمولے کی وہ کاپی جو لیبارٹری
میں موجود ہے اس کا بھی ساتھ ہی خاتمہ بالخیر ہو جائے گا"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اب آپ دوبارہ لیبارٹری کو تباہ کرنے ایرک فیلڈ جائیں
گے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ایرک فیلڈ جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی"...... عمران نے
ایک بار پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اسی لمحے کلارنٹ اندر داخل
ہوا تو اس کے ساتھ دو آدمی تھے۔

"ڈاکٹر عالم رضا آپ ان کے ساتھ چلے جائیں۔قطعی بے فکر ہو کر
جائیں آپ محفوظ ہاتھوں میں رہیں گے"...... کلارنٹ نے ڈاکٹر عالم
رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔ڈاکٹر عالم رضا نے عمران کی طرف سوالیہ
نظروں سے دیکھا۔

"بالکل جائیں جناب...... اب آپ سے پاکیشیا میں ملاقات ہو گی
انشاء اللہ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر عالم رضا
خاموشی سے اٹھا اور ان دونوں کے ساتھ عقبی دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔چند لمحوں بعد وہ دروازہ کراس کر گیا تھا۔اس کے عقب میں
دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کلارنٹ اب ہمیں لباس اسلحہ اور میک اپ کا سامان چاہئے اور

ایک خصوصی ساخت کا ماسٹر کمپیوٹر بھی چاہئے"...... عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کے جانے کے بعد کلارنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر تو شاید ولنگٹن سے منگوانا پڑے گا۔ باقی ہر چیز یہاں مل جائے گی"...... کلارنٹ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کلارنٹ نے ایک طرف دیوار میں نصب الماری کھولی اور اس میں سے ایک کاغذ نکال کر عمران کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا تو عمران نے جیب سے قلم نکالا اور کاغذ پر جھک گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی بوبی نے چونک کر سر اٹھایا اور دوسرے لمحے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ایک وجیہہ اور لمبے تڑنگے نوجوان کو دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

"اوہ جیمز تم آؤ۔ کیا رپورٹ ہے"...... بوبی نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"میرے مقدر میں ناکامی کا لفظ لکھا ہی نہیں گیا مس"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھ گیا۔

"اوہ تمہارا مطلب ہے تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے"...... بوبی کے لہجے میں اور زیادہ اشتیاق امڈ آیا تھا۔

"یس مس عمران اور اس کے ساتھی یہیں ہیں۔ مطلب ہے کنساٹا میں ہی موجود ہیں"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بوبی بے

اختیار آگے کی طرف جھک آئی۔

"یہاں کنسانا میں۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ جلدی بتاؤ"...... بوبی کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔

"مس یہ لوگ مقامی بدمعاش ڈامر کی پناہ میں ہیں۔ ڈامر نے انہیں اپنے ایک مخصوص اڈے میں رکھا ہوا ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"ڈامر اوہ اچھا لیکن ڈامر تو بہت چھوٹا سا بدمعاش ہے۔ اس کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیسے تعلق بن گیا"...... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے مس کہ ڈامر کے تعلقات کسی ایسے آدمی سے ہیں جس کا نام کلارنٹ ہے اور جو ایکریمیا کی کسی دور دراز ریاست کا کنگ کہلاتا ہے۔ اس کنگ کلارنٹ نے ڈامر کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دینے کے لئے بک کیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ اس اڈے کا پتہ چلا"...... بوبی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس اس اڈے کے متعلق صرف ڈامر ہی جانتا ہے۔ اس نے اسے اپنے خاص الخاص آدمیوں سے بھی خفیہ رکھا ہوا ہے"۔ جیمز نے کہا۔

"اور یہ ڈامر ہے کہاں"...... بوبی نے پوچھا۔

"اپنے جوئے خانے میں۔ ڈامر گیم کلب"...... جیمز نے جواب دیا

بوبی نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں۔ مارٹن سے بات کراؤ"...... بوبی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارٹن ڈامر کو جانتے ہو"...... بوبی نے کہا۔

"ڈامر کو۔ یس مس۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس ڈامر کو فوری طور پر اغوا کر کے سپیشل اڈے پر پہنچا دو۔ اس طرح کہ اس کے کسی آدمی کو بھی معلوم نہ ہو سکے"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں جواب دیا گیا۔

"میں انتظار کر رہی ہوں تمہاری کال کا۔ بوبی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مجھے اجازت مس"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں تم جاؤ لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ ہمارے اس اڈے تک پہنچنے سے پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل جائیں۔ تم نے اپنی چیکنگ بہرحال جاری رکھنی ہے"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... جیمز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو بوبی نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر اس نے جیمز کی طرف اچھال دی۔

"یہ تمہارا انعام اچھی اطلاع دینے کا"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مس"...... جیمز نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور گڈی جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بوبی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مارٹن کی کال ہے مس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... بوبی نے کہا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس"...... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا"...... بوبی نے پوچھا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے مس"...... دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنی دیر کیوں لگائی ہے"...... بوبی کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"اس کے گیم کلب سے نکلنے کا انتظار تھا مس۔ کیونکہ آپ نے حکم

دیا تھا کہ اس کے کسی آدمی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا تم انتظار کرتے رہے ہو اس کے باہر نکلنے کا۔ اگر وہ مزید کئی گھنٹوں تک نہ نکلتا تو تم انتظار ہی کرتے رہتے"...... بوبی کا لہجہ یکلخت بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

"نہیں مس میں نے اسے پامر بن کر فون کیا تھا۔ پامر اس کا انتہائی گہرا دوست ہے اور یہ دونوں مل کر تفریح کرتے ہیں یہ ڈامر اور پامر دونوں ہی کنسانا میں لیڈی ہنٹر مشہور ہیں۔ میں نے اسے پامر بن کر کہا کہ ایک انتہائی خوبصورت عورت اڈے پر پہنچ چکی ہے وہ فوراً آ جائے۔ اس نے وعدہ کر لیا کہ ابھی آ رہا ہے۔ لیکن پھر شاید کسی لمبی گیم کے چکر میں وہ رک گیا۔ جب وہ باہر آیا تو میرے آدمی اس کی نگرانی کے لئے موجود تھے اسے اغوا کر لیا گیا"...... مارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ پامر سے بات کر لیتا تو"...... بوبی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پامر کو پہلے ہی چیک کر لیا گیا تھا۔ وہ اپنے اڈے پر موجود نہ تھا۔ ڈامر اول تو کال ہی نہ کرتا کیونکہ اس کے اور پامر کے درمیان ایسی باتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں لیکن اگر وہ چیک بھی کرتا تو پامر لامحالہ اڈے پر اسے نہ ملتا"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ اب میں سپیشل پوائنٹ پر جا رہی ہوں۔

تم اپنے ساتھیوں کو تیار کر لو۔ میں تمہیں کال کر لوں گی اور پھر ہم نے ایک بہت بڑا شکار کھیلنا ہے۔ بہت ہی بڑا"...... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مس۔ ہم تیار ہیں"...... مارٹن نے جواب دیا اور بوبی نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کے اس مخصوص اڈے سے نکل کر سپیشل پوائنٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ ایرک فیلڈ سے کنساٹا منتقل ہو گئی تھی۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے جب عمران اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا کی موت کا مشن اس کے سپرد کیا تو اس نے اپنی فطرت کے مطابق اس فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر پر جو اس نے خود ہی ایرک فیلڈ سے کنساٹا جاتے ہوئے عمران کو دے دیا تھا تاکہ اگر کسی بھی وقت عمران یا ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنا چاہیں تو کر لیں۔ اس نے عمران کو کھل کر بتا دیا تھا کہ ریجنل ہیڈ کوارٹر کے احکامات کا مطلب مین ہیڈ کوارٹر کے احکامات ہی لیا جاتا ہے اس لئے اب وہ اسے ختم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے لیکن عمران نے جواب میں اس کے خلاف ایکشن نہ لینے کی بات کی تھی۔ گو اس کے بعد اس ٹرانسمیٹر پر دوبارہ رابطہ نہ ہو سکا تھا شاید عمران نے ٹرانسمیٹر ہی بیکار کر دیا تھا۔ لیکن وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ عمران کی یہ چال ناکام رہے گی۔ اسے معلوم تھا کہ ذہین ایجنٹ ایسی باتیں کر کے مخالف فریق کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اب تک اس کا خیال یہی تھا کہ عمران کو اگر اس کے ختم کرنے کا موقع مل گیا تو وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچائے گا اور چونکہ

ریجنل ہیڈ کوارٹر نے اسے دھمکی دے دی تھی کہ اگر اس نے عمران کے خلاف نرمی اختیار کی تو اس کے خلاف بھی موت کے احکامات صادر کر دیئے جائیں گے اس لئے اب وہ عمران کے خاتمے کے لئے مجبور تھی۔ جیمز اس کے اس سیکشن کا سربراہ تھا جس کے ذمے مخبری اور چیکنگ کا کام تھا۔ اس نے فوری طور پر کنساٹا سے باہر جانے والے تمام ممکنہ راستوں پر نگرانی شروع کرا دی تھی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کنساٹا سے باہر نہیں گئے تو اب نہ جا سکیں اور اب جیمز کی رپورٹ کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک کنساٹا میں ہی موجود ہیں۔ اسے حرکت میں آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر کی ایک کالونی میں واقع کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ یہ کوٹھی اس کا سپیشل اڈہ تھا۔ اس لئے وہ اسے سپیشل پوائنٹ کہا کرتی تھی۔ اس نے مخصوص انداز میں تین بار کار کا ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر نکل آیا۔ لیکن پھر کار میں بوبی کو بیٹھا دیکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس چھوٹے پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور بوبی کار اندر لے گئی۔ پورچ کے پیچھے برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ بوبی کی کار کو پورچ کی طرف بڑھتے دیکھ کر برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر پورچ میں آ گئے۔ پھر جیسے ہی بوبی کار سے اتری ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"ڈامر کہاں ہے"...... بوبی نے ان میں سے ایک سے پوچھا۔

"تہہ خانے میں مس"...... ایک آدمی نے جواب دیا۔

"لوگر کو بلاؤ اس ڈامر سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... بوبی نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"لوگر وہیں موجود ہے مس"...... اس آدمی نے اس کے پیچھے آتے ہوئے جواب دیا اور بوبی سرہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ تہہ خانے میں موجود تھی جہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک بھینسے نما آدمی زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ لیکن وہ بے ہوش تھا۔ اس کی گردن بھی ڈھلکی ہوئی تھی اور اس کا جسم بھی زنجیروں کے ساتھ تقریباً لٹکا ہوا ہی نظر آرہا تھا۔ تہہ خانے میں ایک گنجے سر والا پہلوان نما آدمی بھی کھڑا تھا جس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی بنیان تھی اور اس کے ساتھ اس نے چست جینز پہن رکھی تھی۔ اس نے بوبی کو سلام کیا۔

"اسے جانتے ہو لوگر"...... بوبی نے دیوار سے بندھے ہوئے بھینسے نما آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس گنجے سر والے پہلوان نما آدمی سے کہا اور خود وہ سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گئی۔

"یس مس۔ یہ ڈامر ہے۔ مقامی بدمعاش"...... لوگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے اب غور سے سنو میں نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کا جسم اور اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ اڑیل طبیعت اور موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ اس لئے اس پر خاصا خوفناک قسم

کا تشدد کرنا پڑے گا۔ تب ہی یہ زبان کھولے گا"...... بوبی نے غور سے ڈامر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس۔ لوگر کو ایسے لوگوں کی زبان کھلوانے کا طویل تجربہ ہے"...... لوگر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ بات سن لو کہ میں اس وقت تک اسے مردہ نہیں دیکھنا چاہتی جب تک اس سے مکمل معلومات حاصل نہ ہو جائیں"...... بوبی نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا مس"...... لوگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ اس سے ابتدائی بات چیت تو کر لی جائے"...... بوبی نے کہا تو لوگر سرہلاتا ہوا ڈامر کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے کمرہ تھپڑوں کی زوردار آوازوں سے گونج اٹھا۔ چھٹے یا ساتویں تھپڑ پر ڈامر چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے خون کی لکیر سی نکل کر اس کے ہونٹوں کے کناروں سے باہر پھیلنے لگی تھی۔

"اوہ تم نے اسے زخمی کر دیا۔ چلو اسے شراب پلا دو زخمی ہونے کے معاوضے میں"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوگر خاموشی سے واپس مڑا۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب الماری کے پٹ کھولے اور اندر سے شراب کی ایک بوتل نکال کر وہ واپس ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ جب کہ ڈامر ہوش میں آنے کے بعد ہونٹ بھینچے کمرے اور سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی بوبی کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ لو پیو"...... لوگر نے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل

اس کے منہ سے لگا دی اور ڈامر نے بھی بغیر کسی تکلف کے غٹا غٹ
شراب پینی شروع کر دی ۔ لوگر نے ہاتھ اس وقت ہٹایا جب پوری
بوتل ڈامر کے حلق سے نیچے نہ اتر گئی ۔

" اب اس کا منہ بھی صاف کر دو" .... بوبی نے اسی طرح
مسکراتے ہوئے کہا تو لوگر نے بوتل ایک طرف رکھی اور جیب سے
رومال نکال کر اس نے باقاعدہ ڈامر کا منہ صاف کرنا شروع کر دیا ۔

" اب ٹھیک ہے ۔ ہاں تو ڈامر اب تمہارا ذہن اچھی طرح روشن ہو
گیا ہو گا ۔ مجھے پہچانتے ہو" .... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اچھی طرح پہچانتا ہوں تم سڑکوں پر پھرنے والی خارش زدہ کتیا
ہو" ...... ڈامر نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا تو بوبی بے
اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی ۔

" گڈ ۔ خاصے جی دار آدمی ہو ۔ میرا تو خیال تھا کہ بس تم نے حرام کا
مال کھا کھا کر جسم ہی پال رکھا ہو گا" ..... بوبی نے ذرہ برابر بھی برا
منائے بغیر ہنستے ہوئے کہا ۔

" تم نے مجھے اس طرح کیوں اغوا کرایا ہے اور کیوں یہاں
زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے ۔ تم جیسی خوبصورت عورت ویسے ہی حکم
کرتی تو میں سر کے بل چل کر حاضر ہو جاتا" .... ڈامر نے کہا ۔

" اس کا مطلب ہے تم مجھے نہیں پہچانتے" .... بوبی نے اس بار
ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا ۔

" اچھی طرح پہچانتا ہوں ۔ تمہارا نام بوبی ہے اور تم یہاں وہی

دھندہ کرتی ہو جو ہم کرتے ہیں لیکن تمہارا اور ہمارا فیلڈ علیحدہ علیحدہ
ہے ۔ اس لئے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا" .... ڈامر نے جواب دیتے ہوئے
کہا ۔

" تمہارا کیا فیلڈ ہے" ..... بوبی نے کہا ۔

" منشیات اور شراب ۔ جبکہ تم اسلحے کا دھندہ کرتی ہو" .... ڈامر
نے بڑے بے خوف سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اسلحہ اوہ نہیں ڈامر میں ان چھوٹے اور گھٹیا دھندوں میں نہیں پڑا
کرتی ۔ میرا دھندہ اور ہے جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے ۔ بہرحال
تمہیں یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ تم نے اپنی اوقات سے بڑھ کر کام
میں ہاتھ ڈال دیا ہے ۔ تم نے کسی کلارنٹ کی طرف سے آرڈر پر
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے کسی اڈے میں پناہ دی ہوئی ہے ۔ میں
نے تم سے اس اڈے کے متعلق پوچھنا ہے" .... بوبی نے کہا ۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ کیا مطلب یہ پاکیشیا کیا ہوتا ہے" ۔ ڈامر
نے حیران ہو کر کہا ۔ اس نے شاید زندگی میں کبھی پاکیشیا کا نام بھی نہ
سنا تھا ۔

" ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے" ..... بوبی نے مطمئن سے لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ایشیا کا ۔ مگر میرا ایشیا سے کیا تعلق ۔ میں زندگی میں کبھی ایشیا
نہیں گیا" ...... ڈامر نے جواب دیا ۔

" تمہارا تعلق کلارنٹ سے تو ہے" .... بوبی نے کہا ۔

"تم نے دوسری بار یہ نام لیا ہے۔ یہ کون ہے۔ میں تو اسے نہیں جانتا"...... ڈامر نے کہا۔

"او۔ کے رسمی بات چیت ختم لوگر۔ اب باقاعدہ مذاکرات کا آغاز کرو"...... بوبی نے گردن موڑ کر لوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"...... لوگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے اس الماری میں سے جس سے اس نے شراب کی بوتل اٹھائی تھی۔ انتہائی طاقتور تیزاب کی بوتل اٹھائی اور اسے لے کر وہ ڈامر کی طرف مڑ گیا۔

"یہ انتہائی طاقتور تیزاب ہے ڈامر۔ اس کا ایک قطرہ جہاں پڑے گا وہاں جسم کو گلا دے گا اور یہ پوری بوتل تمہاری دونوں ٹانگوں کو گلا سکتی ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے۔ چنانچہ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ان صاحبہ کے سوالوں کا درست جواب دے دو"...... لوگر نے ڈامر کی طرف بڑھتے ہوئے اور اس طرح سے سمجھاتے ہوئے کہا جیسے کوئی استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھاتا ہے۔

"جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو بتاؤں کیا"...... ڈامر نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک کریہہ چیخ نکلی اور پھر تو جیسے چیخوں کا طوفان آ گیا۔ لوگر نے بوتل کھول کر اس میں سے تیزاب ڈامر کے دائیں پیر میں پہنے ہوئے بوٹ پر ایک دھار کی صورت میں انڈیلنا شروع کر دیا تھا اور بوٹ اور پیر میں سے دھواں بھی نکل رہا تھا

اور ایک مکروہ سی بدبو بھی کمرے میں پھیل گئی تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ بتاتا ہوں رک جاؤ"...... یکلخت ڈامر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور لوگر نے بوتل اونچی کر لی۔

"بولتے جاؤ ورنہ اس جیسی کئی بوتلیں الماری میں موجود ہیں"۔ لوگر نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا کچھ کرو میں مر جاؤں گا۔ اوہ۔ اوہ اس قدر المناک تکلیف میں سب کچھ بتا دوں گا۔ وعدہ رہا مگر اس کا کچھ کرو"...... ڈامر نے تکلیف کی شدت سے کراہتے ہوئے اور چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے باہر کو ابل آئی تھیں۔ چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور پورا جسم پسینے میں شرابور نظر آ رہا تھا۔

"بینڈیج کر دو لوگر۔ اسے واقعی بے حد تکلیف ہو رہی ہے"۔ کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... لوگر نے اسی طرح انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر وہ ایک بار پھر الماری کی طرف گیا۔ اس نے تیزاب کی بوتل کو بند کر کے الماری میں رکھا اور سفید رنگ کے محلول سے بھری ہوئی ایک اور بوتل اٹھائی اور چیختے اور کراہتے ہوئے ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس میں موجود سفید رنگ کے محلول کی دھار اس نے ڈامر کے پیر پر ڈالنا شروع کر دی جہاں جہاں یہ سفید رنگ کا محلول گر رہا تھا وہاں وہاں سے اٹھتا ہوا دھواں غائب ہوتا جا رہا تھا اور ویسے ویسے ڈامر کی چیخوں اور کراہوں

میں بھی کمی آتی جارہی تھی ۔بوبی خاموش بیٹھی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی ۔ سفید محلول والی ساری بوتل جب لوگر نے ڈامر کے پیر پر ڈال دی تو ایک بار پھر الماری میں اس نے بوتل ایک طرف رکھ دی اور خاموش کھڑا ہو گیا ۔ڈامر کے منہ سے اب ہلکی ہلکی کراہ نکل رہی تھی لیکن اس کا چہرہ اب خاصا پر سکون ہو گیا تھا۔

"ہاں ڈامر ۔اب سب کچھ تفصیل سے بتادو۔ورنہ اس بار میں اٹھ کر چلی جاؤں گی اور اس الماری میں موجود تیزاب سے بھری ساری بوتلیں پیروں سے لے کر تمہارے سر تک درجہ بدرجہ انڈیل دی جائیں گی"...... بوبی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کلارنٹ نے مجھے فون پر کہا تھا کہ اسے کنساٹا میں ایک ایسے اڈے کی ضرورت ہے جہاں وہ چند روز تک کچھ افراد کو رکھ سکے اور ایسا اڈہ جس کی بابت سوائے میرے کسی اور کو علم نہ ہو ۔میرے پاس ایسا اڈہ موجود تھا۔میں نے کلارنٹ سے بھاری رقم طلب کی ۔اس نے فوراً ہی وہ رقم میرے بنک اکاؤنٹ میں جمع کرا دی ۔ پھر میرے اور اس کے درمیان کوڈورڈ طے ہوئے ۔اس کے دوسرے روز ایک اجنبی نوجوان میرے پاس آیا ۔اس نے وہی کوڈورڈز دوہرائے اور میں نے اسے چابی دے دی ۔اس کے بعد ابھی تک مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہاں کون رہا ہے یا رہ رہا ہے ۔میں نے چونکہ انتہائی بھاری رقم لے لی تھی اس لئے میں اپنی جگہ مطمئن ہو گیا تھا"...... ڈامر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس اڈے کی تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ وہ کہاں ہے اور کس انداز کا ہے ۔وہاں کے حفاظتی انتظامات کیا ہے"...... بوبی نے کہا۔

"مجھے ایک بوتل شراب اور پلادو میں تمہیں ساری تفصیل بتا دیتا ہوں ۔مجھے شدید ترین پیاس محسوس ہو رہی ہے ۔میرا گلا خشک ہو رہا ہے"...... ڈامر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"لوگر اسے شراب پلادو۔اب یہ ہم سے تعاون کر رہا ہے"۔بوبی نے لوگر سے کہا اور لوگر سر ہلاتا ہوا مڑا ۔ایک بار پھر اس نے اسی الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور ڈامر کے پاس جا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل ڈامر کے منہ سے لگا دی ۔ڈامر واقعی پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا ۔ حتیٰ کہ بوتل خالی ہو گئی تو لوگر پیچھے ہٹ گیا ۔اب ڈامر کے چہرے پر پہلے جیسی رونق آگئی تھی اور پھر واقعی اس نے اس اڈے سے متعلق پوری تفصیل بتا دی ۔بوبی اس سے مزید سوالات کرتی رہی اور ڈامر اس کے سوالوں کے جواب دیتا رہا۔

"او۔کے ڈامر تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں آسان موت مارا جائے"...... بوبی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔کیا کہہ رہی ہو ۔میں تو"...... ڈامر نے چونک کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا شروع ہی کیا تھا کہ لوگر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ ڈامر فقرہ مکمل کرتا

اس کے جسم پر مشین پسٹل کی گولیاں بارش کی طرح برسنے لگیں اور اس کا فقرہ درمیان میں ہی رہ گیا۔بوبی خاموشی سے مڑی اور سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اس تہہ خانے سے باہر اوپر والے حصے میں آ گئی۔یہاں ایک کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔وہ اس دفتر میں موجود بڑی سی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھی اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں مارٹن سے بات کراؤ"......بوبی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مس"......دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"مارٹن تمہارے آدمی تیار ہیں"......بوبی نے پوچھا۔

"یس مس پوری طرح تیار ہیں"...... دوسری طرف سے مارٹن نے کہا تو بوبی نے اسے ڈامر کے اڈے کی تفصیلات بتائیں۔

"اچھی طرح سمجھ گئے ہو"......بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... مارٹن نے مختصر سا جواب دیا۔وہ شاید مختصر بات کرنے کا عادی تھا۔

"اس اڈے پر فل ریڈ کرو جو نظر آئے گولیوں سے اڑا دو بلکہ اس

اڈے پر چاروں طرف سے انتہائی طاقتور بم پھینکو۔اس اڈے کو تہس نہس کر دو۔اس طرح کہ اندر موجود افراد کے پرخچے اڑ جائیں"۔بوبی نے کہا۔

"یس مس"......دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح سن لو کہ اس اڈے میں دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ موجود ہیں۔اگر انہیں ذرا بھی وقت مل گیا تو پھر تم اپنے ساتھیوں سمیت عبرت ناک موت مارے جاؤ گے۔اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا"......بوبی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس۔میری اور میرے گروپ کی تو زندگی ہی ایسے کھیل کھیلنے میں گزر گئی ہے"......دوسری طرف سے مارٹن نے پہلی بار ذرا لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

"جب اڈہ تباہ ہو جائے تو اندر جتنے افراد کی لاشیں بھی دستیاب ہوں سب کو سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دینا۔میں وہیں موجود ہوں"۔بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی ہو۔پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔تو بوبی جو کرسی پر بیٹھی ایک میگزین کے مطالعے میں معروف ہو چکی تھی چونک کر سیدھی ہوئی۔اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوبی بول رہی ہوں"......بوبی کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ رہی تھی کہ کال مارٹن کی طرف سے ہی ہو گی۔
"مارٹن بول رہا ہوں مس۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔ لیکن مس تباہ شدہ اڈے سے صرف دو مقامی افراد کی لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں اور یہ دونوں ڈامر کے کلب کے آدمی ہیں"۔ مارٹن نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں تو عمران اور اس کے ساتھی موجود ہونے چاہئیں تھے"۔۔۔۔ بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں مس۔ وہاں ان دو مقامی افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ اس علاقے کے ایک آدمی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے پانچ مردوں اور ایک عورت کو ایک جیپ میں سوار ہو کر ریڈ سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل وہاں سے جاتے ہوئے دیکھا تھا"۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ تو یہ لوگ پہلے ہی نکل گئے تھے۔ ویری بیڈ۔ او کے میں جیمز سے معلوم کرتی ہوں"۔۔۔۔ بوبی نے کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آجانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"جیمز بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہونے پر جیمز کی آواز سنائی دی۔
"بوبی بول رہی ہوں جیمز"۔۔۔۔ بوبی نے کہا۔
"اوہ مس میں آپ کو کال کرنے کے لئے رسیور اٹھانے کے لئے

ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ ہم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر لیا ہے وہ ایک جیپ میں سوار ہیں۔ وہ پانچ مرد اور ایک عورت پر مشتمل ہیں۔ ان کی تعداد کی بنا پر انہیں چیک کیا گیا۔ پھر اس جیپ کے نمبر چیک کیے گئے تو مس پتہ چلا کہ اس جیپ کا تعلق مقامی بدمعاش ڈامر سے ہی ہے۔ اس سے ہمیں پوری طرح تسلی ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ کنساٹا کے شمال مغرب میں واقع ایئر فورس کے سپیشل ٹرانسمیٹر اسٹیشن طرف جا رہے ہیں"۔۔۔۔ جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ اسٹیشن کنساٹا سے کتنے فاصلے پر ہے"۔۔۔۔ بوبی نے کہا۔
"تین سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ مکمل طور پر ایئر فورس کے قبضے میں ہے لیکن نجانے یہ لوگ کیوں ادھر جا رہے ہیں"۔۔۔۔ جیمز نے کہا۔
"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ وہاں جا رہے ہیں"۔۔۔۔ بوبی نے پوچھا۔
"مس ہم ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس وقت ان کی جیپ اس طرف جانے والی سڑک پر مڑ چکی ہے اور اس سڑک پر اور کوئی قصبہ یا آبادی نہیں ہے۔ یہ سڑک اسی اسٹیشن پر ہی جا کر ختم ہوتی ہے۔ ہمارے آدمی وہیں رک گئے ہیں تاکہ اگر یہ لوگ ڈاج دینے کے لئے جا رہے ہیں تو واپس آئیں گے۔ ورنہ ان کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔۔۔۔ جیمز نے کہا۔
"کہیں وہ راستے سے ہی مڑ کر بغیر سڑک کے کسی طرف نکل

جائیں"۔ بوبی نے کہا۔

"نہیں مس سوائے کھیتوں اور بنجر زمین کے ادھر ادھر اور کوئی قابل ذکر چیز نہیں ہے جس طرف یہ لوگ جائیں گے"....... جیمز نے کہا۔

"لیکن یہ ایئر فورس اسٹیشن پر کیوں جا رہے ہوں گے۔ وہاں ان کا کیا کام ہو سکتا ہے"....... بوبی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مس"....... جیمز نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے تم وہیں نگرانی کراؤ۔ اگر یہ لوگ واپس آئیں تو تم نے فوری طور پر سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع کرنی ہے"....... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھی اور اس نے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس کے اندر موجود ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر تیزی سے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی۔

"یس سیکشن ہیڈ کوارٹر"....... مشینی آواز سنائی دی اور کوڈ وغیرہ دوہرانے کے بعد سیکشن ہیڈ کوارٹر کا چیف جیکسن لائن پر آ گیا۔

"بوبی بول رہی ہوں جیکسن اوور"....... بوبی نے کہا۔

"ہاں کیا رہا مشن کا اوور"....... دوسری طرف سے جیکسن نے پوچھا تو بوبی نے اسے اب تک ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"پانچ مرد اور ایک عورت۔ اس کا مطلب ہے بوبی کہ انہوں نے ڈاکٹر عالم رضا کو یا تو کسی خفیہ طریقے سے واپس بھجوا دیا ہے یا پھر انہوں نے اسے کہیں چھپا رکھا ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمام ایئر پوسٹس اور بحری راستوں پر باقاعدہ نگرانی کے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں اور خصوصی کیمرے بھی پہنچا دیئے ہیں۔ جن میں میک اپ کے باوجود ڈاکٹر عالم رضا کو شناخت کیا جا سکتا ہے اور ابھی تک اس کے متعلق کہیں سے بھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"تم ڈاکٹر عالم رضا کو رو رہے ہو جب کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آخر ایئر فورس اسٹیشن کی طرف کیوں جا رہا ہے۔ یہ لوگ وہاں جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد کیا ہے اوور"....... بوبی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی یہ قابل غور بات ہے۔ تم دس منٹ بعد مجھے دوبارہ کال کرنا میں اپنے خاص ذرائع سے معلوم کراتا ہوں کہ ایئر فورس کے اس اڈے پر ایسی کیا بات ہے کہ یہ لوگ وہاں جا رہے ہیں اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور کلائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھ کر اس نے ایک بار پھر وہی رسالہ اٹھا لیا جو وہ پہلے پڑھ رہی تھی۔ پھر دس منٹ بعد اس نے رسالہ رکھا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"کچھ پتہ چلا جیکسن اوور"........ جیکسن کے لائن پر آنے کے بعد بوبی نے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایئر فورس کا ایک انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نصب ہے۔ اس ٹرانسمیٹر سے اس پوری ریاست کے ایئر فورس اڈوں کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ویسے میں نے ایئر فورس کی اعلیٰ کمانڈ میں موجود اپنے خاص آدمیوں کو الرٹ کر دیا ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس اڈے پر پہنچتے ہی گرفتار کر لیا جائے گا اور پھر انہیں کنساٹا میں ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے گا۔ تم اپنے آدمی اس ہیڈ کوارٹر کے گرد پھیلا دو جیسے ہی ان لوگوں کو وہاں لایا جائے تم ان پر ریڈ کر کے ان کا خاتمہ کر دو اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل"........ بوبی نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور مارٹن کو فون کرنے میں مصروف ہو گئی تاکہ اسے کنساٹا ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر کو گھیرنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کے بارے میں ہدایات دے سکے۔

"بلیک ایگل کلب"........ رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کراؤ میں بوبی بول رہی ہوں"........ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مس میں مارٹن بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد ہی مارٹن

کی آواز سنائی دی اور بوبی نے جواب میں اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کی تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

"مس ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر کے گرد حملہ کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ وہاں فوجی چھاؤنی بھی ہے اور پولیس ہیڈ کوارٹر بھی۔ اس لئے ہم اسی ناکہ بندی پر ہی موجود رہیں گے۔ ایئر فورس والے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر لامحالہ وہیں سے گزریں گے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ وہ کھلی جگہ ہے وہاں ہم جس طرح چاہیں گے بغیر کسی مداخلت کے ریڈ کر سکیں گے"........ مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل پوائنٹ پر آ جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ وہاں جاؤں گی میں اس ریڈ میں خود شامل ہونا چاہتی ہوں"........ بوبی نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم مس"........ دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیا۔

"فوراً آ جاؤ"........ بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اسے الماری میں رکھا۔ الماری بند کی اور پھر میز پر پڑے ہوئے رسالے کو دراز میں رکھ کر وہ اس دفتر سے باہر آ گئی۔

"جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر باقی ممبر تھے۔ وہ سب نئے میک اپ اور بدلے ہوئے لباسوں میں تھے۔ جیپ انہیں کلارنٹ کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔

"عمران یہ ادھر ویران علاقے کی طرف کیوں جا رہے ہو"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"حق۔ حق دار کو پہنچانے جا رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسا حق اور کسے پہنچانے جا رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"سنا ہے ویران علاقوں میں بھوتوں اور چڑیلوں کے گھر ہوتے

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تو پھر"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو بھوتوں اور چڑیلوں کو وہیں پہنچانا چاہیے۔ شہروں میں ان کا کیا کام"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے۔

"تو تم ہمیں بھوت اور چڑیل سمجھتے ہو"...... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم بھوت اور چڑیل ہو"...... عمران نے کہا۔

"ابھی خود ہی تو کہہ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ بھوتوں اور چڑیلوں کو ویران علاقوں میں پہنچانا چاہیے۔ شہر میں ان کا کیا کام"...... عمران نے جواب دیا۔

"سیدھی طرح بتاؤ کہ ادھر کیوں جا رہے ہو۔ اب اگر بکواس کی تو سر توڑ دوں گی"...... جولیا نے کوئی جواب نہ بن آنے پر بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا میں بتاتا ہوں۔ اس طرف ایئر فورس کا ٹرانسمیٹر اسٹیشن ہے اور عمران صاحب نے کلارنٹ کے ذریعے جو خاص قسم کا ٹرانسمیٹر منگوایا ہے۔ ظاہر ہے اس کی مدد سے یہ وہاں جا کر کوئی کام سرانجام دینا چاہتے ہیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل

نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایسا اسٹیشن ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عمران صاحب کنسانا کا نقشہ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے بھی اسے دیکھا اور پھر عمران صاحب نے میرے سامنے اس اڈے کے گرد دائرہ لگایا۔ اس کے بعد انہوں نے ولنگٹن کسی سمتھ کو فون کیا اور اس سے اس اڈے کے بارے میں تفصیل سے بات کی"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"لیکن ہم اس وقت کہاں تھے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ سب اس وقت میک اپ اور لباس بدلنے میں مصروف تھے پھر جب آپ واپس آئے تو میں چلا گیا۔ اس لئے مجھے بعد میں معلوم نہیں ہو سکا کہ بعد میں عمران صاحب کی سمتھ سے کیا بات ہوئی یا کیا پروگرام طے ہوا اور چونکہ نقشہ میرے ذہن میں ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ سڑک اس اسٹیشن کی طرف ہی جاتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کیا کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"..... جولیا نے خاموش بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم خود یہی بات نہ بتا سکتے تھے۔ خواہ مخواہ بھوتوں چڑیلوں کی

بات شروع کر دی تھی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے جو ویرانے کی بات کی تھی اور ویرانے کے ذکر سے تو یہی بات ہو سکتی تھی۔ اگر تم ویرانے کی بجائے کھیت کہتیں تو پھر میں تمہیں ان کیڑوں کی تفصیلات بتانا شروع کر دیتا جو فصلوں پر حملہ آور ہوتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ جیپ میں موجود سب افراد بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کس منصوبے کے تحت وہاں جا رہے ہیں عمران صاحب"۔ اس بار صفدر نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی سیر کرنے"...... عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو عمران ہم تمہارے ملازم یا غلام نہیں ہیں سمجھے۔ اس لئے ہمارے ساتھ تم ایسا رویہ مت اختیار کیا کرو"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک نام تو رہ ہی گیا ہے اور اسی میں ساری موسیقیت ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا نام"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"غلام کے ساتھ ایک نام کنیز کا بھی ہوتا ہے۔ کیسا موسیقیت سے پر لفظ ہے۔ اسے سن کر دل کی تمام کھڑکیاں کھل جاتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تم مردوں کی فطرت ہے۔ تم عورتوں کو کنیز کے علاوہ کچھ

سمجھتے ہی نہیں"...... جولیانے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔

"کنز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہوتا ہے خزانہ۔ اس لحاظ سے کنیز کا مطلب ہوا خزانے والی یا خزانہ رکھنے والی اور خواتین کے پاس ہی حسن کا خزانہ ہوتا ہے۔ اب چڑیلوں کے پاس تو ہونے سے رہا"...... عمران نے باقاعدہ فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"تم سے خدا سمجھے نجانے کون کون سی زبان کے لفظ اور ان کے معنی پڑھتے رہتے ہو۔ بہرحال چھوڑو اس خزانے اور کنیز کو سیدھی طرح بتاؤ کہ وہاں تم کیوں جا رہے ہو"...... جولیانے کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ کسی اور کو نہ بتاؤ گی تو میں بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کو کیا مطلب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سب ساتھی ہیں اور دوسری بات یہ کہ جب تم بولو گے تو ظاہر ہے میرے ساتھ ساتھ یہ سب بھی سن لیں گے"...... جولیانے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بے شک سن لیں لیکن تم نے نہیں بتانا اور دوسری بات یہ کہ جب میری اور تمہاری بات ہو گی تو یہ سب اور میں شامل ہو جاتے ہیں بہرحال ذاتی معاملات تو ذاتی ہی ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہم نہیں سن رہے عمران صاحب آپ بالکل ذاتی معاملات ڈسکس کریں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ مشن کے معاملات ذاتی کیسے ہو گئے۔ صفدر

تم بھی سوچ سمجھ کر بات کیا کرو"...... جولیانے صفدر کو بھی جھاڑ دیا تھا۔

"سوری مس جولیا۔ میں نے تو صرف مذاق کیا تھا۔ دوسری بات یہ کہ آپ خواہ مخواہ عمران صاحب سے ضد کر رہی ہیں۔ انہوں نے پہلے کبھی کچھ بتایا ہے۔ جو اب بتائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے۔ اسے ہمارے جذبات سے کھیلتے ہوئے لطف آتا ہے۔ دیکھ لینا مس جولیا جس قدر اصرار کریں گی یہ اتنا ہی پھیلتا چلا جائے گا"...... تنویر نے موقعہ غنیمت جانتے ہوئے فوراً ہی جولیا کو چیلنج کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے"...... جولیانے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا

"کیا بتاؤں"...... عمران نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے اسے سرے سے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

"جیپ روکو۔ فوراً روکو۔ ابھی اسی وقت"...... جولیانے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں اتر جاؤں گی۔ میں آگے نہیں جاؤں گی"...... جولیانے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی تو ویرانہ نہیں آیا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اپنا سر دوسری طرف کر لیا اور جولیا کا بھرپور قوت سے سیٹ کے عقبی حصے پر پڑا جو ظاہر ہے

عمران کے سر نہ ہٹانے پر اس کے سر پر ہی پڑتا۔

"میں کہتی ہوں رو کو جیپ"...... جولیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"مس جولیا کیا آپ کو چیف نے مشن سے پہلے آگاہ نہیں کیا تھا کہ اگر آپ نے اس قسم کے رویے کا اظہار کیا تو آپ کو سزا بھی دی جا سکتی ہے"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم بتاتے کیوں نہیں۔ کیا تمہیں چیف نے منع کر رکھا ہے کہ تم ہمیں کچھ نہ بتاؤ"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ہمارا مشن بلیک تھنڈر کے خلاف ہے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ہماری باتیں اس جیپ کے اندر ہی رہ جائیں گی"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اور کون سنے گا۔ کیا ہوائیں سنیں گی۔ دیکھو مجھے بچی نہ سمجھو"...... جولیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"مس جولیا عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ آپ ضد نہ کریں بلیک تھنڈر واقعی سائنسی طور پر انتہائی طاقتور تنظیم ہے اور ان کی وہ لیبارٹری یہاں سے زیادہ دور بھی نہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ سوری۔ مجھے خیال نہ رہا تھا۔ آئی ایم سوری عمران"...... جولیا نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ہم ان کی لیبارٹری سے کوئی ڈرتے ہیں۔ کمال ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اور کسی مجرم

تنظیم کی لیبارٹری سے ڈر جائیں۔ ایک بار نہیں لاکھ بار سن لیں"۔ عمران نے کہا۔

"خدا تم سے پوچھے۔ تم ہو ہی ٹیڑھی کھیر"...... جولیا نے بڑے بے بس سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کو ٹیڑھی کھیر ہوں۔ کھیر کیسے ٹیڑھی یا سیدھی ہو سکتی ہے۔ وہ تو یا میٹھی ہو سکتی ہے یا پھیکی"...... عمران نے کہا تو جولیا اس بار پھیکی سی ہنسی ہنس دی۔

"چلو پھیکی کھیر ہی ہی"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہوں جب مٹھاس ہی پھیکے کو میٹھا کرنے پر رضامند نہ ہو تو کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگیں اور وہ سب یہ آواز سن کر چونک پڑے۔ عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ایس۔ ایس۔ کالنگ اوور"...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ اے۔ اے اٹنڈنگ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹی۔ ٹی تمہارے خلاف ہو گیا ہے۔ تمہیں گرفتار کرتے اور واپس

ایئر ہیڈ کوارٹر پہنچانے کے حکم صادر کر دیئے گئے ہیں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن پہلے تو تم نے کہا تھا کہ ٹی۔ ٹی۔ آمادہ ہو گیا ہے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن ولنگٹن سے کسی بہت بڑے افسر کی کال آئی ہے۔ اس کے بعد صورت حال بدل گئی ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ ورنہ گرفتاری یقینی ہے اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو وہاں کل کتنے افراد ہیں اوور"........ عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیڑھ سو سے زائد مسلح افراد یہاں موجود ہیں اس لئے ایسا کوئی خیال ذہن میں نہ لانا اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی راستہ بتاؤ۔ ہم نے صرف ایک کال کرنی ہے اور بس۔ اوور"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری اے۔ اے۔ اب ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے الرٹ کر دیا گیا ہے میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا۔ یہ کس کی کال تھی"........ جولیا نے کہا۔

"سارا منصوبہ گڑبڑ ہو گیا۔ لیکن ہم نے بہرحال اسے مکمل تو کرنا

ہی ہے چاہے ڈیڑھ سو افراد کو ہی کیوں نہ قتل کرنا پڑے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں بھی کچھ بتائیں گے تو ہم بھی اس قتل عام میں حصہ لے سکیں گے یا آپ اکیلے ہی ڈیڑھ سو افراد کو قتل کریں گے"........ اس بار صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ واقعی قتل عام ہو گا۔ بے گناہ افراد کا قتل عام اس لئے مجھے کچھ اور سوچنا ہو گا"........ عمران نے کہا۔

"تم آخر ہمیں کیوں نہیں بتاتے"........ جولیا نے ایک بار پھر جھلا کر کہا۔

"اس لئے نہیں بتا رہا تھا کہ کوئی خاص بات نہ تھی۔ سب معاملات طے ہو گئے تھے۔ لیکن اب بتانا ضروری ہو گیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کی برآمدگی کے بعد اب اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہمارا مشن ہے۔ میں جب ڈاکٹر سائمن کے اسسٹنٹ کو ساتھ لے کر اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی اس لیبارٹری کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ میں ویسے ٹی ایس ساتھ لے گیا تھا۔ لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر وہاں نصب نہیں کیا تھا۔ کیونکہ میں نے وہاں ایسی مشین دیکھ لی تھی جو اسے آن ہونے سے پہلے ہی خود بخود ناکارہ کر دیتی ٹی ایس سپر البتہ وہاں نصب کی جا سکتی تھی۔ لیکن ٹی ایس سپر ایکریمیا اور دوسرے سپر پاورز کے سٹورز میں تو ہو سکتی ہے ہمارے پاس نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے ٹی ایس سپر کا تو صرف چکر ہی دیا تھا کہ وقت

حاصل کیا جا سکے ۔ البتہ لیبارٹری کی تباہی کے لئے میں نے وہاں ایک اور انتظام کر دیا تھا ۔ ڈاکٹر جیکسن کے اس شعبے میں ایک ماسٹر کمپیوٹر نصب تھا جو اس سارے سیکشن کو کنٹرول کرتا تھا ۔ میں نے جیکسن سے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی تھیں ۔ پھر جیکسن کو ہلاک کر دیا تھا اور ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر باہر آ گیا ۔ اس ماسٹر کمپیوٹر کی جو تفصیلات میں نے حاصل کی تھیں ان کے مطابق میں انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر کی مدد سے اسے کال کر کے کنٹرول کر سکتا تھا اور پھر اس کی مدد سے اس سیکشن کے اسلحہ سٹور کو تباہ کرایا جا سکتا تھا ۔ کیونکہ اس سیکشن میں انتہائی خوفناک قسم کے جدید اسلحے پر بھی ریسرچ جاری تھی اور اس کے نمونے تیار کر کے سٹور کیے گئے تھے تاکہ ان کو فائر کر کے ان پر مزید ریسرچ کی جا سکے ۔ چنانچہ میں نے کلارنٹ سے وہ خاص قسم کا ٹرانسمیٹر طلب کیا ۔ لیکن اس قدر پاور فل ٹرانسمیٹر دستیاب نہ ہو سکا ۔ اس کے ساتھ ہی مجھے نقشے میں کنساٹا کے قریب ایئر فورس کا انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر اڈے کا علم ہو گیا تو میں نے پلان یہی بنایا کہ اس اڈے میں نصب انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر کو استعمال کر کے لیبارٹری کو تباہ کیا جائے ۔ چنانچہ میں نے ولنگٹن میں ایک آدمی سمتھ سے بات کی ۔ سمتھ ایسا آدمی ہے جس کے تعلقات ایکریمیا کے انتہائی اعلیٰ فوجی حلقوں میں ہیں اور وہ ان حلقوں سے ملنے والی اطلاعات کو مختلف ایجنٹوں کو فروخت کر کے انتہائی خطیر رقم کماتا ہے ۔ میں نے سمتھ سے یہی کہا کہ وہ اس اڈے کے انچارج سے بات کر کے معاوضے

کے عوض مجھے ایک کال کرنے کا موقع دلا دے ۔ سمتھ نے کام کرنے کا وعدہ کر لیا اور پھر اس نے مجھے فون پر بتایا کہ اڈے کے انچارج جس کا نام نساکی ہے ۔ اس سے بات چیت طے ہو گئی ہے اور یہ بات چیت وہاں کے ٹرانسمیٹر ہاؤس کے انچارج سارجنٹ کے ذریعے ہوئی ہے ۔ اس لئے میں سارجنٹ کو کال کر کے اس سے تفصیلات طے کر لوں ۔ لیکن نام کی بجائے ایس ایس کا کوڈ استعمال کروں اور سمتھ نے ہی بتایا کہ اس نے ایس ایس کو میرے نام کا کوڈ اے بتا دیا ہے ۔ چنانچہ میں نے ایس ایس سے بات کی ۔ اس نے کہہ دیا کہ انچارج سے بات مکمل ہو چکی ہے ۔ میں وہاں پہنچ جاؤں مجھے کال کرا دی جائے گی ۔ چنانچہ ہم اس اڈے کی طرف روانہ ہو گئے ۔ لیکن اب تمہارے سامنے ایس ایس کی کال آ گئی ہے کہ نساکی جس کے نام کا کوڈ ٹی ہے ۔ خلاف ہو گیا ہے بلکہ اس نے ہماری گرفتاری کی تیاریاں بھی کر لی ہیں اور کسی اعلیٰ افسر کے کہنے پر ایسا ہوا ہے" ۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" لیکن وہ اعلیٰ افسر کون ہو سکتا ہے "........ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" میرا آئیڈیا ہے کہ ہماری اس اڈے کی طرف روانگی کا علم بلیک تھنڈر کو ہو چکا ہے اور بلیک تھنڈر نے یہ انتظامات کرائے ہوں گے ۔ ہمیں وہاں ہلاک بھی کیا جا سکتا تھا ۔ لیکن ظاہر ہے وہاں ڈیڑھ سو افراد ہیں پھر سرکاری اسٹیشن ہے ۔ اس لئے انہوں نے وہاں ہمیں مارنے کی

بجائے گرفتار کرنے کا پروگرام بنایا۔ گرفتاری کے بعد وہ ہمیں دور لے
جا کر ہلاک بھی کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"پھر اب تم نے کیا سوچا ہے۔ ڈیڑھ سو افراد اور وہ بھی تربیت یافتہ
اور ظاہر ہے وہ اس اسٹیشن میں بکھرے ہوئے ہوں گے۔ انہیں کیسے
مارا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔
"یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔ کال تو بہرحال کرنی ہے تاکہ لیبارٹری
تباہ ہو سکے اور ہمارا یہ مشن اختتام کو پہنچ جائے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"عمران صاحب اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم وہاں جائیں۔ ہمیں
گرفتار ہی کیا جائے گا۔ لیکن ہم بہرحال اڈے کے اندر تو داخل ہو
جائیں گے اس کے بعد وہاں کی سچوئشن کو کسی طرح بھی بدلا جا سکتا ہے
موقع محل کو دیکھتے ہوئے"۔۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ہاں اب بھی ایک حل ہے۔ بہرحال آپ سب لوگ اب ذہنی
طور پر ہر ہنگامے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن اندھا دھند اقدام کرنے کی
ضرورت نہیں ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ سچوئشن کو ڈیل کر سکوں
اگر کسی طرح بھی نہ ہو سکی تب جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے سڑک
لے جا کر پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی
دیر بعد انہیں دور سے ٹرانسمیٹر ٹاور نظر آنے لگ گیا اور پھر سڑک
ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے چیک پوسٹ بھی نظر آ گئی۔ اس
چیک پوسٹ کے دونوں اطراف میں قد آدم سے بھی اونچی خاردار

تاروں کی باڑ چلی جا رہی تھی۔ جگہ جگہ چیکنگ ٹاور بھی بنے ہوئے تھے۔
چیک پوسٹ گارڈ کھڑا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر ایک کمرہ تھا اور اس وقت
وہاں چار باوردی مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے جیپ
چیک پوسٹ کے قریب جا کر روک دی۔ ایک مسلح آدمی تیزی سے
عمران کے قریب آیا۔
"انچارج جناب ٹساکی سے کہیں کہ ان کے مہمان صحافی آئے
ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"آپ لوگ نیچے اتر آئیں۔ جیپ آپ کو یہیں چھوڑنی ہو گی اور آپ
کو تلاشی دینی ہو گی۔ پھر آپ کو جناب ٹساکی تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہ
اپنے آفس میں آپ کے منتظر ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ اس مسلح آدمی نے بڑے
بااخلاق لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ انہوں نے گرفتاری کے لئے کیا
پلاننگ کی ہے۔ شاید انہیں بتا دیا گیا تھا کہ آنے والے سیکرٹ ایجنٹ
ہیں۔ اس لئے وہ انہیں باقاعدہ پلاننگ کے تحت گرفتار کریں۔
"ٹھیک ہے۔ ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے نیچے
اترتے ہوئے کہا اور اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔
"کیمرہ تو لے لیں"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"سوری قانون کے مطابق اس اسٹیشن کی تصویر نہیں بنائی جا
سکتی"۔ اس مسلح آدمی نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹساکی کی تصویر لینا تو منع نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں کیمرہ اندر نہیں جا سکتا۔ آیئے اس طرف کمرے میں تاکہ آپ کی تلاشی لی جا سکے۔ آپ فکر نہ کریں واپسی پر جیب معہ سامان آپ کو واپس مل جائے گی"...... اس سپاہی نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"او۔ کے جیسے تمہاری مرضی"...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ کمرے میں صرف ایک آدمی تھا۔ وہاں ان کی باقاعدہ ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی۔ لیکن عمران نے پہلے ہی اسلحہ ساتھ نہ رکھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے اڈوں میں سائنسی انداز میں بھی چیکنگ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا مقصد تو صرف ایک کال کرنا تھا۔ جس کی بات چیت باقاعدہ طے ہو چکی تھی اس لئے کسی اسلحے کی ویسے بھی ضرورت نہ تھی۔ اس کمرے میں انتہائی جدید اور طاقتور گائیکر کی مدد سے ان کی تلاشی لی گئی تھی۔

"او۔ کے آیئے"...... اسی مسلح آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر کمرے کے اندرونی دروازے کو کراس کر کے وہ اڈے میں داخل ہو گئے۔ کچھ فاصلے پر ایک سنگل سٹوری عمارت تھی جس کے سامنے برآمدہ تھا۔ وہاں بھی دس کے قریب مسلح افراد موجود تھے۔ عمران اور ساتھیوں کو اس برآمدے میں لے جایا گیا اور پھر وہ اس مسلح آدمی کی رہنمائی میں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں صوفے موجود تھے ان کے پیچھے وہ دس مسلح افراد بھی کمرے میں داخل ہوئے اور پھیل کر

دیواروں کے ساتھ چاروں طرف کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھیں ابھی انچارج صاحب آ جاتے ہیں"...... اس مسلح آدمی نے کہا اور وہاں موجود مسلح ساتھیوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران چونکہ انتہائی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لئے اس کے ساتھی بھی مطمئن نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کی آنکھوں پر نیلے رنگ کا چشمہ تھا اندر داخل ہوا۔

"میرا نام ٹساکی ہے اور میں اس اشیشن کا منتظم اعلیٰ ہوں"۔ اندر آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جواب میں عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا کوڈ ناموں میں تعارف کرایا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر ڈلیم آپ کا کام نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں اعلیٰ کمان کی طرف سے حکم آیا ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے اس لئے آپ اپنے ہاتھ بلند کر لیں۔ اگر کسی نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو اسے گولی مار دی جائے گی"...... ٹساکی نے یکلخت اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ارد گرد کھڑے ہوئے افراد نے اپنی گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔

"ہم کوئی احتجاج نہیں کریں گے مسٹر ٹساکی۔ آپ بے فکر رہیں۔ لیکن آپ ایک کام کریں۔ ہمیں گرفتار کرنے کے بعد علیحدہ کمرے میں ہم سے کچھ دیر ملاقات کر لیں۔ اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے"۔ عمران

نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی پہلے گرفتاری"...... ٹساکی نے کہا۔

"او۔کے جیسے آپ کی مرضی میں اپنے بازو عقب میں کر رہا ہوں۔ آپ ہتھکڑی لگا لیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بازو خود ہی عقب میں کر لئے۔چند لمحوں بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی کلائی میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی۔چونکہ عمران نے خود اپنی گرفتاری دے دی تھی۔اس لئے عمران کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے سارے ساتھیوں کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑیاں لگا دی گئی تھیں۔اب ٹساکی کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔

"اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ٹساکی۔اب تو آپ کو کوئی خوف نہیں رہا۔اب صرف چند منٹ مجھے علیحدگی میں دے دو پھر جس طرح آپ کا جی چاہے کرتے رہیں میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔میں نے کہہ دیا ہے کہ اب وہ پہلی بات ممکن ہی نہیں رہی"...... ٹساکی نے کہا۔

"میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"او۔کے"...... ٹساکی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"انہیں بڑے کمرے میں لے چلو"...... ٹساکی نے کہا اور تیزی سے

مڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کمرے سے ایک اور کمرے میں لے جایا گیا جو پہلے کمرے کی نسبت خاصا بڑا تھا۔اس میں ایک میز اور اس کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔شاید یہ میٹنگ روم تھا۔عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔جب کہ ہمراہ آنے والے مسلح افراد پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔چند لمحوں بعد ٹساکی اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اور دبلا پتلا نوجوان بھی تھا۔

"تم لوگ باہر جاؤ"...... ٹساکی نے مسلح افراد سے کہا اور وہ سارے خاموشی سے باہر نکل گئے۔

"یہ سارجنٹ ہے۔میں نے اسے اس لئے یہاں بلایا ہے تاکہ تم نے جو کچھ کہنا ہے اس کے سامنے کہو"...... ٹساکی نے عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔سارجنٹ کی نظروں میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ مسٹر اے ہیں آپ کو خود خیال رکھنا چاہئے تھا"...... سارجنٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ سارجنٹ اس بات پر حیران ہو رہا ہے کہ جب اس نے عمران کو گرفتاری کے متعلق بتا دیا تھا۔تو پھر عمران یہاں کیوں آیا ہے۔

"مسٹر ٹساکی آپ نے ہمیں گرفتار کر لیا۔آپ کو بھی حکم اعلیٰ حکام نے دیا تھا۔آپ نے حکم کی تعمیل کر دی۔اب آپ نے ہمیں اس

حالت میں اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے۔ پہنچا دینا۔ لیکن اگر ہم یہاں سے جانے سے پہلے آپ کے ٹرانسمیٹر پر ایک کال کر لیں تو کسی کو اس کا پتہ نہ چلے گا اور آپ کو پہلے سے دوگنا معاوضہ بھی مل جائے گا"۔ عمران نے کہا تو ٹساکی کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی تھی شاید یہ دوگنے معاوضے کی وجہ سے تھی یا اس بات پر کہ وہ دونوں طرف سے سرخرو ہو سکتا ہے۔

"آپ کیسے اور کس قسم کی کال کرنا چاہتے ہیں"...... ٹساکی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ کو اعلیٰ حکام نے ہمارے متعلق کیا بتایا ہے"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ ملک دشمن ایجنٹ ہیں"...... ٹساکی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ملک دشمن ایجنٹ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر سے کالیں نہیں کرتے رہتے۔ بہرحال آپ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر ساری بات خود بخود سامنے آ جائے گی۔ بحر الکاہل میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے ارساگان وہاں میرا ایک سائنس دان دوست رہتا ہے۔ جو حکومت ایکریمیا کی طرف سے خفیہ طور پر ایک انتہائی خفیہ ہتھیار کی تیاری میں مصروف ہے۔ یہ لیبارٹری اس قدر جدید ہے کہ اس میں انتہائی طاقتور ماسٹر کمپیوٹر نصب ہے۔ اسے خفیہ رکھنے کے لئے ایسا سسٹم رکھا گیا ہے کہ اس ماسٹر کمپیوٹر سے عام طاقت کا ٹرانسمیٹر رابطہ نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے اس

سائنس دان دوست کو اس ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے حکومت ایکریمیا کے انتہائی خفیہ کوڈز میں ضروری پیغام دینا ہے اور بس"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر سارجنٹ تمہاری گارنٹی دے دے کہ معاوضہ دوگنا ہو گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کال کرنے سے کیا فرق پڑ جائے گا کالیں تو ہر لمحہ یہاں سے ہوتی ہی رہتی ہیں"...... ٹساکی نے آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں گارنٹی دیتا ہوں جناب۔ آپ فکر نہ کریں اور کال بھی میں اپنی نگرانی میں ہی کراؤں گا"...... سارجنٹ نے فوراً ہی کہا۔

"او۔ کے انہیں لے جاؤ۔ مسلح افراد بھی وہیں ٹرانسمیٹر روم میں ہی رہیں گے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا اور مسٹر ولیم تم نے لمبی کال نہیں کرنی۔ میں نے تمہیں فوراً واپس بھیجنا ہے"...... ٹساکی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کریں مسٹر ٹساکی میں ایک ذمہ دار آدمی ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان سب کو ٹرانسمیٹر آپریشن روم کی طرف لے جایا جانے لگا۔

"میں نے تمہیں کال بھی کی تھی لیکن تم پھر بھی آگئے"۔ سارجنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کال بے حد ضروری تھی مسٹر سارجنٹ۔ باقی باتیں بعد میں ہوتی

رہیں گی اور معاوضے کی فکر مت کرو۔ تساکی کو دوگنا معاوضہ ملے گا تو تمہیں چار گنا۔ تم بے شک سمتھ کو فون کر کے میری بات کرا دینا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے سمتھ نے کہہ دیا تھا کہ جو کچھ آپ کہیں اسے پورا کیا جائے گا اور مجھے سمتھ پر مکمل اعتماد ہے۔ اسی لئے میں نے گارنٹی دے دی تھی لیکن کیا واقعی یہ کال اس قدر ضروری تھی جس کے لئے آپ نے اتنا رسک بھی لیا ہے اور اتنا معاوضہ بھی ادا کر رہے ہیں"...... سارجنٹ نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ اسی لمحے وہ ٹرانسمیٹر آپریشن روم جو خاصا بڑا اور جدید مشینری پر مشتمل تھا میں داخل ہوئے مسلح افراد اندر پہنچ کر سائیڈوں میں اسلحہ لے کر کھڑے ہو گئے۔

"فریکونسی بتاؤ میں کال کرا دیتا ہوں"...... سارجنٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں خود کال کروں گا۔ یہ خصوصی قسم کی کال ہے۔ تم میری ہتھکڑی صرف چند منٹ کے لئے کھلوا دو"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم آپریٹ کر لو گے"...... سارجنٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ایکس ایم ٹی اے ٹرانسمیٹر ہے مسٹر سارجنٹ۔ میں نے تو ففٹی ون ایکس ای ایکس کے ٹرانسمیٹر آپریٹ کیے ہوئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سارجنٹ کی آنکھیں حیرت سے

پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت ہے"...... سارجنٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس کے کہنے پر ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر عمران کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔

"شکریہ فکر مت کرو میں کوئی ایسی حرکت نہ کروں گا جس سے تم پر کوئی حرف آئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ آپریشنل سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران کے ساتھی ایک طرف خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ البتہ ان کی آنکھوں میں مسرت کی چمک تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کا مشن مکمل طور پر کامیاب ہونے کے قریب ہے۔

"ہیلو ہیلو آر۔ ایس۔ ای۔ ایس۔ وی۔ او۔ ٹو ون کالنگ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کال دینا شروع کر دی۔

"ٹرپل تھری۔ ایکس ای ون۔ ایم۔ سی اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک جالی سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور عمران کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"بلیک ٹی تھری ون کوڈ دوہراؤ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بلیک ٹی تھری ون کوڈ۔ لائٹ سٹار ڈارک سکائی اوور"۔ وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"بلیک ٹی ٹو ون کوڈ دوہراؤ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بلیک ٹی ٹو ون کوڈ۔ کارٹون ہیری ورلڈ اوور"...... مشینی آواز نے جواب دیا۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ دوہراؤ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ لافٹ ٹاسک اوور"...... مشینی آواز سنائی دی۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ انڈر لائن میموری تھری فیس چینج کر دو اور نیا کوڈ دوہراؤ اوور"...... عمران نے کہا۔

"بلیک ٹی ون ون کوڈ۔ انڈر لائن میموری تھری فیس چینج کوڈ۔ لائٹ ہاؤس اوور"...... مشینی آواز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔

"بلیک ٹی ون ون چینجڈ کوڈ لائٹ ہاؤس ہدایت نوٹ کرو اوور"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب سے چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زیرو لائن فل چارج اوور"۔ عمران نے کہا۔

"چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زیرو لائن فل چارج۔ او کے اوور"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور سٹول سے اٹھ کھڑا

"اب تم دوبارہ ہتھکڑی لگا سکتے ہو۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارجنٹ کے اشارے پر اسی مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر عمران کے بازو عقب میں کر کے ہتھکڑی لگا دی۔

"یہ کیسی کال تھی۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا"...... سارجنٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"خفیہ کالیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ سارجنٹ تم نے مکمل تعاون کیا ہے۔ سمتھ سے میں تمہاری تعریف کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم چاہو تو ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ میں اسے یہاں سے کال کر دیتا ہوں وہ وہاں تمہاری حتی الامکان مدد کرے گا"...... سارجنٹ نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تمہارے اعلیٰ حکام خود ہی ہمیں رہا کر دیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سارجنٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انہیں لے کر ٹرانسمیٹر ہاؤس سے باہر آ گیا۔ مسلح افراد بھی ان کے ساتھ ہی باہر آ گئے۔ برآمدے میں انہیں روک کر سارجنٹ ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ شاید ٹسا کی کو اطلاع کرنے گیا تھا۔

"کام ہو گیا عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں چار گھنٹوں بعد بلیک تھنڈر کی یہ عظیم الشان اور ناقابل

تسخیر لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی"....... عمران نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں بعد ہی ٹساکی سارجنٹ کے ساتھ ایک کمرے سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گیا۔

"تم نے کال کر لی مسٹر ولیم"....... ٹساکی نے قریب آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اور اس کال کی وجہ سے شکریہ۔ فکر مت کرو تمہارا دوگنا معاوضہ تمہیں مل جائے گا"....... عمران نے جواب دیا۔

"سنو میں اعلیٰ حکام کی وجہ سے مجبور ہوں۔ ورنہ میں تمہیں رہا بھی کر دیتا"....... ٹساکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا کام کرو مسٹر ٹساکی۔ باقی کام ہم پر چھوڑ دو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے"....... ٹساکی نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اسی کمرے میں چلا گیا جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا۔ سارجنٹ بھی اس کے پیچھے اندر چلا گیا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ دونوں باہر آگئے۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر کال کر دی ہے کہ میں نے تمہیں گرفتار کر لیا ہے اور تمہیں ہیڈ کوارٹر بھجوا رہا ہوں"....... ٹساکی نے عمران سے کہا اور تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی ہی جیپ

میں بٹھا دیا گیا۔ البتہ اس بار جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر اسٹیشن کا ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران ڈرائیور کی بالکل عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی۔ ان سب کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جیپ چلتے ہی عمران نے کلپ ہتھکڑی کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ یہ ہتھکڑی سنگل لاک ہتھکڑی ہے۔ جس کے درمیانی حصے پر موجود بٹن سے اسے کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ عمران نے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دوسرے ہاتھ کی کلائی پر بندھی ہوئی ہتھکڑی کو ممکن حد تک کھسکا کر بازو کی طرف کیا تو اس کی اس ہاتھ کی ایک انگلی آسانی سے اس بٹن تک پہنچ گئی اور دوسرے لمحے ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی دونوں کلائیاں ہتھکڑی سے آزاد ہو چکی تھیں۔ جیپ اس وقت موڑ مڑ چکی تھی اور اب فرسٹ چیک پوسٹ سے جیپ کو چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔

"تمہارا کیا نام ہے جناب ڈرائیور صاحب"....... عمران نے اچانک ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جانسن"....... ڈرائیور نے مڑے بغیر جواب دیا۔

"تو مسٹر جانسن ذرا جیپ روکنا۔ کیونکہ یہاں ایک خاتون موجود ہے۔ اس لئے میں وضاحت نہیں کر سکتا کہ میں جیپ سے اتر کر کیا کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھے خاصے سمجھدار لگ رہے ہو"....... عمران

نے کہا۔

"اوہ۔اوہ اچھا۔میں روکتا ہوں"۔جانسن نے یکلخت ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے اسے روک دیا اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کلپ ہتھکڑی کا ایک حصہ پوری قوت سے ڈرائیور کی کھوپڑی پر پڑا تو جیپ ڈرائیور کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھی۔وہ ضرب لگنے سے چیختا ہوا سٹیئرنگ پر گرا اور پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو رہا تھا کہ عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور ڈرائیور بے حس و حرکت ہو گیا۔عمران نے سب سے پہلے ہاتھ بڑھا کر جولیا کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔اس کے بعد اس نے مڑ کر ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی ہتھکڑی کھول دی۔

"بے چارہ ضرورت سے زیادہ ہی سمجھدار تھا۔نجانے میری بات کا کیا مطلب سمجھ بیٹھا تھا۔بہرحال اب میں اس سمجھدار صاحب کو فصل میں آرام کرنے کے لئے لٹا آؤں۔اس دوران تم باقی ساتھیوں کو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور کرا دو"۔عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا اور پھر اچھل کر وہ جیپ سے نیچے اتر آیا۔اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور اسے کاندھے پر لاد کر وہ قریب ہی کھیتوں میں گھستا چلا گیا۔اس نے کافی اندر جا کر اسے زمین پر لٹایا اور پھر اس کی نبض چیک کی۔ نبض سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دو گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی ہوش نہیں آ سکتا تو عمران نے اس کی تلاشی لی اور اس کی جیب میں

موجود ریوالور نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں واپس مڑا اور فصل سے نکل کر جیپ کی طرف بڑھ گیا۔اس کے سارے ساتھی آزاد ہو چکے تھے۔

"مجھے یقین ہے کہ بوبی اور اس کے آدمی ہمارے انتظار میں موجود ہوں گے۔کیونکہ اعلیٰ حکام کو ہمارے متعلق کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔لامحالہ بلیک تھنڈر کو ہماری ادھر جانے کی اطلاع ملی ہو گی لیکن ایک تو وہ سرکاری اسٹیشن ہے۔دوسرا بلیک تھنڈر کو بہرحال یہ معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ ہمارا وہاں جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔اسی لئے انہوں نے ہمیں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوانے کے احکامات صادر کر دیئے۔لیکن یقیناً وہ راستے میں ہی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے"...... عمران نے جیپ سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جہاں سے یہ سڑک مین روڈ سے علیحدہ ہوتی ہے۔میرا آئیڈیا ہے کہ وہاں پکٹنگ کی گئی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا اندازہ درست ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم اس پوائنٹ سے پہلے ہی گھوم جائیں گے۔میں نے آتے ہوئے ایک بائی روڈ دائیں ہاتھ پر جاتی ہوئی دیکھی تھی"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ اسی بائی روڈ پر موڑ دی۔بائی روڈ کچی تھی۔جیپ تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔کافی آگے جانے کے بعد بائی

روڈ درختوں کے درمیان گھرے ہوئے ایک زرعی فارم تک پہنچ کر
ختم ہو گئی۔ زرعی فارم میں ایک لینڈ کروز جیپ کھڑی نظر آ رہی تھی
لیکن آدمی کوئی نہ تھا۔ عمران نے جیپ گیٹ کے قریب روک دی۔
"ہوشیار رہنا نجانے کیسے حالات سے واسطہ پڑ جائے"....... عمران
نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک
نوجوان مقامی لڑکی فارم کے برآمدے میں سے باہر آتی دکھائی دی۔
اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے عمران اور
اس کے ساتھیوں کو جیپ سے اترتے دیکھتی ہوئی پھاٹک کی طرف آ
رہی تھی۔
"آپ کون ہیں"...... اس لڑکی نے پھاٹک کے قریب آ کر حیرت
بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہمارا تعلق سیکورٹی سے ہے۔ ہم اس فارم کی چیکنگ کرنا چاہتے
ہیں۔ کیونکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اس علاقے میں کچھ جرائم پیشہ افراد
کو دیکھا گیا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"جرائم پیشہ افراد اور یہاں۔ اوہ نہیں جناب یہاں تو صرف میرے
ڈیڈی اور میں ہوں"....... لڑکی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"کون ہے مارگریٹ۔ کس سے باتیں کر رہی ہو"...... اسی لمحے
برآمدے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی نے نمودار ہوتے ہوئے پوچھا۔
"ڈیڈی یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا تعلق سیکورٹی سے ہے اور یہ فارم
چیک کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہاں جرائم پیشہ افراد کو دیکھا گیا ہے"۔

لڑکی نے مڑ کر اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یہاں فارم میں۔ اوہ نو۔ یہاں تو ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی
نہیں ہے"....... ادھیڑ عمر نے پھاٹک کی طرف آتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے لیکن ہم سرکاری طور پر چیکنگ کرنے پر مجبور ہیں
مسٹر"....... عمران نے کہا۔
"بیگرڈ۔ میرا نام بیگرڈ ہے اور ان زمینوں کا میں مالک ہوں"۔
ادھیڑ عمر نے قریب آ کر کہا۔
"مسٹر بیگرڈ۔ آپ معزز آدمی ہیں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ ہم
سے تعاون کریں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"پھاٹک کھول دو مارگریٹ انہیں چیک کرنے دو۔ جب یہاں
کوئی ہے ہی نہیں تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے"......... بیگرڈ
نے کہا تو مارگریٹ نے پھاٹک کھول دیا۔
"شکریہ"....... عمران نے کہا اور پھاٹک کراس کر کے اندر آ گیا۔
اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے۔
"آپ بھی ساتھ آیئے۔ تاکہ آپ کی موجودگی میں چیکنگ ہو
سکے"........ عمران نے کہا اور پھر وہ سب اکٹھے ہی اندرونی کمرے میں
پہنچ گئے۔ عمران کا ہاتھ جیب میں موجود اس ریوالور کے دستے پر جما ہوا
تھا جو اس نے ڈرائیور کی جیب سے نکالا تھا۔
"اب آپ دونوں ہاتھ اٹھا دیجئے"........ عمران نے یکلخت جیب سے
ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ مارگریٹ بے اختیار چیخ مار کر اپنے ڈیڈی کے

سینے سے جا لگی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"لک لک کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ کیا ڈاکو ہو۔ مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے اجناس اور بیجوں کی بوریوں کے علاوہ"......... بیگرڈ نے بھی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہم ڈاکو نہیں ہیں اور نہ ہی ہم آپ کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ دونوں اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ نے ہم سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ لیکن اگر آپ نے تعاون سے انکار کیا تو پھر آپ دونوں کے جسم گولیوں سے چھلنی بھی کیے جاسکتے ہیں"....... عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"لک لک کس قسم کا تعاون"......... بیگرڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو پہلے"....... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اچھا اچھا۔ تم ہمیں کچھ نہ کہو تم جو تعاون چاہتے ہو ہم کرنے کے لئے تیار ہیں"...... بیگرڈ نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی ساتھ ساتھ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مارگریٹ کا رنگ خوف کی شدت سے زرد ہو رہا تھا۔ ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی عمران کے ساتھی تیزی سے ان کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

"گھبرائیں نہیں۔ ایسا کرنا ہماری مجبوری تھی۔ کیونکہ ویسے آپ لوگوں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دینا تھا۔ ہمارا تعلق حکومت

ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ ہم سرکاری آدمی ہیں۔ ڈاکو نہیں ہیں"....... عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سرکاری آدمی مگر۔ مگر۔ یہ"......... بیگرڈ نے کچھ نہ سمجھنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہم ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے آرہے ہیں۔ ہم کنساٹا جانا ہے۔ لیکن ہمیں راستے میں ہی خفیہ اطلاع ملی ہے کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے افراد نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے راستے میں پکٹنگ کر رکھی ہے۔ اس لئے ہم ادھر آگئے ہیں۔ آپ نے ہم سے صرف اتنا تعاون کرنا ہے کہ ہمیں اسٹیشن سے مین روڈ کی طرف جانے والی سڑک کے علاوہ کسی اور سڑک سے کنساٹا پہنچانا ہے اور بس"۔ عمران نے کہا تو بیگرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ ایسا تو ہو جائے گا۔ ویسے بھی سرکاری افراد سے تعاون ہمارا فرض ہے"........ بیگرڈ نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوکے اگر ایسا ہے تو پھر اسلحہ کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"آپ فکر نہ کریں میں یہاں کا رہنے والا ہوں۔ میں آپ کو ایسے راستے سے کنساٹا لے جاؤں گا کہ کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا"۔ بیگرڈ نے کہا۔

"مائیکل جیپ میں موجود ماسک میک اپ باکس لے آؤ"۔ عمران نے کرسیوں کے عقب میں کھڑے خاور سے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے کنساٹا کہاں جانا ہے"...... بیگرڈ نے پوچھا۔

"مارو کی ہوٹل کے قریب"...... بیگرڈ نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچا دوں گا۔ آپ فکر مت کریں"...... بیگرڈ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان سب نے ماسک میک اپ سے اپنے چہرے مکمل طور پر تبدیل کر لئے تو بیگرڈ اور مارگریٹ دونوں کے چہروں پر ایسی حیرت نظر آنے لگی جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر ہی یقین نہ آرہا ہو۔

"آپ۔ آپ تو جادوگر ہیں"...... مارگریٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جادو جان بچانے کے کام آتا ہے مس مارگریٹ۔ اس لئے ہمیں باقاعدہ اس کی تربیت دی جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب بیگرڈ اور مارگریٹ کی بڑی سی لینڈ کروزر میں سوار اس فارم سے نکلے اور دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیگرڈ تھا۔ جب کہ اس کی بیٹی مارگریٹ اور جولیا دونوں سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹوں پر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا اور جیپ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اب مطمئن تھا کہ اگر راستے میں بوبی گروپ کے آدمی

موجود بھی ہوں گے تو جیپ اور چہروں کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے وہ انہیں مارک نہ کر سکیں گے اس طرح وہ اطمینان سے کنساٹا پہنچ جائیں گے۔

بوبی اسپیشل پوائنٹ میں اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی ۔ اس کے چہرے پر شدید ترین اضطراب کی جھلکیاں نمایاں تھیں ۔ گو اس نے پہلے مارٹن کو کہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہونے والے اس ریڈ میں خود بھی شرکت کرے گی لیکن جب مارٹن اسے لینے کے لئے اسپیشل پوائنٹ پر پہنچا تو بوبی نے اچانک ارادہ بدل دیا اور مارٹن کو کہا کہ وہ خود جا کر ان کا خاتمہ کرے اور اسے رپورٹ دے اور وہ خود واپس دفتر میں آ گئی اور تب سے وہ مارٹن کی طرف سے آنے والی ٹرانسمیٹر کال کے انتظار میں تھی ۔ اس نے اپنا فیصلہ اس لئے بدل دیا تھا کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اپنی آنکھوں سے عمران کو مرتے ہوئے دیکھے ۔ نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل باوجود اس کی خواہش کے بھی چاہ رہا تھا کہ عمران بچ کر کنسانا سے نکل جائے ۔ مارٹن کو واپس گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے اور ابھی

تک اس کی کال نہ آئی تھی ۔ اس لئے وہ بے چین اور اضطراب کے ہاتھوں مجبور ہو کر دفتر میں ٹہل رہی تھی کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑی ۔

"فون ۔ فون کس کا آ سکتا ہے"....... بوبی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا ۔

"یس بوبی بول رہی ہوں"....... بوبی کے لہجے میں حیرت موجود تھی ۔

"روڈی بول رہی ہوں مس مین آفس سے"....... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری روڈی کی آواز سنائی دی ۔

"کیا بات ہے ۔ کیوں فون کیا ہے"....... بوبی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"ماروکی ہوٹل کے مینجر کی کال آئی ہے مس ۔ اس کا کہنا ہے کہ کوئی پرنس آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو ہر ممکن اڈے پر ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اب یہاں ڈائل کیا تو آپ سے بات ہو گئی"....... دوسری طرف سے روڈی کی معذرت خواہانہ آواز سنائی دی ۔

"پرنس ۔ یہ کون ہے ۔ بہرحال بات کراؤ"........... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"یس مس"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس بول رہا ہوں مس بوبی"........ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بولنے والا مسکرا کر بات کر رہا ہو۔

"کون پرنس"........ بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ یہ آواز ہی نہ پہچانتی تھی۔

"پرنس چارمنگ علی عمران"........ اس بار دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"عمران۔ تم۔ عمران"........ بوبی کے منہ سے حیرت کی شدت سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے مس بوبی کہ تمہارے آدمی ایئر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جانے والی سڑک پر میری واپسی کا انتظار کر رہے ہیں اور شاید تم ان کی طرف سے میری موت کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہو گی۔ میں نے سوچا کہ ان ڈائریکٹ رپورٹ کی بجائے میں خود کیوں نہ براہ راست تمہیں رپورٹ دے دوں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ماردی ہوٹل سے بول رہے ہو"........ بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسے مارٹن پر بے طرح غصہ آ رہا تھا۔

"ارے نہیں میں نے تو صرف ماردی ہوٹل کے منیجر کے لہجے کی نقل کی تھی تاکہ تمہاری سیکرٹری تم سے میرا رابطہ کرانے پر مجبور ہو

جائے۔ میں اس وقت کنساٹا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہا ہوں"۔ عمران کی آواز سنائی دی۔

"کنساٹا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"........ بوبی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب سے چارٹرڈ سروس کا رواج ہوا ہے اور جیٹ ہوائی جہاز چارٹرڈ ہونے لگ گئے ہیں۔ اب ہزاروں میل کے فاصلے کی کیا حیثیت رہ گئی ہے مس بوبی۔ بہرحال میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ ایرک فیلڈ والی لیبارٹری جلد ہی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔ اگر تم یا تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا چیف جیکسن اس کی تباہی کو روک سکتا ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"........ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یا تمہیں اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں۔ لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ لیکن تم ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے چارٹرڈ ایئر پورٹ تک کیسے پہنچ گئے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ اس اکلوتی سڑک کے بغیر اور وہاں واقعی میرے آدمی تمہارے انتظار میں موجود تھے اور اسٹیشن والوں نے اطلاع بھی کر دی تھی کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اور واپس بھیجا جا رہا ہے"۔ بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان کی اطلاع درست تھی۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم لوگ یہاں کے رہنے والے ہو۔ اس کے باوجود تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اس

پختہ سڑک کے علاوہ وہاں سے کنساٹا پہنچنے کے کئی کچے راستے بھی موجود ہیں۔ اب ہم اتنے بھی نازک نہیں ہیں کہ کچے راستوں کی وجہ سے معمولی سے ہچکولے بھی برداشت نہ کر سکیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو تم اس طرح مارٹن اور اس کے گروپ کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہو"...... بوبی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم گولڈن ایجنٹ ہو۔ تمہیں اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے۔ یہ تو معمولی باتیں ہوتی ہیں ہم لوگوں کے لئے۔ میں چاہتا تو تمہارا یہ سارا گروپ بھی وہیں ختم ہو سکتا تھا۔ لیکن میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ میں تمہارے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہ کروں گا کیونکہ تم صاف اور سچی فطرت کی مالک ہو اور سچ مجھے بے حد پسند ہے"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہاں سے نکل گئے ہو گے لیکن بہرحال لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ یہ میرا دعویٰ ہے"...... بوبی نے کہا۔

"جب تمہیں لیبارٹری تباہ ہونے کی رپورٹ ملے تو پھر اپنے اس دعویٰ پر غور کر لینا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لے کر خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ لیکن تمہارے یہ جیکسن صاحب کو شاید اپنے سیکشن پر ضرورت سے زیادہ خوش فہمی ہے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ اس جیکسن صاحب کو میری طرف سے کہہ دینا کہ میں نے

معلوم کر لیا ہے۔ اس کا یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر بحر الکاہل میں واقع جزیرے لاکاش میں واقع ہے۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے اور اب اگر بلیک تھنڈر یا اس کا کوئی ایجنٹ ہمارے پیچھے آیا تو پھر یہ سالم جزیرہ ہی صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بوبی چند لمحوں تک بت بنی خاموش بیٹھی رہی۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور ساتھ ہی میز پر موجود فل فریکونسی کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور"...... بوبی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس مس مارٹن بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیا کر رہے ہو تم وہاں اوور"...... بوبی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہا ہوں مس۔ میں نے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کے انچارج کو موبائیل فون سے کال کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہی کی جیپ میں واپس بھجوا دیا ہے۔ وہ اب پہنچنے ہی والے ہوں گے اوور"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"کس وقت کال کی تھی تم نے اوور"...... بوبی نے ہونٹ چباتے وئے کہا۔

"نصف گھنٹہ ہوا ہے مس اوور"........ مارٹن نے جواب دیا۔

"اسٹیشن والوں نے کیا بتایا تھا کس وقت بھیجا تھا انہوں نے عمران کو اوور"........ بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو میں نے نہیں پوچھا۔ بہرحال دس بارہ منٹ ہی ہوئے ہوں گے۔ کیوں مس۔ آپ کیوں یہ بات پوچھ رہی ہیں اوور"....... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق آدمی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی کچے راستے سے کنساٹا پہنچ بھی گیا ہے اور یہاں سے جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر کنساٹا سے بھی باہر جا چکا ہے۔ اس کا ابھی فون آیا تھا اور تم وہاں احمقوں کی طرح کھڑے اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہو اوور"........ بوبی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے مس اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فون کر کے ہمیں یہاں سے ہٹانا چاہتا ہو اوور"....... مارٹن نے جواب دیا۔

"جب وہ گرفتار ہے اور جیپ میں واپس آ رہا ہے تو وہ کہاں سے فون کر لے گا۔ ٹرانسمیٹر اسٹیشن تک تو بقول تمہارے اور کوئی عمارت ہی نہیں ہے اوور"........ بوبی نے کہا۔

"مس ہو سکتا ہے کوئی زرعی فارم وغیرہ ہو۔ عمران نے ہتھکڑیوں سے آزادی حاصل کر لی ہو اور اب اس نے یہ چکر چلایا ہو اوور"۔ مارٹن نے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے تم اپنے ساتھیوں کو وہیں روکو اور خود چند ساتھیوں کے ساتھ اسٹیشن تک اور اردگرد کے علاقے کی چیکنگ کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو اوور اینڈ آل"........ بوبی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اتنی جلدی عمران ہزاروں میل دور نہیں جا سکتا۔ لامحالہ وہ کوئی گیم کھیل رہا ہے۔ ہو سکتا ہے مارٹن کی بات درست ہو"...... بوبی نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ ذہنی طور پر شدید شش و پنج کا شکار ہو گئی ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مارٹن کالنگ اوور"........ مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"یس بوبی بول رہی ہوں کیا رپورٹ ہے اوور"....... بوبی نے پوچھا۔

"مس عمران اور اس کے ساتھی واقعی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے پہلے اسٹیشن تک روڈ کی چیکنگ کی پھر دونوں سائیڈوں پر چیکنگ کی تو ایک سائیڈ پر سڑک سے کافی ہٹ کر ایک زرعی فارم مل گیا۔ وہاں وہ جیپ موجود تھی جس کے نمبروں سے عمران کو ٹریس کیا گیا تھا۔ فارم خالی تھا۔ لیکن وہاں سے ایک اور بڑی جیپ کے ٹائروں کے نشانات ملے ہیں۔ میں نے ان نشانات کو چیک کیا تو وہ ایک نامعلوم کچے راستے سے ہوتے ہوئے کنساٹا شہر میں

داخل ہو گئے۔ چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کو واپس بلالیا ہے اور آپ کو کال کر رہا ہوں اوور"........ مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال درست تھی۔ ٹھیک ہے اب میں معلوم کرتی ہوں کہ کیا عمران نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کرایا ہے اور اگر کرایا ہے تو کہاں کے لئے اوور اینڈ آل"........ بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیمز بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد جیمز کی آواز سنائی دی۔

"جیمز تمہارے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر رہے تھے۔ کیا وہ چارٹرڈ ایئرپورٹ پر بھی تعینات تھے"........ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس۔ لیکن جب وہ ٹریس ہو گئے کہ وہ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں اور آپ نے سیکشن گروپ کو ان کی ہلاکت پر تعینات کر دیا تو پھر اس چیکنگ کی ضرورت نہ تھی اس لئے میں نے سب کو واپس بلالیا تھا"........ جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مارٹن اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دے کر نکل گیا ہے۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ وہ جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر کنساٹا سے ہزاروں میل دور پہنچ چکا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین نہیں آ رہا۔ تم ایسا کرو فوری طور پر چارٹرڈ کمپنی سے معلومات حاصل کر کے مجھے سپیشل پوائنٹ پر فون کرو کہ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں

نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کرایا ہے یا نہیں اور اگر کرایا ہے تو کہاں کے لئے اور کیا وہ جہاز اپنی منزل پر پہنچ چکا ہے یا ابھی راستے میں ہی ہے"۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس میں ابھی معلوم کر کے فون کرتا ہوں"........ دوسری طرف سے جیمز نے کہا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بوبی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوبی اٹنڈنگ"........ بوبی نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں مس۔ آج کوئی جیٹ جہاز تو کیا عام جہاز بھی چارٹرڈ نہیں ہوا کیونکہ کمپنی کے ملازمین ہڑتال پر ہیں"........ دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال غلط تھی۔ اس نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ لازماً یہاں کنساٹا میں ہی موجود ہو گا۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو دوبارہ الرٹ کر دو اور تمام ہوٹلوں کو بھی چیک کراؤ اور باہر جانے والے راستوں کی بھی نگرانی کراؤ اور ہاں سنو مارٹن کو کال کر کے اس سے تفصیلات حاصل کر لو کہ عمران ایئر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے واپسی پر کس زرعی فارم سے جیپ لے کر کنساٹا میں داخل ہوا ہے۔ اس فارم کی تفصیلات حاصل کر کے کام آگے بڑھاؤ۔ وہ جیپ جس کا پہلے تم نے پتہ چلایا تھا وہ جیپ اس نے اسی فارم میں چھوڑ دی ہے"........ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"زرعی فارم اس طرف ایک ہی زرعی فارم ہے مس اور وہ بیگرڈ کا

ہے ۔ اسی بیگرڈ کا جس کا کنساٹا میں بار ہے ۔ بیگرڈ بار اس کے علاوہ ادھر اور کسی کا زرعی فارم نہیں ہے ۔ اس بیگرڈ کے پاس ایک بڑی لینڈ کروزر جیپ بھی ہے "...... جیمز نے جواب دیا ۔

" تم فوراً اس بیگرڈ کو کور کرو ۔ اس سے تمہیں معلومات مل جائیں گی "۔ بوبی نے کہا ۔

" یس مس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا ۔

" تم اتنی آسانی سے بچ کر نہ جا سکو گے عمران "...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ لیکن دوسرے لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو وہ بری طرح چونک پڑی ۔ وہ جلدی سے کرسی سے اٹھی اور اس نے عقبی دیوار میں نصب ایک الماری کھولی اور اس میں موجود بڑا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا ۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی آ رہی تھی ۔ یہ ٹرانسمیٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کال کے لئے مخصوص تھا اس لئے بوبی سمجھ رہی تھی کہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو رہی ہے ۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور پھر کوڈ ورڈز دوہرانے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی ۔

" جیکسن بول رہا ہوں اوور "...... جیکسن کے لہجے میں اشتیاق تھا ۔

" یس بوبی اٹنڈنگ یو اوور "...... بوبی نے جواب دیا ۔

" تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی اوور "...... جیکسن نے کہا ۔

" وہ گھیرے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اوور "۔ بوبی

نے جواب دیا ۔

" گھیرے سے نکل گئے ہیں کیا مطلب ۔ کیسے ۔ تفصیل سے بتاؤ ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اوور "...... جیکسن نے تیز لہجے میں کہا ۔

" تم نے یہی اطلاع دی تھی ناں کہ ایئر فورس ٹرانسمیٹر والے انہیں گرفتار کر کے کنساٹا میں ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر بھجوائیں گے اوور "...... بوبی نے کہا ۔

" ہاں میں نے ولنگٹن میں ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کے ذریعے یہ سیٹ اپ کرایا تھا ۔ چونکہ وہ سب ایئر فورس سے متعلقہ آدمی ہیں اس لئے وہ انہیں گرفتار تو کر سکتے تھے ۔ ہلاک نہ کر سکتے تھے ۔ کیوں کیا ہوا ہے کوئی خاص بات اوور "...... جیکسن نے کہا اور جواب میں بوبی نے اپنے ایکشن گروپ کی سڑک پر ناکہ بندی ۔ پھر عمران کی فون کال آنے اور اس کے بعد مارٹن کی چیکنگ سے لے کر جیمز کو ہدایات دینے تک کی ساری تفصیل بتا دی ۔

" عمران نے کیا حتمی طور پر کہا تھا کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی اوور "۔ جیکسن کے لہجے میں شدید اضطراب نمایاں تھے ۔

" ہاں کہا تو اس نے ایسا ہی تھا ۔ لیکن ایسا ہو نہیں سکتا اور ہاں اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہیں بتا دوں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی اس نے ٹریس کر لیا ہے ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر بحر الکاہل میں واقع ایک جزیرے لاکاش میں ہے اور اس نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اب اگر بلیک تھنڈر کا کوئی ایجنٹ اس کے پیچھے آیا تو وہ اس جزیرے کو بھی صفحہ ہستی

سے مٹا دے گا۔ کیا واقعی تمہارا ہیڈ کوارٹر اسی جزیرے میں ہے
اوور"...... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں بوبی۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نہ کسی جزیرے میں ہے اور نہ عمران اسے ٹریس کر سکتا ہے اگر سیکشن ہیڈ کوارٹر اس طرح ٹریس ہو سکتے تو پھر اب تک سارے ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر ختم کر دیئے جاتے۔ لیکن لیبارٹری والی بات البتہ میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے۔ آخر وہ بار بار اس بات پر کیوں زور دے رہا ہے اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"خالی دھمکی ہے اور کیا۔ ورنہ اب تم تو خود سمجھ سکتے ہو کہ لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ کیا عمران کوئی جادوگر ہے کہ دور بیٹھے جادو کے زور سے لیبارٹری تباہ کر دے گا اوور"...... بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے بوبی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ وہ ایئر فورس کے اس ٹرانسمیٹر ہاؤس کی طرف کیوں گیا تھا۔ اس کا کیا مقصد تھا اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"مقصد کیا ہو گا۔ کسی دور دراز علاقے میں اس نے کال کرنی ہو گی اور کیا مقصد ہو سکتا ہے اوور"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا

"نہیں صرف کال کرنے کے لئے وہ وہاں نہیں جا سکتا۔ کال تو وہ کنساٹا شہر سے کوئی لانگ رینج ٹرانسمیٹر خرید کر بھی کر سکتا تھا۔ ایکریمیا میں ایسے ٹرانسمیٹر ہر جگہ عام مل جاتے ہیں اوور"...... جیکسن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس کا کیا مقصد ہو گا۔ تمہارے ذہن میں کیا آتا ہے اوور"۔ بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری پہلی رپورٹ کے مطابق وہ لیبارٹری کے اندر گیا تھا اور اس نے وہاں ٹی ایس سر نصب کرنے کی بات کی تھی۔ گو بعد میں اس کی یہ بات جونی کی چیکنگ سے غلط ثابت ہوئی تھی لیکن بہرحال اس نے وہاں کوئی ایسا کھیل ضرور کھیلا ہے جس کی بناء پر وہ بار بار یہ دعویٰ کر رہا ہے۔ بہرحال میں جونی کو کال کر کے معلوم کرتا ہوں۔ تم اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ پہلے بھی تمہاری نرمی کی وجہ سے وہ یہ سارا کھیل کھیلنے میں کامیاب ہوا ہے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے جیکسن نے تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رابطہ آف ہو گیا۔ بوبی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوبی سپیکنگ"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں مس"...... دوسری طرف سے جیمز کی جوش بھری آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"مس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا میں نے سراغ لگا لیا ہے۔ وہ اب مارو کی ہوٹل کے منیجر رالف کی ذاتی رہائش گاہ میں موجود

ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیسے معلوم ہوا جلدی بتاؤ"...... بوبی نے چیختے ہوئے کہا۔

"مس میں نے بیگرڈ کی بیٹی مارگریٹ سے رابطہ قائم کیا وہ میری دوست ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ زرعی فارم میں موجود تھی کہ یہ لوگ جیپ میں وہاں پہنچے۔ انہوں نے وہاں اپنے آپ کو ایکریمیا کی سرکاری خفیہ ایجنسی کے آدمی ظاہر کیا اور پھر انہوں نے وہاں ماسک میک اپ کیا اور بیگرڈ اور اس کی بیٹی کے ساتھ ان کی جیپ میں سوار ہو کر کچے راستے سے کنساٹا شہر پہنچے۔ یہاں یہ لوگ ماروکی ہوٹل کے قریب اتر گئے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے ماروکی ہوٹل اور اس کے ارد گرد علاقے سے معلومات حاصل کیں تو مجھے اطلاع ملی کہ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ایک گروپ ماروکی ہوٹل کے مینجر رالف سے ملا تھا اور رالف ان کے ساتھ ہوٹل سے اپنی رہائش گاہ پر گیا ہے اور پھر اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر آدمی بھیجے اور سپر ایکس ڈکٹا فون اندر پہنچا کر معلوم کیا تو وہاں یہ لوگ موجود ہیں اور ان کے حلیے بالکل وہی ہیں جو میں نے بیگرڈ کی بیٹی مارگریٹ سے معلوم کیے تھے۔ رالف بھی وہیں ہے لیکن وہ ایک کمرے میں اپنے ملازموں کے ساتھ بے ہوش پڑا دکھائی دیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے۔ تمہارے آدمی وہاں موجود ہیں"۔ بوبی نے چیخ کر پوچھا۔

"یس مس وہ اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں"...... جیمز نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کوٹھی۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... بوبی نے پوچھا۔

"راجر کالونی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ نگرانی کرتے رہیں میں مارٹن اور اس کے گروپ کو لے کر وہاں پہنچ رہی ہوں"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کراؤ بوبی بول رہی ہوں"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی تو بوبی نے جیمز کی کال کی تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ پھر تو اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے"...... مارٹن نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں اب اندھا دھند اقدام نہیں کرنا۔ ہم نے وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے ہیں اور پھر اندر جا کر انہیں گولیوں سے اڑانا ہے۔ تم اپنے آدمی اور ضروری سامان اور اسلحہ

لے کر وہاں پہنچو۔ میں بھی سپیشل پوائنٹ سے وہاں پہنچ رہی ہوں"۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اب میں دیکھتی ہوں عمران کہ تمہیں میرے ہاتھوں سے کون بچاتا ہے"...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دفتر نما کمرے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا جب کہ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم نے خواہ مخواہ چار گھنٹوں کا وقت ماسٹر کمپیوٹر کو دے دیا۔ کیا کم وقت نہ دیا جا سکتا تھا"...... ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"اتنا وقت دینا سائنسی مجبوری تھی تنویر۔ میں نے جان بوجھ کر اتنا وقت نہیں دیا۔ میرا بس چلتا تو میں کال کے دوران ہی لیبارٹری تباہ کرا دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کیا چار گھنٹوں سے پہلے کام نہیں ہو سکتا تھا"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"ہاں ماسٹر کمپیوٹر کو جو ہدایات میں نے دی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کے لئے اس ساخت کے کمپیوٹر کو چار گھنٹے لگ جاتے ہیں"۔ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر بوبی کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... تنویر نے کہا۔

"یہ بھی ضروری تھا تنویر۔ بوبی اور اس کے آدمی ظاہر ہے اتنے گھنٹوں تک وہاں ہمارے انتظار میں تو نہ کھڑے رہے ہوں گے انہیں لامحالہ علم ہو گیا ہوگا کہ ہم انہیں ڈاج دے کر نکل گئے ہیں اور ایسی صورت میں انہوں نے ہمیں کنسانا میں تلاش کرنا تھا۔ کنسانا چھوٹا سا شہر ہے وہ جلد ہی ہمارا پتہ چلا لیتے۔ لیکن عمران صاحب کی اس کال کے بعد وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ کال کے مطابق تو ہم کنسانا میں موجود ہی نہیں ہیں تو وہ تلاش کیوں کریں گے"...... اس بار صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسی ہی بات تھی تو پھر ہمیں یہاں رکنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم یہاں سے نکل بھی تو سکتے تھے"...... تنویر نے کہا۔

"یہاں رکنا بھی ضروری تھا کیونکہ لیبارٹری کی تباہی کو کنفرم کرنا ضروری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کتنا وقت رہ گیا ہے چار گھنٹے گزرنے میں"...... تنویر نے کہا۔

"نصف گھنٹہ باقی ہے۔ لیکن تمہیں آخر اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں فارغ بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا ہوں۔ مجھ سے اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھے الوؤں کی طرح نہیں بیٹھا جا سکتا"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے

"تم پیر پر پیر رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ شیرنی کی طرح"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جب کہ تنویر کے چہرے پر بھی کھسیانی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اس بوبی کو بتایا ہے۔ یہ تم نے کہاں سے معلوم کیا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں کافی دیر سے اسی سوال کی توقع کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ صفدر یہ سوال پوچھے گا۔ لیکن شاید صفدر کا ذہن بوبی میں الجھا ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس دیا۔

"ایسی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں نے اس لئے اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے صرف ڈاج دیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے۔ آپ کو الہام تو نہیں ہو جاتا"...... صفدر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے جولیا احمق ہے جو تمہاری طرح اتنی معمولی سی بات نہیں سمجھ سکی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ بات نہیں۔ میں بھلا مس جولیا کے بارے میں ایسی بات کیسے سوچ سکتا تھا"...... صفدر نے گھبرا کر کہا۔

"تم خود ہی تو کہتے رہتے ہو کہ تم جب تک کنفرم نہ ہو جاؤ کسی سے ایسی بات نہیں کیا کرتے۔ اگر تم نے ڈاج دینے کے لئے ایسا کیا ہے تو یہ کس قسم کا ڈاج ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا تمہیں یا بلیک تھنڈر

کو کیا نقصان ہو گا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو کوئی ڈاج نہیں دیا۔ واقعی اسی جزیرے میں ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ کو کیسے خود بخود علم ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"تم نے دیکھا تھا کہ جب بوبی جیکسن سے اس خاص قسم کے ٹرانسمیٹر سے بات کر رہی تھی تو میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایسے ٹرانسمیٹر خاص ساخت کے ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں چیکنگ کا کوئی موقع نہ تھا۔ لیکن یہ چیکنگ میں نے ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر ہاؤس سے کر لی میں نے لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر سے بعد میں رابطہ کیا تھا۔ پہلے میں نے ان خصوصی لہروں کو چیک کیا تھا اور اس ٹرانسمیٹر کے آپریشنل چینل میں نقشہ بھی موجود تھا۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ان لہروں کا ٹارگٹ وہی جزیرہ ہی بنتا ہے۔ اس کے بعد میں نے ماسٹر کمپیوٹر سے رابطہ کیا تھا۔ اس طرح میں نے بوبی کو جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے بتانے کی کیا ضرورت تھی"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"ضرورت تھی۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ لیبارٹری کی تباہی کے بعد یہ جیکسن خاموش ہو جاتا۔ لامحالہ اس نے اس کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا میں ایجنٹ اور گروپ بھیجنے تھے۔ میں نے یہ سب کچھ بتا کر اس

کا راستہ روکا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اب یہ جیکسن لیبارٹری کی تباہی کے بعد ہمارے پیچھے نہیں آئے گا بلکہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو بھی صرف یہی رپورٹ دے گا کہ لیبارٹری کسی اندرونی نقص کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اگر اس نے ہمارے خلاف کوئی کام کیا اور ہمیں اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہو گیا ہے تو ہم جواب میں اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیں گے اور بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر اس بارے میں بے حد حساس واقع ہوا ہے۔ وہ تو اپنے اس سپر ایجنٹ کو بھی خود ہی ہلاک کر دیتا ہے جس کے بارے میں انہیں معمولی سا شبہ بھی ہو جائے کہ کارکردگی کے لحاظ سے وہ ہلکا پڑ گیا ہے۔ اس لئے جب ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو گا کہ جیکسن کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو گیا ہے تو پھر نہ وہ ہیڈ کوارٹر رہے گا اور نہ جیکسن۔ بلیک تھنڈر خود ہی سب کچھ آف کر دے گی اور یہ ساری باتیں جیکسن بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے اب وہ ہر بات پی جائے گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے تم نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو حفظ ماتقدم کے طور پر اور بھی بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن تنویر ایسا کرنے نہیں دیتا۔ اب بھی دیکھو بیٹھا کہہ رہا ہے کہ یہ کیوں کیا۔ وہ کیوں کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ میں نے تمہیں کب روکا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکا تھا۔

"تو پھر اجازت ہے میں حفظ ماتقدم کے طور پر کسی نکاح خواں کو بلوا لوں۔ وہاں پاکیشیا میں تو میں نے یہی دیکھا ہے کہ جب کسی طرف سے رشتے میں جھگڑا پڑنے کا خدشہ ہو تو حفظ ماتقدم کے طور پر نکاح کرا دیا جاتا ہے۔ رخصتی بعد میں ہوتی رہتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کی کھل کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"رخصتی اس دنیا سے ہو گی یہ سوچ لینا"...... تنویر نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"شٹ اپ۔ جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہو"...... جولیا نے یکلخت تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"یہ بات آپ عمران سے کہیں مجھے کیوں کہہ رہی ہیں"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تو احمق ہے۔ کم از کم تم تو ایسی بدشگونی والی بات منہ سے نہ نکالا کرو"...... جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ اب سمجھے تھے کہ چونکہ تنویر نے عمران کی دنیا سے رخصتی کی بات کی تھی۔ اس لئے جولیا اسے بدشگونی کہہ رہی تھی اور ظاہر ہے وہ سب عمران کے بارے میں جولیا کے جذبات سے اچھی طرح واقف تھے۔

"چلو میرا سکوپ تو بن گیا۔ اب رہ گئے تم۔ تو اگر کہو تو جولی سے تمہیں بھی سرٹیفکیٹ دلوا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"جولیا نے مجھے احمق ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے اور یہ سرٹیفکیٹ لازمی ہوتا ہے۔ تب ہی بات چھوہاروں تک پہنچتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ لیکن ابھی قہقہوں کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا"...... سب نے عمران کو اس طرح اچانک چونک کر اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"مجھے ایسی آوازیں سنائی دی ہیں جیسے بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر ہونے پر آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ سانس روک لو"۔ عمران نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خود بھی لڑکھڑا گیا۔ جب کہ باقی ساتھیوں کے جسم بھی اس طرح ہلے جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ عمران نے فوری طور پر سانس روک لیا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومتا چلا جا رہا ہو چنانچہ اس نے اپنے ذہن پر قابو پانے کے لئے اسے فوری طور پر بلینک کر لیا اور ایسا کرتے ہی وہ بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گرا۔ چند لمحوں تک ذہن کو بلینک کرنے کے

بعد جیسے ہی اس نے اسے دوبارہ نقطہ ارتکاز سے ہٹایا اس کے کانوں میں باہر سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کا سانس اسی طرح رکا ہوا تھا لیکن اب اس کے ذہن کی گردش رک گئی تھی۔ وہ اب پوری طرح حواس میں تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی کرسیوں سمیت نیچے گرے ہوئے تھے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ آخری کونے میں پڑے ہوئے صوفے کی پشت کے پیچھے ہو گیا۔

"ادھر چلو۔ ادھر"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والا کوئی مرد تھا۔ عمران کا ہاتھ جیب سے باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ آواز دروازے کے باہر سے سنائی دی تھی لیکن بولنے والا جس انداز میں بول رہا تھا اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ بولنے والے کے چہرے پر گیس ماسک موجود نہیں ہے ورنہ اس کی آواز اس طرح واضح سنائی نہ دیتی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ گیس جس قدر تیزی سے اثر کرتی ہے۔ اتنی ہی تیزی سے اس کے اثرات فضا سے غائب بھی ہو جاتے ہیں ورنہ اتنی جلدی یہ آدمی اس طرح اندر نہ گھس آتے۔ دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں۔ عمران صوفے کے پیچھے موجود تھا۔ تاکہ فوری طور پر اس پر کسی کی نظر نہ پڑے۔

"اوہ یہ تو چار مرد اور ایک عورت ہیں۔ وہ عمران یہاں نہیں ہے۔ ڈھونڈو اسے ساری کوٹھی میں پھیل جاؤ جلدی کرو"...... ایک عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران آواز سن کر ہی پہچان گیا کہ یہ

بوبی کی آواز ہے۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ بوبی کو فون کرنے کا سارا پلان ناکام رہا تھا۔ الٹا بوبی نے انہیں ٹریس کر لیا تھا۔ اگر عمران کے کانوں میں وہ کیپسول فائرنگ کی مخصوص آواز نہ پڑتی تو یقیناً اب عمران بھی اس کے سامنے بے بس پڑا ہوا ہوتا۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں کمرے سے باہر جاتی سنائی دیں اور پھر جیسے ہی وہ دور گئیں عمران نے صوفے کے پیچھے سے سر اونچا کیا۔ بوبی کمرے کے دروازے میں ہی کھڑی ہوئی تھی۔ البتہ اس کی پشت کمرے کی طرف تھی۔ وہ باہر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ صورت حال اس کے خیال کے مطابق خاصی خطرناک ہو چکی تھی۔ اس کے پاس سائیلنسر لگا ہتھیار نہ تھا۔ اس لئے اگر اب وہ بوبی پر فائر کھول دیتا تو اس کے ساتھی لامحالہ اس کمرے کے باہر مورچے لگا لیتے۔ دوسری طرف اسے یہ خطرہ تھا کہ کہیں بوبی اچانک اس کے ساتھیوں پر فائر نہ کھول دے اور وہ ان کا تحفظ بھی نہ کر سکے۔ چنانچہ عمران صوفے کے پیچھے دبکے دبکے مگر انتہائی محتاط انداز میں کمرے کی اس دیوار کی طرف کھسکنے لگا جس دیوار میں دروازہ تھا۔

"یہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے"...... بوبی کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ لیکن اس نے حرکت بند کر دی۔ کیونکہ بوبی کی آواز سے ہی اس نے اندازہ لگا لیا کہ بوبی کا رخ کمرے کے اندرونی طرف ہو گیا ہے اور اب اگر وہ حرکت کرتا تو لامحالہ بوبی آواز سن لیتی۔ اس لئے وہ سانس روکے خاموش بیٹھا رہا۔ البتہ اس کے کان

آوازوں پر لگے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی
آوازیں دوبارہ اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں۔

"مس پوری کوٹھی میں رالف اور اس کے دو ملازموں کے علاوہ اور
کوئی نہیں ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تو پھر یہ عمران کہاں غائب ہو گیا حیرت ہے۔ ٹیلی ویو ڈکٹافون پر
تو یہ اس کمرے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا نظر آرہا تھا اور ہم
بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کے بعد فوری طور پر اندر بھی آ
گئے ہیں"...... بوبی کی حیرت سے پر آواز سنائی دی۔

"خبردار اگر حرکت کی"...... اچانک عمران کو عین اپنے پہلو پر
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک مشین گن کی نال اس کی
پسلیوں سے لگ گئی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ عمران۔ ورنہ میرے آدمی
تمہیں واقعی دوسرا سانس نہیں لینے دیں گے"...... بوبی نے قہقہہ
لگاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر
کھڑا ہو گیا کیونکہ اب دوسری طرف بھی دو مسلح آدمی کھڑے نظر آرہے
تھے۔

"مجھے پہلے ہی تمہاری یہاں موجودگی کا احساس ہو گیا تھا عمران
لیکن اس وقت میں یہاں اکیلی تھی۔ اس لئے میں نے تم پر ظاہر نہیں
ہونے دیا کہ میں نے صوفے کے پیچھے تمہارے کھسکنے کی آواز سن لی
ہے۔ تم شاید دروازے کی طرف آرہے تھے تاکہ اچانک مجھ پر حملہ کر

سکو"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کا لطف لینے کے سے
انداز میں کہا۔

"میں نے آج تک تو سنا تھا کہ عورتوں کے کان بلیوں سے بھی
زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ آج تجربہ بھی ہو گیا۔ میں نے بھی تم پر اس وقت
حملہ اسی لئے نہ کیا تھا کہ تم اکیلی ہو اور ہمارے مشرق میں اکیلی
عورت کو دیکھ کر اس پر حملہ نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا تحفظ کیا جاتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے اپنے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سامنے صوفے کے گدے پر
پھینک دیا۔

"مجھے افسوس ہے علی عمران۔ گو میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہیں
ہلاک کر دوں لیکن اب ریجنل ہیڈ کوارٹر کے حکم کی وجہ سے مجبور ہوں
مجھے امید ہے تمہاری روح میری اس مجبوری پر مجھے معاف کر دے
گی"...... بوبی نے جو ابھی تک دروازے کے سامنے کھڑی تھی بڑے
مطمئن سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ضرور معاف کر دے گی۔ ہم مردوں کی یہی تو مجبوری ہے کہ
زندگی میں تو کیا مرنے کے بعد بھی ہماری روحیں عورتوں کا کچھ نہیں
بگاڑ سکتیں۔ تم اپنے ریجنل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور ہو لیکن میں مرد
ہونے کی وجہ سے مجبور ہوں"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے
ہوئے کہا۔

"فائر"...... یکلخت بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران کے

دونوں اطراف میں کھڑے دونوں مشین گن برادروں نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر مشین گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔ لیکن عمران اس چوئیشن کے لیے پہلے ہی ذہنی طور پر تیار تھا۔ بوبی کے منہ سے جیسے ہی فائر کا لفظ نکلا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلا بازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ ٹھیک بوبی کے پہلو میں کھڑا نظر آیا اور صوفے کے گدے پر موجود مشین پسٹل بھی اب اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ الٹی قلا بازی کھاتے ہوئے اس نے بڑی آسانی سے مشین پسٹل جھپٹ لیا تھا۔ عمران کے اچانک درمیان سے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کے دونوں اطراف میں موجود مشین گن برادر ایک دوسرے کی گولیوں کا شکار ہو گئے اور کمرہ مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے بھی گونج اٹھا۔ لیکن جیسے ہی عمران کے قدم زمین پر لگے اچانک اس کے ہاتھ پر ضرب لگی اور مشین پسٹل اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گرا۔ لیکن اسی لمحے عمران یکلخت فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے بوبی چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کے ایک کونے میں جا گری اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی گولی عمران کے پیٹ سے رگڑ کھا کر نکل گئی۔ عمران نے ایک بار پھر قلا بازی کھاتے ہوئے بوبی کی ٹھوڑی کے نیچے دونوں پیروں کی ضرب لگائی تھی جس کی وجہ سے بوبی اچھل کر کونے میں جا گری تھی۔ لیکن عمران قلا بازی کھا کر بجائے واپس وہیں آنے کے گھوم کر کمرے کے کھلے دروازے سے باہر جا گرا اور اس طرح گولیوں کی وہ بوچھاڑ جو دو اطراف سے اس پر ہوئی تھی

کمرے میں موجود بوبی کے ایک اور ساتھی کو چاٹ گئی اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا تھا۔

"اس کے ساتھیوں کو اڑا دو"۔ عمران کے قدم جیسے ہی کمرے سے باہر راہداری کے فرش سے لگے اس کے کانوں میں بوبی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کا جسم ایک بار پھر پھرکی کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے بوبی کا ایک ساتھی اڑتا ہوا اپنے دوسرے ساتھیوں پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی وحشت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ آدمی جو عمران کے ہاتھ لگا تھا۔ عمران کو اچانک کمرے سے باہر چھلانگ لگاتے دیکھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا اور عمران نے نہ صرف اسے اچھال دیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بھی جھپٹ لی تھی اور پھر کمرہ پلک جھپکنے میں مذبح خانے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ بوبی البتہ اچھل کر صوفے کے پیچھے ہو گئی تھی۔ عمران نے فائر کھولا ہی تھا کہ اچانک صوفے کی کرسی فضا میں اٹھتی ہوئی عمران کی طرف آئی۔ لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور صوفے کی کرسی ایک دھماکے سے کمرے کے دوسرے کونے میں جا گری۔

"اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی مشین گن کا رخ سامنے موجود بوبی کی طرف تھا۔ جو صوفے کی کرسی اچھال کر تیزی سے دوسرے صوفے کے عقب میں جا چھپی تھی اور

دوسرے لمحے بوبی ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے میں ہاری تم جیت گئے"۔ بوبی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کمرے میں قتل وغارت کی بجائے کوئی دلچسپ کھیل کھیلا جارہا ہو۔

"تم نے میرے ساتھیوں پر فائر کھولنے کے لئے کیوں کہا تھا۔ جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"دشمن دشمن ہی ہوتے ہیں چاہے ہوش میں ہوں یا بے ہوش"۔ بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کسی بے ہوش اور بے بس آدمی پر اس طرح فائر کھولنا بزدلی ہے جو مجھے قطعی پسند نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا اپنا نقطہ نظر ہے۔ درست ہو گا۔ لیکن میں اس کی قائل نہیں ہوں"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیوار کی طرف منہ کر لو ورنہ میں اپنا نقطہ نظر بدل بھی سکتا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بدل لو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں ہار گئی ہوں اور تم جیت گئے ہو تو پھر جو چاہو کر سکتے ہو۔ مجھے اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے"...... بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا اور گھوم کر اس نے اپنا رخ دیوار کی طرف کر دیا۔ عمران بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا ہی تھا کہ اس نے باہر سے کسی کے قدموں کی ہلکی سی آواز سنی

اور عمران نے یکلخت جمپ لگایا اور دوسرے لمحے بوبی چیختی ہوئی اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد جما ہوا تھا۔

"خبردار اگر کسی نے فائر کیا تو میں بوبی کی گردن توڑ دوں گا۔ ہتھیار پھینک کر اندر آجاؤ۔ آجاؤ ورنہ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بازو کو زور سے جھٹکا دیا اور بوبی کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

"مت مارو اسے ہم آرہے ہیں"...... دروازے کے باہر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دو آدمی ہاتھ اٹھائے اندر داخل ہوئے

"دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور وہ دونوں گھومتے گھومتے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے پلٹے۔ لیکن اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے جب کہ ان کی طرف سے چلائی جانے والی گولیاں عمران کے سر کے اوپر سے ہوتی ہوئیں عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔ ان دونوں نے اچانک پلٹ کر ہتھیلیوں میں چھپے ہوئے چھوٹے مشین پسٹلز سے عمران پر فائر کھول دیا تھا۔ عمران ان کے اچانک پلٹنے سے ان کا منصوبہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس کا قد بوبی سے لمبا تھا اس لئے وہ اس کے سر پر فائر کرنا چاہتے ہیں اس لئے عمران بجلی کی سی تیزی سے بوبی سمیت نیچے کو جھکا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا فائر بھی کھول دیا تھا۔ البتہ اب جب عمران اوپر کو اٹھا تو بوبی کا

جسم اس کے بازو میں لٹک چکا تھا۔ اچانک زور دار جھٹکا لگنے سے اس کا
گلا دب گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے ایک طرف
دھکیلا اور پھر دوڑ کر وہ مشین گن سمیت کمرے کے دروازے سے باہر
نکل گیا۔ اب اسے خیال آیا تھا کہ بوبی کیوں اس طرح اطمینان بھرے
انداز میں باتیں کر رہی تھی۔ اس نے ٹیلی ویو ڈکٹافون کی بات کی تھی
اس کا مطلب تھا کہ باہر اس کے آدمی موجود ہیں۔ جو یہ سارا منظر ٹیلی
ویو ڈکٹافون پر باہر دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے درمیان ہونے والی
باتیں بھی سن رہے ہوں گے اس لئے وہ ان کی آمد کی منتظر تھی اور وہ
آئے بھی سہی۔ یہ اور بات ہے کہ عمران کے کانوں میں ان کے انتہائی
محتاط قدموں کی آوازیں پھر بھی پہنچ گئیں۔ گو انہوں نے اپنے طور پر پھر
بھی عمران پر فائر کر دیا تھا لیکن ان کا منصوبہ کامیاب نہ ہو سکا تھا۔
عمران تیزی سے آگے بڑھتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ
اچانک ایک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم
سلاخ اس کے پہلو میں اترتی چلی گئی ہو۔ وہ بے اختیار اچھل کر نیچے گرا
مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی اور وہ لڑھکتا ہوا
برآمدے کی دو سیڑھیوں سے نیچے پورچ میں گر گیا۔

"وہ مارا"...... اس کے کانوں میں کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی
اور عمران کا ڈوبتا ہوا ذہن یکلخت ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ ایک لمحے
پہلے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس سینے میں رک رہا ہو۔
لیکن اس آواز کو سن کر اس کے جسم نے جو جھٹکا کھایا تھا اس سے اس کا

سانس بحال ہو گیا اور عمران تیزی سے رینگتا ہوا پورچ میں کھڑی کار کی
سائیڈ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے دو آدمیوں کے دوڑتے ہوئے
قدموں کی آواز سنی۔

"تم اندر میں بوبی کو سنبھالو۔ میں اسے دیکھتا ہوں"...... ایک
آدمی کی آواز سنائی دی تو عمران نے تیزی سے کروٹ بدلی اور دوسرے
لمحے وہ کار کے نیچے رول ہوتا ہوا دوسری طرف پہنچ گیا۔ دوڑ کر آنے
والے آدمی اب کار کی دوسری طرف پہنچ گئے تھے۔ جب کہ ان میں سے
ایک اندر کی طرف گیا تھا۔

"ارے یہ کیا۔ یہ آدمی کہاں گیا اور کار کے نیچے خون کی لکیر"۔ کار
کے دوسری طرف سے اس آدمی کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے
گھوما اور دوسرے لمحے وہ آدمی جو احمقوں کی طرح جھک کر کار کے نیچے
دیکھ رہا تھا۔ چیختا ہوا کار کی باڈی سے ٹکرایا۔ عمران نے پوری قوت
سے اس جھکے ہوئے آدمی کی پشت پر لات جمادی تھی۔ کار کی باڈی سے
ٹکرا کر الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کسی عقاب کی
طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہ مشین گن
موجود تھی۔ جو اس آدمی کے اس طرح کار سے اچانک ٹکرانے کی وجہ
سے نیچے فرش پر گری تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... راہداری کی طرف سے چیختی ہوئی آواز
سنائی دی ہی تھی کہ عمران کا جسم تیزی سے گھوما اور مشین گن کی ریٹ
ریٹ کے ساتھ ہی راہداری میں انسانی چیخ گونجی اور دوڑ کر آنے والا

آدمی چیختا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ عمران کا ہاتھ اسی
رفتار سے گھوما اور باڈی سے ٹکرا کر نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا
وہ آدمی بھی گولیوں کی زد میں آگیا۔ گولیوں نے اس کے سینے کو پلک
جھپکنے میں شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیا تھا۔ عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کار کے بونٹ سے سہارا لے کر
لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کے پہلو سے خون تیزی سے اور مسلسل
بہہ رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے خون کے ساتھ ساتھ اس
کے جسم سے روح بھی نکلتی چلی جا رہی ہو۔ دو تین لمبے لمبے سانس لینے
کے بعد عمران نے اپنی قمیض کا ایک بڑا سا ٹکڑا کھینچ کر پھاڑا اور اس کا
گولہ بنا کر اس نے اسے زخم پر رکھ کر دبا دیا اور واپس راہداری کی
طرف بڑھنے لگا۔ اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ جسم میں تیز درد کی
لہریں سی دوڑ رہی تھیں۔ ذہن پر بار بار اندھیرے جھپٹ رہے تھے
لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو گیا تو بوبی جو بے ہوش پڑی ہوئی
تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد اسے قبر میں اتار دے گی۔ اس گھر کی
تلاشی لیتے ہوئے اس نے ایک کمرے میں فرسٹ ایڈ باکس رکھا ہوا
دیکھا تھا۔ اس لئے اس کے قدم اس کمرے کی طرف ہی بڑھے چلے جا
رہے تھے۔ فرسٹ ایڈ باکس کے قریب پہنچ کر وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اس
نے مشین گن ایک طرف رکھی اور فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس نے
اس کے اندر رکھا ہوا سامان باہر نکالنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی
گیس کی وجہ سے بے ہوش تھے اور اسے معلوم تھا کہ جب تک اس

گیس کا توڑ انہیں نہ سنگھایا جائے گا ان میں سے کوئی بھی ہوش میں نہ آ
سکے گا۔ اس لئے وہ اپنے زخم کی ابتدائی بینڈیج خود کرنا چاہتا تھا تاکہ کم
از کم خون بہنا تو فوری طور پر بند ہو جائے۔ اس نے پانی کی بوتل
باکس سے نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے سالم بوتل ہی زخم
پر انڈیل دی۔ پانی پڑنے سے اس کے جسم میں ایک لمحے کے لئے عجیب
سی تسکین کی لہر سی دوڑتی چلی گئی اور خون بہنا بھی تقریباً بند ہو گیا تھا۔
اس نے باکس میں سے کپاس نکال کر اسے ایک دوا میں تر کیا۔ کپاس
کو زخم پر رکھا اور پھر بینڈیج کرنی شروع کر دی۔ جسم میں دوڑنے والی
تیز درد کی لہریں اب کافی حد تک کم ہو گئی تھیں لیکن اس کے باوجود
اس کے ذہن پر اندھیرے اسی طرح جھپٹ رہے تھے بلکہ ان میں لمحہ بہ
لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ عمران اس کی وجہ بھی سمجھ رہا تھا کہ گولی ابھی
تک اس کے جسم کے اندر تھی اور ظاہر ہے گولی کا زہر اب خون میں
شامل ہونے لگ گیا تھا۔ اسے فوری طور پر آپریشن کی ضرورت تھی
لیکن ان حالات میں ظاہر ہے آپریشن کا تو سوچا بھی نہ جا سکتا تھا۔ وہ
چاہتا تھا کہ بینڈیج کر کے وہ واپس اسی کمرے میں جائے اور بوبی کے
ساتھیوں کی تلاشی لے کر ان میں سے جس کے پاس بھی گیس کا توڑ
موجود ہو۔ اس سے اپنے کسی ساتھی کو ہوش میں لے آئے اس کے بعد
ہی کچھ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ بینڈیج میں مصروف رہا۔ بینڈیج مکمل
کرنے کے بعد وہ اٹھا مگر جیسے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اچانک اسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی کیمرے کے شٹر کی طرح یکلخت بند ہو

گیا ہو اس نے بار بار اپنے سر کو جھٹکے دے کر اس تاریکی کو ہٹانے کی
کوشش کی اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی ہٹتی
چلی گئی۔ لیکن دوسرے لمحے جب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک
ابھری وہ بے اختیار چونک کر اٹھنے لگا لیکن اس کے جسم نے حرکت
کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حقیقتاً
حیرت کی شدت سے پھٹ کر دونوں کانوں تک جا پہنچیں۔ اس کے
ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ کیونکہ اس نے دیکھا
کہ وہ کوٹھی کے اس کمرے کے فرش پر جہاں وہ بے ہوش ہونے لگا تھا
موجود ہونے کی بجائے کسی ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔
اس کے جسم پر سرخ کمبل تھا۔ البتہ اس کے دونوں ہاتھ اور جسم کو بیڈ
سے کلپ کر دیا گیا تھا۔ ایک طرف گلوکوز کی بوتل بھی لگی ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا"...... عمران کے منہ سے بے اختیار
نکلا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نرس اندر داخل
ہوئی۔

"ارے آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ"...... اس نرس نے انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے کوئی
سوال کرتا وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"یا اللہ یہ کیا اسرار ہے"...... عمران نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا لیکن چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی
عمران کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

کیونکہ کمرے میں داخل ہونے والی بوبی تھی۔

"تمہیں ہوش آگیا عمران۔ مبارک ہو۔ میں تو سخت پریشان ہو
رہی تھی۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ تمہارے خون میں کافی زہر
شامل ہو چکا ہے۔ اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... بوبی نے قریب آ
کر بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ہوش کی بات کر رہی ہو۔ میرا خیال ہے کہ میں حیرت کی
شدت سے ایک بار نہیں دس بار بے ہوش ہو چکا ہوں"...... عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں ہاری تم جیتے اور دیکھو تم واقعی
جیت چکے ہو"...... بوبی نے کرسی گھسیٹ کر ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ کہیں وہ تو ہار نہیں چکے"...... عمران
نے یکلخت انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نرس جا کر عمران صاحب کے ساتھیوں کو اطلاع دے دو کہ
عمران صاحب ہوش میں آچکے ہیں۔ وہ واقعی ان کے لئے مجھ سے زیادہ
پریشان تھے"...... بوبی نے ساتھ کھڑی ہوئی نرس سے کہا اور نرس سر
ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آخر اس کایا پلٹ کی کوئی وجہ تو ہو گی۔ تم تو دشمن کو دشمن ہی
سمجھتی تھی"...... عمران نے ساتھیوں کی طرف سے مطمئن ہوتے ہی
مسکرا کر کہا۔

"ہاں لیکن تمہاری ایک بات نے مجھے اپنا نقطہ نظر بدلنے پر مجبور کر

دیا۔ تم نے کہا تھا ناں کہ دشمن اگر بے بس اور بے ہوش ہو تو اسے
مارنا بزدلی ہے۔ اس وقت تو میں نے تمہاری بات کی نفی کی تھی۔ لیکن
حقیقت یہی ہے کہ تمہاری اس بات نے مجھے واقعی شرمندہ کر دیا تھا۔
بہر حال تم نے جھٹکا دے کر مجھے بے ہوش کر دیا تھا۔ جب مجھے ہوش
آیا تو میں اس کمرے میں پڑی ہوئی تھی جس میں تمہارے ساتھی بے
ہوش اور میرے ساتھی ہلاک ہوئے موجود تھے۔ وہاں مشین گنیں
بھی تھیں اور مشین پسٹل بھی۔ میں نے ایک مشین گن اٹھائی اور
باہر آ گئی۔ راہداری میں میرا آدمی جیمز ہلاک ہوا پڑا تھا باہر پورچ میں
کار کے ساتھ اس کے ایک ساتھی کی لاش پڑی تھی۔ لیکن تم غائب
تھے لیکن خون کی لکیروں اور دھبوں نے میری اس کمرے تک رہنمائی
کر دی جس میں تم گئے تھے جب میں اس کمرے میں پہنچی تو تم فرش پر
بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے تھے۔ میں نے مشین گن سیدھی کی
لیکن اسی لمحے میرے ذہن میں تمہارا وہی بزدلی والا فقرہ گونج گیا اور میں
نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ
بدل دیا۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر اور پورا
موقع دے کر ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے وہاں موجود فون کی
مدد سے اپنے آدمی بلوائے۔ تمہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم
میں ہی ہتھکڑیاں لگوا کر اپنے ایک خاص اڈے میں بھجوا دیا اور تمہیں
ہوش میں لے آنے کی کوشش کرنے لگی لیکن تمہاری حالت لمحہ بہ لمحہ
بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ چنانچہ میں نے تمہیں وہاں سے یہاں اپنے خاص

ہسپتال پہنچایا۔ یہاں ڈاکٹروں نے جب تمہیں چیک کیا تب پتہ چلا
کہ تمہارے جسم میں بھی گولی موجود تھی وہ سپیشل سلور گولی تھی۔
زہریلی گولی۔ میں سمجھ گئی کہ تمہیں جیمز نے گولی ماری ہے کیونکہ یہ
اسی کی ہابی ہے وہ خاص طور پر ایسی گولیاں تیار کراتا ہے تاکہ اس کا
دشمن کسی صورت بھی نہ بچ سکے۔ وہ مخبری کا دھندہ کرنے کے ساتھ
ساتھ پیشہ ور قاتل بھی ہے اور انہی زہریلی گولیوں کی وجہ سے وہ
زہریلے قاتل کے نام سے زیر زمین دنیا میں مشہور ہے۔ بہر حال
ڈاکٹروں نے تمہارا آپریشن کیا۔ تمہارے خون میں زہر کی کافی مقدار
شامل ہو گئی تھی اس لئے آپریشن کے باوجود انہوں نے اس بات کا
خدشہ ظاہر کیا تھا کہ شاید تمہیں ہوش نہ آئے اور آج تمہیں چوتھے روز
ہوش آیا ہے"...... بوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چوتھے روز۔ اوہ اوہ اس قدر لمبا عرصہ میں تو ایسے محسوس کر رہا تھا
جیسے چند لمحوں بعد ہی مجھے ہوش آ گیا ہو"...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر چند لمحوں بعد تمہیں ہوش آ جاتا تو شاید اب تک تم قبر میں بھی
اتر چکے ہوتے۔ لیکن تمہاری اس طویل بے ہوشی نے تمہیں بچا لیا ہے
کیونکہ اس دوران سارے حالات ہی بدل گئے"...... بوبی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"حالات بدل گئے کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں تمہارے کہنے کے عین مطابق ایرک فیلڈ والی لیبارٹری واقعی

خوفناک دھماکوں سے خود بخود تباہ ہو گئی ۔ جب اس کی تباہی کی اطلاع مجھے ملی تو مجھے یقین نہ آیا میں خود ایرک فیلڈ گئی اور پھر میں نے جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تب مجھے یقین آگیا ۔ میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف جیکسن کو کال کر کے جب یہ خبر سنائی تو وہ بھی سکتے میں آگیا۔ میں نے اسے بتا دیا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میرے قبضے میں ہو تو اس نے فوری طور پر تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا لیکن میں نے اسے صاف بتا دیا کہ جب تک تم ہوش میں نہیں آؤ گے تمہیں ہلاک نہیں کروں گی کیونکہ یہ بزدلی ہے ۔ لیکن اس نے اصرار جاری رکھا ۔ تو میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ جیسے ہی تمہیں ہوش آئے گا میں تمہیں ہلاک کر دوں گی لیکن پھر ریجنل ہیڈ کوارٹر کی کال آ گئی ۔ وہ مجھ سے براہ راست حالات پوچھنا چاہتے تھے ۔ میں نے انہیں شروع سے آخر تک تمام حالات بتا دیئے ۔ تو انہوں نے کہا کہ ابھی تمہیں ہلاک نہ کیا جائے ۔ وہ مین ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے دوبارہ کال کریں گے اور پھر چند گھنٹوں بعد ان کی دوبارہ کال آگئی اور تم اور تمہارے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ گئے"...... بوبی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے مجھے کال کرتے ہوئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بتایا تھا۔ گو جیکسن نے اسے غلط قرار دیا تھا۔ لیکن دراصل وہ درست تھا۔ میں نے ریجنل ہیڈ کوارٹر کو یہ بات اپنی فطرت کے مطابق بتا دی تھی

ریجنل ہیڈ کوارٹر نے جب یہ ساری تفصیلات مین ہیڈ کوارٹر پہنچائیں تو انہوں نے فوری طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس جزیرے سمیت تباہ کر دیا۔ کیونکہ تمہاری بات درست تھی اور مین ہیڈ کوارٹر کا اصول یہی ہے کہ جو سیکشن ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو جائے اسے فوری طور پر ختم کر دیا جاتا ہے ۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کو بھی اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم نہ تھا ۔ اسے بھی مین ہیڈ کوارٹر سے پتہ چلا کہ تم نے صحیح محل وقوع بتایا تھا۔ بہرحال جیکسن کو نااہل قرار دے کر ہلاک کر دیا گیا ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ تمہیں دوبارہ سیف لسٹ میں شامل کر دیا گیا۔ تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے یا نہ کرنے کا اختیار مجھے دے دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مین ہیڈ کوارٹر نے حکم دے دیا کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اجازت کے بغیر آئندہ ریجنل ہیڈ کوارٹر بھی بلیک تھنڈر کا کوئی مشن پاکیشیا میں نہ بھیجے گا اور نہ ہی کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کا اختیار ہو گا ۔ لیبارٹری کی تباہی کا ذمہ دار بھی جیکسن کو قرار دیا گیا۔ کیونکہ اس پاکیشیائی سائنس دان کا اغوا اور تمہارے ملک سے فارمولے کی کاپی کا حصول ان سب کی پلاننگ جیکسن نے ہی بنائی تھی ۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع ضرور تھی لیکن مین ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع نہ دی گئی تھی ۔ مین ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ اگر جیکسن پاکیشیائی سائنس دان کو اغوا نہ کرتا یا وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے مشن نہ بھیجتا تو تمہارے ہاتھوں اس قدر قیمتی لیبارٹری تباہ نہ ہوتی ۔ تمہیں چونکہ سیف لسٹ

میں شامل کر دیا گیا تھا۔ اس لئے اب میں خواہش کے باوجود بھی تمہیں ہلاک نہ کر سکتی تھی۔ باقی رہے تمہارے ساتھی تو جب تمہیں میں ہلاک نہیں کر سکتی تو تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے مجھے کیا حاصل ہونا تھا۔ چنانچہ میں نے نہ صرف انہیں کچھ نہ کہا بلکہ ان سے دوستی کر لی"۔۔۔۔۔۔ بوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے بوبی کہ تمہاری خواہش پوری نہ ہو سکی۔ تم اپنے ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے اگر مجبور ہو کر اپنی خواہش پوری نہیں کر پا رہی ہو تو میری ہیڈ کوارٹر سے بات کراؤ میں انہیں درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں تمہاری خواہش پوری کرنے کا موقعہ دے دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی بے حد گہرے آدمی ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ میں واقعی تمہاری بات مین ہیڈ کوارٹر سے کرادوں گی اس طرح تمہیں ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جائے گا۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ مجھے مین ہیڈ کوارٹر تو ایک طرف سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا بھی علم نہیں ہے۔ حالانکہ جیکسن میرا دوست ہے۔ وہ جب بھی کنساٹا آتا تھا کئی روز میرے پاس رہتا تھا۔ میں یہی سمجھتی رہی کہ یہ ہیڈ کوارٹر ونگٹن یا ناراک میں ہو گا۔ لیکن اب تم نے بتایا ہے کہ یہ بحرالکاہل کے کسی جزیرے میں ہے۔ ویسے ایک بات ہے آخر تم نے کیسے لیبارٹری کو تباہ کر دیا اور کیسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع ٹریس کر لیا تھا"۔ بوبی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہارے مین ہیڈ کوارٹر نے مجھے کیوں سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ جب ہیڈ کوارٹر پوری دنیا پر قبضہ کر لے گا تو پھر وہ تمہیں اپنے لئے استعمال کرے گا"۔۔۔۔۔۔ بوبی نے جواب دیا۔

"یہ خواب تو آج تک نجانے کتنی تنظیمیں دیکھتی چلی آئی ہیں۔ ایسے خوابوں کی تعبیر کبھی نہیں ملتی۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر مین ہیڈ کوارٹر کو بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مین ہیڈ کوارٹر خلا میں تو بہرحال موجود نہ ہو گا۔ اسی کرہ ارض پر ہی ہو گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بوبی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ واقعی۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر تم سے خوفزدہ ہے"۔۔۔۔۔۔ بوبی نے کہا۔

"مجھ سے نہیں۔ میری صلاحیتوں سے۔ مجھ سے تو تم آج تک خوفزدہ نہیں ہو سکیں۔ ہیڈ کوارٹر کیسے خوفزدہ ہو گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔ جولیا کے چہرے پر یکلخت شدید غصے پر یہ تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید بوبی کا قہقہہ سن کر اس کے چہرے پر یہ تاثرات ابھرے تھے۔

"مبارک ہو مس جولیا عمران کو ہوش آگیا ہے"۔۔۔۔۔۔ بوبی نے

اٹھ کر جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے زندگی بھر ہوش نہیں آسکتا"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ پہلے تو تم اس کی بے ہوشی کی وجہ سے اس قدر پریشان تھیں کہ تمہاری حالت دیکھی نہ جا رہی تھی اور اب جب اسے ہوش آگیا ہے تو تم الٹی بات کر رہی ہو"...... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا انسان کی فطرت تبدیل نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ کا غصہ بے کار ہے"...... اچانک تنویر نے موقع دیکھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں غصہ کروں گی۔ میری بلا سے یہ چاہے جس کے ساتھ جی چاہے قہقہے لگاتا رہے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہ سب کچھ میری وجہ سے کہہ رہی ہیں"۔ بوبی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس بوبی۔ مس جولیا کو اس لئے غصہ آرہا ہے کہ ہوش میں آنے کے باوجود میں نے ان کے آنے تک آنکھیں کیوں نہیں بند رکھیں تاکہ ہوش میں آنے کے بعد ان کا ہی چہرہ دیکھتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اس قدر گھبراگئو تو واقعی مشرق کی روایت ہے

جب کہ مس جولیا تو مشرقی نہیں ہیں"...... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا

"یہ مغربی ہوتیں تو کم از کم دوسرے سکوپ کا تو چانس بن جاتا اور چانس بھی گولڈن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی کیونکہ وہ عمران کے لفظ گولڈن چانس کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"اب بنالو گولڈن چانس۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا"۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات ایک بار پھر بدل گئے تھے۔

"کیسے بنا سکتا ہوں۔ جس طرح بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر نے مجھے سیف لسٹ میں رکھ کر مس بوبی کی خواہش نہیں پوری ہونے دی کہ یہ مجھے ہلاک کر سکتیں۔ اس طرح تمہاری سیف لسٹ میں نام شامل ہو جانے کی وجہ سے دوسرے سکوپ کا راستہ بند ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تو ریجنل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور تھی ورنہ حقیقت یہی ہے کہ تمہیں ہلاک کرنا میری خواہش نہ تھی"...... بوبی نے فوراً وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم غنیمت سمجھو کہ عمران کو تمہاری سچائی اور صاف دلی پسند آگئی تھی ورنہ تم نجانے اب تک کتنی بار قبر میں اتر چکی ہوتیں"...... جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے احساس ہے۔ عمران صاحب واقعی میری توقع سے کہیں

زیادہ بڑھ کر باصلاحیت ہیں"...... بوبی نے ایک بار پھر اسی طرح صاف دلی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اگر تم دونوں نے مل کر میری تعریف شروع کر دی تو بیچارے تنویر کا کیا ہوگا۔ کم از کم ایک خاتون تو ایسی بھی ہونی چاہئے جو تنویر کی بھی تعریف کرے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔ تعریف اس کی کی جاتی ہے جس میں صلاحیتیں نہیں ہوتیں۔ پڑے تم بستر پر ہو اور خوش ہو رہے ہو اپنی تعریفیں سن سن کر۔ ہونہہ"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد